فضائلِ فاطمۃ الزہرا

علیہا السلام

مصنف

امام حاکم نیشاپوریؒ

مرتب - خسرو قاسم

فضائلِ

فاطمة الزہرا علیہا السلام

مصنف

امام حاکم نیشاپوریؒ (توفي عام ۴۰۵ھ)

مرتب

خسرو قاسم

نام کتاب : فضائلِ فاطمہ زہرا

مصنف : امام حاکم نیشاپوریؒ

مرتب : خسرو قاسم

صفحات : ۱۲۰

کمپوزنگ : مشکوۃ کمپیوٹرس، علی گڑھ، 9897674550

ملنے کا پتہ

Ali Academy, 3 Raipura Lodge,

Dodhpur, Aligarh - 202002

Mob. 08755878084

Res. 09219406612

انتساب

جنابِ فاطمہ معصومہ بنتِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کے نام

جن کے لیے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب

"احوال ایمہ اثنا عشر" لکھا ہے کہ جو اُن کے مزارِ مبارک (قُم)

کی زیارت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ انشاءاللہ

یَا فَاطِمَةُ اشْفَعِی لِی فِی الْجَنَّةِ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اللہ نے مجھ جیسے گناہ گار کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کی اولادِ اطہار کے فضائل کی اشاعت کی توفیق دی۔ خدا کا شکر اور احسان ہے کے حال میں ہی مجھے ایک نایاب کتاب کا مخطوطہ حاصل ہوا وہ ہے "فضائل فاطمہؓ" امام حاکم نیشاپوری، یہ کتاب پہلی بار طبع ہو رہی ہے اور اب تک اس کا ذکر صرف کتابوں میں ہی ملتا تھا، کتاب کے شروع میں میں نے سعودی عرب کے مشہور عالمِ دین ڈاکٹر عبدہ یمانی کی کتاب "انها فاطمة الزهرا" سے سیدہ کائنات کی سیرتِ مبارکہ کا مختصر بیان لکھا ہے اور اس کے بعد امام حاکم کا تذکرہ لکھا ہے تاکہ ان کے علم و فضل اور علمی مقام سے قارئین واقف ہو جائیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور روزِ محشر میرا شمار بھی سیدہ کائنات اور آپ کے والدِ بزرگوار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غلاموں میں ہو۔ آمین بجاہ المرسلین۔

طالب شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خسرو قاسم

Assistant Professor
Mechanical Engineering Department,
A.M.U. Aligarh

Phone No.: 08755878084

باب اول

سیرت سیدہ فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ تابناک گوشے

یہ فاطمہ زہراؑ ہیں جو محمد بن عبداللہ، اولاد آدم کے سردار اور تمام انبیاء اور مرسلین کے خاتم کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی زندگی کی تاریخ، ان کی جدوجہد، ان کا صبر، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کی محبت، ان کی آپ کے لیے غمگساری و دلجوئی، ان کا خاوند، ان کی اولاد یہ ساری چیزیں اس امت کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم پر حق ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً اس کی طرف رجوع کریں تاکہ اس ذی عظمت تاریخ کو یاد رکھیں اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس معطر سیرت کے مطالعہ کے صدقے ہم اپنے نفوس کو جلا بخشیں اور انہیں پاک کریں۔ وہ بتول (دنیا سے اعراض کر کے اللہ سے لو لگانے والی) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھول ہے۔ وہ رسول کریم اور نبی عظیم کی زوجہ ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خولید کی بیٹی ہیں۔ حضرت فاطمہؓ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بقید حیات رہنے والی اولاد میں سے آخری بیٹی تھیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت تک موجود ہیں اور تمام اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے والی، مومنین کی عورتوں کی سردار، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی سیدنا علی بن ابی طالب کی زوجہ فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم تھیں۔ ان کے دادا حضرت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف تھے۔

وہ دن خاص دن تھا جس دن سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ سیدہ فاطمہ زہرا کا رشتہ مانگنے کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ان کے باپ نے کہا، حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے بھی حضرت فاطمہؓ کا رشتہ مانگا تھا۔ مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ابھی وہ چھوٹی ہیں۔ حضرت علیؓ نے رشتہ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیان کی شادی حضرت فاطمہؓ سے کردی۔

سیدنا علیؓ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی بہت سارے پہلوؤں کے لحاظ سے بہت مشکل تھی۔ حضرت فاطمہؓ جسمانی ساخت کے لحاظ سے بہت نازک تھیں کیونکہ شعب میں محاصرہ کے دوران انہیں بہت بھوک و پیاس اور محرومی برداشت کرنا پڑی جب وہ لوگ محاصرہ سے نکلے اور مکہ معظمہ واپس لوٹے تو بھی برابر مشقتوں اور مشکلات کا سامنا رہا آئے دن قریش کی اذیتوں کا سامنا کرنے میں اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ بٹانے، ننگے پاؤں مدینہ منورہ پہنچیں اور اپنے والد ماجد جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگیں جو آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے تھے اور دنیا کی کسی چیز کی انہیں پرواہ تک نہیں تھی۔ بس صرف اور صرف مسلمانوں کے حال واحوال کا اہتمام فرماتے اور اپنے اہل بیت کا خیال رکھتے، پھر اس کے بعد وہ اپنے عالم متقی اور مجاہد خاوند کے پاس آگئیں جو ایک عاجزانہ اور تواضع والی زندگی پر قانع تھے اور کوئی چیز نہیں رکھتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ بھی اس پر مشقت زندگی میں بڑی خوشی اور اطمینان کے ساتھ ان کی شریک حیات ہو گئیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ امام علیؓ جس قدر ممکن ہوتا ان کی بہ نفس نفیس مدد فرماتے تھے کیونکہ یہ ان کے مقدور میں نہ تھا کہ وہ کوئی مزدور یا ملازم رکھیں، جو ان کی خدمت کرے وہ چکی پیسنے کے نشانات جب ان کے نرم و نازک ہاتھوں میں دیکھتے تو ان پر بڑا اثر ہوتا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے ام عبد سے فرمایا کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہؓ کے بارے میں نہ بتاؤں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب گھر

والوں سے بڑھ کر محبوب تھیں۔ وہ میرے پاس تھیں چکی پیستی تھیں۔ یہاں تک کہ پیستے پیستے ان کے مبارک ہاتھوں میں نشان پڑ گئے۔ مشک بھر کر لاتی تھیں۔ جس کے نشانات ان کے سینہ مبارک پر بھی نمایاں ہو گئے۔ گھر میں جھاڑو دیتی تھیں۔ یہاں تک ان کے کپڑے میلے ہو جاتے، چولھا جلاتیں حتیٰ کہ کپڑے سیاہی مائل ہو جاتے اور ایک روایت میں ہے کہ روٹیاں پکانے کی وجہ سے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا تھا اور اس سے ان کی صحت کو نقصان پہنچا۔

اور آپ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "لقد مجلت یدای من الرحی اطحن مرة واعجن مرة"

میرے دونوں ہاتھوں کا چمڑا سخت ہو گیا تھا کیونکہ میں کبھی چکی پیستی تھی اور کبھی آٹا گوندھتی۔

حضرت علیؓ سے ابوامامہ کی روایت سے حدیث آئی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اصبری یافاطمہ ان خیر النساء التی نفعت اھلھا۔

اے فاطمہؓ صبر کیجئے بے شک سب عورتوں میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو نفع دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب بیٹی نے ہمیشہ تنگ دستی اور عسرت میں زندگی گزاری، کیونکہ آپ کے خاوند کے پاس سوائے شجاعت، علم، ایمان، لگاتار جہاد کی دولت کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی تھی اور کچھ نہیں تھا۔ آپؓ اس قدر چکی پیستی تھیں۔ کہ ہاتھوں مبارک میں ورم آ جاتا تھا۔ مشک بھر کے لاتیں یہاں تک کہ اس کے اٹھانے کے اثر سے آپ کا سینہ مبارک سیاہ ہو گیا اور اپنے ہاتھ سے جھاڑو لگاتیں یہاں تک کہ کپڑے گرد آلود ہو جاتے۔ یہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی زندگی اور امت کے، شہ سوار اور عالم وفاضل ان کے خاوند کی زندگی، ایسی زندگی اور اس کی پریشانیوں اور گھریلو مشکلات سے اٹھا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے بلند درجات کے لحاظ سے انہیں اعلیٰ وارفع مقام پر پہنچا دیا بلاشبہ ان کا مقام یہ ہے کہ وہ

تمام امت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ رضی اللہ عنہا، بہتر سے بہتر انداز جس کے مطابق حضرت فاطمہ کی زندگی کے بارے میں بیان کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ بلاشبہ ان کی زندگی سنجیدہ اور مضبوط ارادے والی زندگی تھی۔ یہ وہ زندگی تھی جو اصل، خلق، حسب ونسب کے لحاظ سے معزز ومکرم والدین کی طرف سے سراپا شفقت ورعایت (توجہ، نگران) کا نمونہ تھی ۔ وہ تمام لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کیا کرتے تھے اپنی اولاد کے ساتھ ان کا احساس کس قدر ہوگا۔ جب وہ خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی کرتے تھے تو بھلا اپنی اولاد کے ساتھ ان کی مہربانی وشفقت کس قدر ہوگی، اس معزز گھرانہ کے باسی بھی معزز، ماحول بھی اعلیٰ وارفع تو پھر ان کے کیا کہنے، اپنے والدین کریمین کے دولت کدہ میں حضرت زہرا نے وہ کچھ سیکھا جو ان کے علاوہ شہر مکہ کی کسی بچی کو نصیب نہیں ہوا۔

اپنے والدین کے گھرانہ میں انہوں نے قرآنی آیات سیکھیں اور وہ عادات سیکھیں جن کے سہارنے کی ان کے آس پاس بسنے والے لوگوں کی طاقت نہ تھی خواہ وہ عابد ہوں یا غیر عابد کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ہم ان کے بارے میں یہ سنتے کہ وہ غزوہ احد میں اپنے باپ کے زخموں پر پٹی کرتی ہیں اور گھر کا بنانا سنوارنا اکیلے اپنے ذمے لے لیتی ہیں اور کافی عرصہ تک کوئی عورت اس میں آپ کی مدد نہیں کرتی۔ اس سیدہ فاضلہ کی جو اس پاک گھرانے میں پرورش اور نشو ونما ہوئی وہ علم وفضل اور علوم قرآنی کے ساتھ مکمل رابطہ اور قرآن کریم کے مقاصد اور مضامین کے عین مطابق تھی اور جس قدر واقعات وحالات کا ہم مطالعہ کرتے ہیں وہ سارے کے سارے چادر والوں میں سے بہتر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے ٹکڑے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضلیت پر دال ہیں۔ ان کی پرورش ایسی پرورش تھی جو متانت گوشہ نشینی، وقار، قناعت پر مبنی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ یقین ہو گیا کہ وہ ایک ایسی نسب اور بلند پایہ نسل ہیں کہ حوا کی بیٹیوں میں سے کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہیں۔

چنانچہ انہوں نے اس اعزاز اور اس شرف جس کی گرد راہ تک بھی نہیں پہنچا جاسکتا کی کفالت پر یقین کامل کرلیا۔ وہ اپنے فاقوں کے درمیان محض اپنائیت اور بلندی نسبی پر قناعت کا جذبہ لے کر جوان ہوئیں یوں لگتا تھا کہ گویا کہ تمام اولاد آدم وحوا علیہا السلام میں سے اس لحاظ سے وہ الگ تھلگ ہیں۔ آپ اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنی نسبت پر بے حد نازاں تھیں دینداری پر یقین آپ کی فطرت میں شامل تھا۔ بڑے اونچے ارادہ کی مالکہ تھیں۔ کسی بھی معاملہ کے جائز لینے میں ذرہ بھر بھی لاپرواہی نہیں برتتی تھیں کچھ طرز ہائے عمل جوان کے بارے مروی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مضبوط ارادہ، پختہ عزم والی اور شریف النفس تھیں۔ اپنے والد ماجد کے ساتھ اپنی نسبت پر انہیں جو فخر حاصل تھا اس کی ایک کڑی یہ تھی کہ اپنی اولاد کے اپنے والد ماجد کے ہم شکل ہونے پر وہ بہت نازاں تھیں اور وہ جب بھی ان کی ناز برداریاں اٹھاتیں اور ان کے ساتھ کھیل کود کرتیں تو اس کا ذکر ضرور کرتیں۔ اگر کہا جاتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل ہیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز انہیں اچھی نہ لگتی دیندارانہ طبیعت انہوں نے اپنے معزز والدین سے ورثہ میں پائی تھی اور ان کے لیے یہی کچھ کافی رہا جو انہوں نے خاتم الانبیاء سے ورثہ میں پایا اور آپ کی قربت اور تربیت سے سیکھا، مگر جو کچھ انہو ں نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد اور اپنے نانا خویلد سے ورثہ میں پایا اس نے اس میں اضافہ کردیا۔ خویلد وہ شخصیت ہیں جو قوم تبع سے تعلق رکھنے والے یمن کے بادشاہ کے سامنے ڈٹ گئے تھے جس نے کعبہ شریف کی بے حرمتی کا ارادہ کیا تھا اور ایسے ہی وہ ورقہ بن نوفل جو اپنی توحید پرستی اور عبادت گزاری کے لیے مشہور تھے۔ حضرت خدیجہ ان کی چچا زاد تھیں۔ انہوں نے اپنا سارا وقت تورات وانجیل اور ان دونوں میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو خوشخبریاں تھیں ان کی چھان بین میں صرف کردیا۔ وہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اس وقت نبوت کی خوشخبری سنائی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ کے ہمراہ ان کے ہاں تشریف لے گئے تھے اور جو کچھ آپ نے پہلی دفعہ غار حرا میں وحی آنے پر دیکھا تھا وہ ان سے بیان کیا۔ جس چیز کو وہ احکام دین سے سمجھتی تھیں ان میں وہ گناہ سے بچنے میں بہت احتیاط سے کام لیتی تھیں اور یہی چیز ان کی دینداری کی گہرائی اور صداقت ایمان پر دلالت کرتی ہے۔ اپنی رفتار و گفتار اور کلام میں وہ اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لوگوں سے بڑھ کر مشابہت رکھتی تھیں۔ سیدہ عائشہؓ نے ان الفاظ میں ان کی تعریف بیان کی ہے۔ ''ما رائیت افضل من فاطمة غیر ابیھا'' ''میں نے سوائے ان کے والد ماجد کے اور کوئی بھی فاطمہ سے افضل نہیں دیکھا'' جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرض وفات کے موقع پر حضرت عائشہؓ نے ان کو جب آپ کے پہلو میں بیک وقت روتے اور ہنستے ہوئے دیکھا تو انہیں اس بات سے بڑا تعجب ہوا کہ وہ بھی دیگر عورتوں کی مانند ہیں۔ بعد ازاں انہیں معلوم ہوا کہ وہ ہنسی اس لیے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ وہ ان کے گھر والوں میں سے پہلی وہ ہوں گی جو ان سے ملاقات کریں گی۔ آپ ایسے مضبوط ارادہ کی مالکہؓ تھیں جو کبھی کمزور نہیں پڑتا۔

عورت کے صاحب ارادہ ہونے کی نشانی بعض دفعہ یہ ہوتی ہے کہ وہ خاموش رہتی ہے اور زیادہ کلام نہیں کرتی۔ حضرت زہراؑ کی بھی یہی عادت تھی کہ جب تک ان سے کچھ پوچھا نہ جاتا وہ نہیں بولتی تھیں۔ وہ جب تک کوئی بات نہ جانتی ہوتیں اس کے بیان کرنے کی جلدی نہ کرتیں چہ جائیکہ وہ بات جسے جانتی بھی نہ ہوتیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی باتیں فقط وہی ہوتیں جو وہ اپنے والد ماجد سے مسجد اور گھر میں سنا کرتیں۔ اس سے زیادہ بالکل نہ ہوتیں۔ ہم اس بات کو نہیں بھولیں گے کہ حضرت زہراؑ کی بہت کمسنی میں وفات ہوگئی۔ جب ان سے طرح کی متانت، اس طرح کے یقین، ایسی خودداری اور ایسے ارادہ کا ظہور ہوا، جبکہ وہ ابھی اوائل عمر میں ہی تھیں تو بلاشبہ یہ حقیقت ان کے اندر ایک مخفی قوت پر دال ہے جب بھی مفسرین ان کی اولاد کے اخلاق

وعادات اور جو کچھ انہوں نے اس ذی مرتبت میراث سے حاصل کیا اس کو بیان کرنے بیٹھتے ہیں تو اسے ہی اصل بناتے ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا لم یکن احد اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی وفاطمۃ

حضرت حسن بن علی اور فاطمہ سے بڑھ کر کوئی بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، ما رایت احدا اشبہ سمتا و دلا وھدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا فی قیامھا وقعودھا من فاطمۃ بنت رسول اللہ

میں نے اٹھنے، بیٹھنے میں ہیئت، حسن سیرت طریقہ اور حسن معاملہ کے لحاظ سے فاطمہ بنت رسول اللہ سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

انہوں نے ان کے بارے میں یہ فرمایا کہ "کانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الیھا فقبلھا وجلسھا فی مجلسہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علیھا قامت من مجلسھا فقبلہ واجلسہ فی مجلسھا"

جب آپؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں، آپؐ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے، بوسہ دیتے اور ان کو اپنی جگہ میں بٹھاتے اور جب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ احتراماً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں۔ آپ کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ میں آپؐ کو بٹھاتیں۔

آپ دعوت الی اللہ کے سائے میں پلی بڑھیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئیں، ہمہ وقت آپ کے پہلو بہ پہلو

رہیں، ہمیشہ آپؑ کی ڈھاریں بندھواتی تھیں، آپ کے حالات واخبار کا پوری طرح پتہ رکھتی تھیں اور قریش جس رکاوٹ وروگردانی کا مظاہر کرتے ہوئے آپؐ کے مقابلہ میں آتے تھے آپ اس کے آگے ڈٹ جاتی تھیں۔ ان کی اور ان کی طرف سے جس رکاوٹ روگردانی اور ایذا رسانی کا آپ کا سامنا تھا اس سے آپ بہت غم زدہ ہوتیں، آپ کو بڑا دکھ ہوتا اور یہ بات آپؑ کے دل کو اپنے والد معظم پر رحمت وشفقت سے بھر دیتی وہ آپ کی پشت پناہی کرنے، آپ کے ساتھ مصائب پر صابر رہنے اور آپ کا دفاع کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان مذکرہ بالا مشکلات کا جوں جوں اثر بڑھتا گیا۔ ان کی ذمہ داریاں بھی بڑھتی گئیں۔ جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو ان کا بوجھ دگنا ہو گیا اور روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔ اسی وجہ سے ان کا نام اُم ابیھا رکھا گیا۔ مسلمانوں میں سے وہ کون ہے جو عقبہ بن ابی معیط کے ساتھ ان کے طرز عمل سے ناواقف نہ ہو۔ جبکہ وہ سرکش کافر مذبوحہ جانوروں کی اوجھڑی آپ کے سر مبارک پر رکھنے کی جرأت کرتا ہے اور آپ اس وقت کعبہ کے سایہ میں سربسجود ہوتے ہیں۔ اس وقت حضرت فاطمہ جلدی کرتی ہیں اور عقبہ کو برا بھلا کہتی ہیں اور اس کی درشتی اور تکبر کو للکارتے ہوئے آپ کے سر مبارک سے اس کو ہٹاتی ہیں لطف یہ کہ ہر شخص جو اس کے ساتھ تھا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکر کرنے اور تکلیف دینے میں اسی کی تائید کرتا تھا۔ یہ عظیم وجلیل خاتون جس کی ذات سے اسلامی دعوت کی تاریخ کے بہت بڑے حصے کی نمائندگی ہوتی ہے، انہوں نے دور رسالت کے سارے واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کے ہر ہر حصے کے ساتھ اپنی زندگی کے لمحات گزارے اور ان ذمہ داریوں کے بوجھ کو جن کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھا رہے تھے اور اس کی جن سختیوں پر صبر کر رہے تھے اس کو محسوس کیا اور جس دن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کوہ صفا پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکار رہے تھے، اے اولاد ہاشم، اے عبد مناف کے بیٹے میں خاص طور پر تمہاری طرف اور تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ آپ کے کلمات کو

قریب سے سن رہی تھیں اور ان کو سمجھ بھی رہی تھیں، حضرت زہرؑا اس دن بھی آپ کے قُرب و جوار میں تھیں جس دن آپ مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے تھے اور بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔ اللہ کا دشمن عقبہ بن ابی معیط آپ کے انتظار میں تھا جو نہی آپؐ نے سجدہ کیا وہ خبیث اٹھا اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک کو اپنے ناپاک قدموں سے روندا۔

وہ اس وقت بھی آپ کے ساتھ تھیں جب آپؐ اپنے زخموں کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ ہر مشکل و آزمائش جو آپؐ پر آئی اس میں یہ معزز خاتون آپ کے شانہ بشانہ رہیں، اور ہر تکلیف جو آپ کے معزز باپ کو پہنچی اس پر وہ روتی تھیں وہ معزز باپ جو ہمیشہ مصائب پر صابر رہ کر طالب ثواب رہا، انہیں اطمینان دلاتا تھا ان کا غم دور کرتا تھا اور انہیں یہ خوشخبری سناتا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے یہ ان سارے حالات نے آپ کو دُکھ میں مبتلا کیا، تکلیف دی اور ان کے دل میں غموں کو گہرا کر دیا خصوصاً جب کہ بغیر کسی گناہ اور جرم کے انہوں نے اس قوم کی اس قدر دشمنی دیکھی، جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارے کا سارا خاندان قریش کی اس سنگدلی اور ظلم کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ اور اس کی سختی برداشت کر رہا تھا۔

حضرت سیدہ خدیجہ اس چھوٹی بچی کے بارے میں بہت خائف تھیں، خصوصاً جب کہ ان پر بیماری نے قابو پالیا، مرض بڑھ گیا اور انہوں نے اپنی موت کو قریب محسوس کیا۔ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت غمناک ہوئے اور فراق کی شدت اور کڑواہٹ اور تنہائی کی زیادتی اور مصیبت کے خوف کو محسوس کیا۔ انہوں نے اپنی عظیم بیوی کو الوداع کہا، جس نے ہمیشہ آپؐ کی مدد کی تھی آپ کی حوصلہ افزائی کی تھی اور غمخواری کی تھی اور وہ بلاشک آپ کی رفیقۂ حیات ہونے کے ناطے سے سرچشمہ مہربانی رحمت اور شفقت تھیں، واقعی طور پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس دعوت کی ذمہ داریوں کے اٹھانے میں آپ کے ساتھ ایک موثر اور حقیقی شرکت کی اور اپنے دکھوں اور غموں سے انہیں بہت

بڑا حصہ ملا۔ جنگ احد کے دن یہ مشہور ہو گیا تھا کہ معاذ اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید کر دیے گئے ہیں۔ مدینہ میں یہ خبر سیدہ فاطمہ اور مومنین کی عورتوں کو پہنچی۔ اس خبر سے سارا مدینہ کانپ اٹھا۔ سیدہ فاطمہ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کیا ہوا اور حقیقت معلوم کرنے لیے دوڑ پڑیں جب انہوں نے اپنے والد گرامی کو اس حال میں دیکھا کہ خون ان کے چہرہ مبارک سے بہہ رہا ہے تو آپ کی مدد کرنے میں جلدی کی اور اپنے ہاتھوں سے خون روکنے کی کوشش کی مگر یہ روک نہ سکیں اور ان کے خاوند حضرت علی ابن ابی طالبؓ ڈھال کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک پر پانی انڈیل رہے تھے مگر جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ اس طرح اس سے زیادہ خون بہتا ہے تو انہوں نے جلدی سے ایک پرانی چٹائی کا ٹکڑا لیا، اسے جلایا یہاں تک کہ وہ راکھ بن گیا پر اسے زخم کے ساتھ چمٹا دیا، اس سے خون بالکل تھم گیا۔

حضرت زہراؓ کی کچھ اور خوبیاں

حضرت زہراؓ کی خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم ان سے بہت محبت کیا کرتے، ان کی عزت واکرام کرتے، انہیں دیکھ کر خوش ہوتے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر انہیں محبوب تھیں، سب سے زیادہ بڑھ کر آپ کے دل سے قریب تھیں، سب سے زیادہ آپ کے ساتھ لگے رہنے والی تھیں، آپ سب سے جلدی ان کو سمجھنے والے وہ آپ کے مطالب واغراض کو سب سے جلدی قبول کرنے اور ان کی حاجات پر لبیک کہنے والے تھے۔ ترمذی نے روایت کی ہے۔

ان عائشة رضی اللہ عھنا سئلت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمة قیل من الرجال قالت زوجھا ان کان ماعلمت صواما قوما.

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگوں میں سے کون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب زیادہ پیارا تھا۔ فرمایا فاطمہ کہا گیا مردوں میں سے، فرمایا ان کا خاوند جیسا کہ میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور

بہت زیادہ قیام کرنے والے تھے۔

اور حضرت بریدہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا "کان احب النساء الی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فاطمة ومن الرجال علی.

سب عورتوں سے فاطمہ آپ کو محبوب ترین تھیں، اور مردوں میں سے علیؓ۔

حضرت فاطمہ لب ولہجہ کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ سچی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا مارایت احدا کان اصدق لهجة من فاطمة الا آن یکون الذی ولدها.

میں نے فاطمہ سے زیادہ کلام میں سچا کوئی نہیں دیکھا سوائے ان کے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

آپ کی سیادت وفضیلت میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ان میں چند درج ذیل ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حسبک من نساء العالمین اربع مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة امراة فرعون.

تیرے لیے دونوں جہانوں کی عورتوں میں سے چار کافی ہیں، مریم عمران کی بیٹی خدیجہ خویلد کی بیٹی، فاطمہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر نیک اختر اور آسیہ فرعون کی بیوی۔

بخاری ومسلم نے اور دیگر محدثین نے حضرت فاطمہ سے روایت کی، انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا، اے فاطمہ کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا فرمایا کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے، عبداللہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی آپؐ نے فرمایا،

افضل نساء اهل الجنة خديجة وفاطمة.

اہل جنت کی عورتوں کی سردار خدیجہ وفاطمہ ہیں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتے تھے، نہ ہی ان کی ملاقات میں دیر کیا کرتے اور اپنے آپ سے ان کی دوری کو زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اکثر اوقات ان کے ہاں تشریف لے جاتے، ان کے پاس بیٹھتے اور زیادہ دیر بیٹھے رہتے، ان کے معاملات اور کاموں میں ان کے ساتھ شریک ہوتے، ان کی اولاد کو ان سے لے کر خود اٹھاتے، ان کے چھپے بھید اور ان کے دل کی باتیں ان سے معلوم کرتے اور اس چیز کے بارے میں ان سے پوچھتے جو ممکن ہے ان کو دکھ دے سکتی ہو یا انہیں تکلیف دے رہی ہو، اُمامہ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دولت خانہ میں حاضر ہوا۔ مجھے بتایا کہ آپ سیدہ فاطمہؓ کے ہاں تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں آپ کے پاس حاضر ہوا جب میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو جناب رسول اللہ صلیا للہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اس وقت آپ اپنی چادر مبارک اوڑھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپؐ اس چادر اور اپنے سینہ کے درمیان کوئی چیز اٹھائے ہوئے ہیں۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم یہ کیا چیز ہے۔ آپ مُسکرا دیے اور فرمایا، یہ دونوں میرے بیٹے حسن وحسین ہیں۔ اے اللہ ان دونوں سے محبت کر اور جو ان دونوں سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر" جب جناب نبی کریمؐ سفر میں جانے کا ارادہ فرماتے تو مدینہ منورہ سے اس وقت تک نہ نکلتے جب تک آخری دفعہ حضرت فاطمہ سے ملاقات نہ کر لیتے۔ اور جب سفر سے واپس لوٹتے تو سب سے پہلے مسجد میں جاتے دو رکعت نماز پڑھتے پھر اس کے بعد سیدہ فاطمہ کے ہاں تشریف لاتے پھر ان کے یہاں سے اپنی ازواج امہات المومنین کے ہاں تشریف لے جاتے بعض اوقات آپ کی بعض ازواج اس پر کچھ اظہار ناراضگی بھی کرتیں، مگر آپؐ ان سے فرماتے:

"ان فاطمة الزهراء احب بيتي الى"

بے شک فاطمہ مجھے اپنے سب گھر والوں سے زیادہ پیاری ہیں۔

ان کے مناقب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد حضرت فاطمہ کی اولاد میں ہی محفوظ رکھی اور آپ کی نسل کو حضرت فاطمہ کی نسل کی صورت میں باقی رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو چھوڑ کر وہی اکیلی اس پاک نسل اور اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سے برگزیدہ اولاد کی ماں ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی نرینہ اولاد زندہ نہیں رہی۔ حضرت قاسم، عبداللہ اور ابراہیم ابھی چھوٹے بچے ہی تھے کہ وفات پا گئے۔ وہ بچپن کے گھیرے سے نکلے ہی نہیں اور نہ ہی سن بلوغت کو پہنچے، جہاں تک آپ کی بیٹیوں کا تعلق ہے تو وہ چار تھیں، زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ کی پاکباز بیٹیوں میں سے سوائے زہرا بتول کے کوئی بھی زندہ نہ رہی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے دو معزز نواسے اور دو چمکتے ہوئے روشن ستارے حسن وحسین عطا فرمائے جیسا کہ آپ کو بہادر، مجاہد، طویل عمر پانے والی فرمانبردار، پاکباز بیٹی سیدہ زینب عطا کی۔ جن کی طرف بڑے مشہور ومعروف طرز ہائے عمل منسوب ہیں ان کی لائق ستائش خوبیوں کا ایک سلسلہ ہے۔

حضرت زہراؑ کی اولاد میں سے سارے کے سارے اہل بیت بڑے معزز و مکرم ممتاز اور نادر الوجود شخصیات تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر ان کا نام اکثر آیا کرتا تھا۔

ہمیشہ کی زندگی پانے والوں کی صف میں شامل ہونے والی سیدہ زہراؑ پر اللہ تعالیٰ کا سلام، صالحین اور پاکبازوں میں ان پر اللہ کا سلام، تا روز قیامت ملا اعلیٰ کی جماعت میں شامل ہونے والی پر اللہ کا سلام اور نبیوں اور صدیقوں کی رفاقت میں جناب الفردوس میں بسنے والی پر اللہ کا سلام۔

باب دوم

امام حاکمؒ صاحب المستدرک

امام حاکم علوم الحدیث کے جلیل القدر اماموں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی مشہور کتاب مستدرک ہے۔ جس میں آپ نے وہ احادیث جمع کردیں جو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کی شرائط کے مطابق ہیں اور امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی تخریج نہیں کی ہے۔ فن حدیث کے اس امام کو ''حب علی'' کا تحفہ یہ ملا کہ کسی نے اسے کٹر شیعہ، کسی نے ''رافضی خبیث'' کے لقب سے نوازا اور ان کی کتاب مستدرک پر بیجا حملے کئے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ جب بھی مستدرک کی کوئی حدیث فضایل علیؓ یا فضایل اہل بیت میں پیش کی جاتی ہے تو اُسے لوگ یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں کہ حاکم تو شیعہ تھے اور مستدرک موضوعات کا پلندہ ہے۔ اس مقالے میں ہم یہ واضح کریں گے حاکم کے تشیع کا کیا مطلب ہے اور مستدرک کی احادیث کا کیا درجہ ہے۔ سب سے پہلے ہم امام حاکم کا ترجمہ علامہ ذہبی کی کتاب تذکرۃ الحفاظ سے نقل کرتے ہیں۔

الحافظ الکبیر امام المحدثین امام حاکم نیشاپوری:

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور نام محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم ہے اور عرف ابن البیع ہے۔ آپ نیشاپور کے رہنے والے بہت بڑے حافظِ حدیث اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ربیع الاول ۳۲۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد اور اپنے ماموں کی زیر نگرانی بچپن ہی میں پڑھنا شروع کر دیا تھا اور ۳۳۰ھ میں حدیث کا سماع کرنے لگے تھے۔ بیس سال کی عمر میں عراق کا سفر اختیار کیا اور فریضۂ حج سے سبکدوش ہوئے اس کے بعد خراسان اور ماوراء النہر کے علاقہ میں گھومے اور مختلف شہروں

میں تقریباً دو ہزار سے زیادہ شیوخ کے خرمنِ علم سے خوشہ چینی۔ کی آپ کے والد امام مسلم صاحب صحیح کی رویت کے شرف سے مشرف تھے۔ آپ کے اساتذہ میں سے چند قابلِ ذکر شخصیتوں کے نام یہ ہیں:

آپ کے والد ماجد، محمد بن علی عمر مذکر، ابو العباس اصم، ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی، محمد بن عبداللہ صفار، ابو عبداللہ بن اخرم، ابو العباس بن محبوب، ابو حامد بن حفویہ، حسن بن یعقوب بخاری، ابو النصر محمد بن محمد بن یوسف، ابو الولید حسان بن محمد، ابو عمر و بن سماک، ابو بکر نجاد، ابو محمد بن درستویہ ابو سہل بن زیاد، عبد الرحمان بن حمدان جلاب، علی بن محمد بن عقبہ شیبانی اور ابو علی حافظ۔ آپ مؤخر الذکر شیخ کی صحبت میں عرصہ دراز تک رہے اور ان سے بے حد استفادہ کیا۔ آپ کو سماعِ حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ اپنے تلامذہ سے سماع کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ آپ سے امام دار قطنی، ابو الفتح بن ابی الفوارس، ابو العلاء واسطی، محمد بن احمد بن یعقوب، ابو ذر ہروی، ابو یعلی خلیلی، ابو بکر بیہقی، ابو القاسم قشیری، ابو صالح موذن، زکی عبد الحمید بجیری، عثمان بن محمد محمی، ابو بکر احمد بن علی بن خلف شیرازی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

آپ نے قرأت کا علم ابن الامام، محمد بن ابو منصور صرام، ابو علی بن نقار کوفی اور ابو عیسیٰ بکار بغدادی سے حاصل کیا اور مذہبی کتابیں ابو علی بن ابو ہریرہ، ابو سہل صعلوکی اور ابو الولید حسان بن محمد سے پڑھیں۔ آپ کے اساتذہ میں سے احمد بن ابو عثمان حیری اور ابو اسحاق مزکی نے آپ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

حافظ خلیل بن عبداللہ نے امام حاکم کا ذکر کیا تو فرمایا انہوں نے دو سفر کیے، ایک تحصیل علم کے لیے عراق کی طرف اور دوسرا حج کے لیے مکہ معظمہ کی طرف ایک دفعہ انہوں نے امام دار قطنی سے علمی مذاکرہ کیا جس کی وجہ سے وہ ان سے بہت خوش تھے، ثقہ تھے اور وسیع علم رکھتے تھے۔ آپ کی تصنیفات تقریباً پانچ سو اجزاء پر مشتمل ہیں۔ ۴۰۵ھ میں فوت ہوئے۔

ایک دن مجھ سے کہنے لگے خراسان اور ماوراء النہر کے ہر شہر کی وہاں کے کسی

نہ کسی عالم نے تاریخ لکھی ہے۔ لیکن نیشاپور کی جو علم اور اہل علم کا مرکز ہے۔ کسی نے تاریخ نہیں لکھی، اس کمی کو میں نے پورا کیا ہے اور نیشاپور اور اس کے علماء کے حالات میں ایک مبسوط تاریخ لکھ دی ہے۔ میں نے اس کا مطالعہ کیا تو واقعی اسے بے نظیر پایا۔

ابو بکر خطیب کہتے ہیں ابو عبداللہ حاکم قابلِ اعتماد ہیں تشیع کی طرف مائل تھے۔ مجھے ابراہیم بن محمد ارموی نے جو ایک صالح عالم ہیں بتایا امام حاکم نے بہت سی احادیث جمع کیں اور کہا یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہیں ان میں حدیث الطیر اور حدیث ''من کنت مولاہ فعلی مولاہ'' بھی شامل ہے مگر محدثین نے ان کا انکار کیا ہے اور حاکم کے قول کو لائق التفات نہیں سمجھا۔ ابو عبدالرحمان شاذیاخی کہتے ہیں ایک دفعہ ہم سعید ابی الحسن کی مجلس میں حاضر تھے کسی نے ابو عبداللہ حاکم سے حدیث الطیر کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے یہ صحیح نہیں ہے اگر یہ صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علیؓ سے افضل کوئی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں بعد میں امام حاکم کی رائے بدل گئی اور انہوں نے مستدرک میں حدیث الطیر درج کیا لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مستدرک میں بہت سی احادیث بھی درج ہیں جو صحت کی شرط پر پوری نہیں اترتیں۔ بلکہ اس میں موضوع احادیث بھی موجود ہیں جن کو لاکر حاکم نے مستدرک کو عیب دار کر دیا ہے۔ حدیث الطیر بہت سی سندوں سے مروی ہے میں نے ان سب کو الگ کتاب میں جمع کیا ہے ان کے دیکھنے سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اس حدیث کی کچھ نہ کچھ اصل ضرور ہے۔ رہی حدیث ''من کنت مولاہ فعلی مولاہ'' تو یہ بہت سی عمدہ سندوں سے مروی ہے۔ میں نے اس کے لیے بھی ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے۔

عبدالغافر بن اسماعیل کہتے ہیں ابو عبداللہ حاکم اپنے زمانہ میں اہلِ حدیث کے امام تھے اور فنِ حدیث کو کماحقہ جانتے تھے۔ آپ کی دادی عیسیٰ بن عبدالرحمان ضبی کی پوتی اور عیسیٰ کی والدہ منویہ مشہور فقیہ اور محدث ابراہیم بن طہمان کی صاحبزادی تھیں۔ اسی نسبت سے آپ کو ضبی اور طہمانی کہا جاتا ہے۔ آپ کا خاندان نیکوکاری اور پرہیزگاری میں مشہور تھا اور اسلام لانے کے بعد اذان کہنا ان کا آبائی پیشہ تھا۔ آپ نے

ابوعبداللہ ثقفی اور ابومحمد ابن شرقی سے ملاقات کی ہے لیکن ان سے سماع نہیں کیا۔ ابوطاہر محمد آبادی اور ابوبکر بن قطان سے سماع کیا ہے مگر ان کی مسموعات سے استفادہ نہیں کیا۔ آپ کی مشہور تصانیف آپ کے شیوخ کے تذکروں سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ نے فنِ قرأت زمانہ کے مشہور قاریوں سے سیکھا اور فقہ کی تعلیم ابوالولید اور استاذ ابوسہل سے حاصل کی، عمر کا بہت سا حصہ امام دوران ابوبکر صبغی کی صحبت میں گذرا۔ آپ جرح وتعدیل اور عللِ حدیث کے مشکل سوالات میں ان سے مراجعت کرتے تھے۔ جعابی اور ابوعلی ماسرجسی جیسے مشاہیر سے بھی علمی مذاکرہ کیا کرتے تھے۔

آپ کی تصانیف تخریج الصحیحین، علل، تراجم، ابواب، شیوخ اور معرفت علوم الحدیث، مستدرک الصحیحین، تاریخ نیشاپور، کتاب مزکی الاخبار، مدخل الی علم الصحیح، کتاب الاکلیل اور فضائل الشافعی وغیرہ جیسے دوسرے مجموعے تقریباً ایک ہزار اجزاء پر مشتمل ہیں۔ عبدالغافر کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ سے سُنا ہے کہ وہ امام حاکم کے حالات بڑے مزے لے کر بیان کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ صعلوکی، امام ابنِ فورک اور اس زمانہ کے دوسرے سر برآوردہ امام ان کو اپنے پر مقدم سمجھتے تھے، ان کی فضیلت کا اعتراف کرتے تھے اور ان سے بے حد تعظیم وتکریم کے ساتھ پیش آتے تھے۔ عبدالغافر آپ کی عظمت وحرمت کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ یہ آپ کی سیرت وکردار اور اخلاق وعادات کا اجمالی ذکر ہے۔ جو شخص آپ کی تصانیف، امالی میں آپ کے تصرف اور طرقِ حدیث پر آپ کی وسیع معلومات کو بنظر غائر دیکھے گا اسے آپ کے علم وفضل کا یقین ہو جائے گا۔ اور اسے ماننا پڑے گا کہ آپ کو پہلے لوگوں پر تقدم اور برتری حاصل ہے اور آنے والے آپ کی گرد پا کو بھی نہیں پا سکتے۔ آپ نے قابلِ رشک زندگی بسر کی ہے اور اپنے زمانہ میں اپنے جیسا کوئی آدمی اپنے پیچھے نہیں چھوڑا۔

ابن طاہر کہتے ہیں میں نے ابواسماعیل انصاری سے حاکم کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے حدیث میں ثقہ اور لائقِ اعتماد ہیں، لیکن خبیث قسم کے رافضی ہیں۔ ابنِ طاہر کہتے ہیں باطن میں متعصب شیعہ ہیں اور ظاہر میں شیخین کی فضیلت اور ان کی خلافت

کے برحق ہونے میں اہل سنت کے ہمنوا ہیں۔ حضرت معاویہ اوران کے اخلاف سے سخت منحرف ہیں۔ اس کا برملا اظہار کرتے تھے اوراس سلسلہ میں معذرت کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے۔ میں کہتا ہوں حضرت علیؓ کے مخالفین سے ان کا انحراف صحیح اور درست ہے۔ شیخین کی ہر حالت میں تعظیم وتکریم کرتے تھے مائل بہ تشیع ضرور ہیں مگر رافضی ہرگز نہیں ہیں۔ میری زبردست خواہش ہے کہ یہ مستدرک تصنیف نہ کرتے کیونکہ انہوں نے اس میں بے جا تصرف کرکے اپنی فضیلت میں بہت کمی کرلی ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں امام حاکم حمام میں داخل ہوئے غسل فرمایا اور ایک سرد آہ کھینچی اور روح جسدِ عنصر سے پرواز کرگئی غسل کے بعد تہ بند باندھا تھا ابھی قمیص نہیں پہنی تھی کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ قاضی ابوبکر حیری نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ امام حاکم نے صفر ۴۰۵ھ میں انتقال فرمایا رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (تذکرہ الحفاظ- امام ذہبی)

اس بحث کو شروع کرنے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ متقدمین کے یہاں ''شیعہ'' اس کو کہتے تھے جو حضرت علیؓ کا طرف دار اور تمام جنگوں میں آپ کو حق پر سمجھتا ہو اور جو حضرات امامیہ اثنا عشری عقاید رکھتے تھے ان کو روافض کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

امام حاکم پر رفض وتشیع کا الزام اوراس کا جائزہ:

امام حاکم پر سب سے بڑا الزام رفض (رافضی ہونے) وتشیع (شیعہ ہونے) کا عائد کیا گیا ہے تتبع اور جستجو کے بعد اس کے مندرجہ ذیل اسباب معلوم ہوتے ہیں:

۱- محمد بن طاہر مقدسی کا بیان ہے کہ میں نے ابواسماعیل عبداللہ بن محمد انصاری سے حاکم کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا" ثقة فی الحدیث رافضی خبیث" وہ حدیث میں ثقہ تو تھے مگر سخت قسم کے رافضی تھے۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۳/ ۶۸ وتذکرۃ الحفاظ ۳/ ۱۰۴۵، وسیر أعلام النبلاء ۱۷/ ۱۷۴)

۲- محمد بن طاہر ہی کا دوسرا بیان یہ بھی ہے کہ حاکم باطن میں شیعوں کی سخت عصبیت میں مبتلا تھے لیکن تقدیم (تفضیل) وخلافت کے مسئلے میں سنیت کا اظہار کرتے

تھے۔ (ایضا وایضا وایضا)

۳- ان ہی کا تیسرا بیان یہ بھی ہے حاکم حضرت معاویہؓ اوران کی اولاد سے سخت منحرف تھے اوراس کا اظہار بھی کرتے تھے اوراس سلسلے میں ان کی جانب سے معذرت نہیں کرتے تھے چنانچہ میں نے ابوالفتح بن سمکو یہ سے، انہوں نے عبدالواحد سے اور انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوعبداللہ محمد بن کرّام کے اصحاب نے حاکم کو تنگ کررکھا تھا، ان کا منبر توڑ ڈالا تھا، ان کا گھر سے نکلنا اور مسجد تک جانا دشوار کررکھا تھا، یہ صورت حال دیکھ کر میں نے کہا کہ اگر آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کسی حدیث کی تخریج واملاء کرادیں تو آپ کو اس فتنے سے نجات مل جائے تو حاکم نے اس کے جواب میں تین مرتبہ فرمایا کہ یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۳/ ۶۸، سیر أعلام النبلاء ۱۷/ ۱۷۵، والمنتظم ۷/ ۲۷۵، تین مرتبہ کا ذکر صرف المنتظم میں ہے، باقی دونوں مراجع میں سے کسی میں ایک مرتبہ کا ذکر ہے اور کسی میں دومرتبہ کا۔

۴- ان ہی کا چوتھا بیان یہ بھی ہے کہ میں نے ابومحمد بن سمرقندی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ امام دارقطنی کے سامنے جب مستدرک کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے حدیث طیر کی وجہ سے نکیر وملامت کا اظہار کیا۔ جب حاکم کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس حدیث کو مستدرک سے خارج کردیا۔ (طبقات الشافعیہ ۳/ ۶۸ وسیر أعلام النبلاء ۱۷/ ۱۷۶)

۵- حافظ ذہبی کا بیان ہے کہ حاکم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل میں ایک ''جزء'' تالیف کی ہے۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۱/ ۷۰)

۶- حاکم کے تشیع کے بارے میں سب سے مشہور روایت وہ ہے جس کو علامہ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اوران کے حوالے سے دوسرے تذکرہ نگاروں نے نقل کیا ہے۔ خطیب رقمطراز ہیں کہ ابوعبداللہ حاکم تشیع کی جانب میلان رکھتے تھے چنانچہ مجھ سے ابواسحاق ابراہیم بن محمد ارموی نے، جوایک صالح اور عالم وفاضل شیخ تھے، بیان کیا کہ حاکم نے بہت سی ایسی حدیثیں جمع کی ہیں جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہیں۔ لہذا ان پر لازم تھا کہ ان حدیثوں کو اپنی

اپنی ''صحیح'' میں تخریج کرتے، منجملہ ان کے حدیث طائر اور حدیث "من كنت مولاه فعلي مولاه" ہیں۔ (جو حضرت علیؓ کے مناقب وفضائل میں وارد ہیں) اسی بنا پر محدثین نے ان پر نکیر وملامت کی ہے، ان کے قول کی طرف التفات نہیں کیا ہے اور نہ ان کے اس فعل میں ان کی تصویب کی ہے۔ (تاریخ بغداد ۵/۴۷۴)

۷- علامہ سخاوی حاکم کے تساہل کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: "فيه عدة موضوعات حمله على تصحيحها إما التعصب لما رمي به من التشيع وإما غيره فضلا عن الضعيف وغيره." (فتح المغیث ۱/۴۰) یعنی حاکم نے مستدرک میں متعدد موضوع حدیثیں داخل کردی ہیں جن کی تصحیح کا باعث یا تو ان کی شیعی عصبیت تھی جس کے ساتھ وہ متہم تھے یا کوئی دوسری وجہ تھی، ضعیف وغیرہ کا تو کچھ پوچھنا ہی نہیں ہے۔

یہ ہیں وہ اسباب جن کی بنیاد پر امام حاکم کو رافضیت اور شیعیت کے الزام سے متہم کیا گیا ہے لیکن یہ کوئی معمولی الزام نہیں ہے اس لئے اس کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔

ان امور مذکورہ بالا پر نظر کرنے سے بنیادی طور پر دو نظریئے معلوم ہوتے ہیں (۱) رفض کا الزام (۲) تشیع کا الزام۔ اول کا ثبوت تو فقط ابو اسماعیل انصاری کے کلام سے معلوم ہوتا ہے جس کے راوی محمد بن طاہر ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ الزام مبنی بر حقیقت ہے یا نہیں؟ بحث وتفحص کے بعد یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ سراسر بے بنیاد ہے۔ چنانچہ علمائے محققین نے بڑی شدت سے اس کی تردید کی ہے۔ علامہ ذہبی اس کی نفی وتردید کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: قلت: الله يحب الإنصاف ما الرجل برافضي بل شيعي فقط۔ (میزان الاعتدال ۳/۶۰۸) اللہ انصاف کو پسند کرتا ہے (ابو اسماعیل انصاری کا قول انصاف کے خلاف ہے) حاکم رافضی نہ تھے بلکہ شیعہ تھے، نیز دوسری جگہ ابو اسماعیل کے اس بیان پر نقد کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: كلا ليس رافضيا بل يتشيع (سیر أعلام النبلاء ۱۷/۱۷۴) ابو اسماعیل کی بات ہرگز درست نہیں حاکم رافضی نہیں تھے بلکہ شیعہ تھے، تیسری جگہ لکھتے ہیں: وأما أمر الشيخين فمعظم لهما بكل حال

فهو شیعی لا رافضی۔ (تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۱۰۴۵) حاکم شیخین کو ہر حال میں معظم محترم سمجھتے تھے لہٰذا وہ رافضی نہیں تھے بلکہ شیعہ تھے۔ علامہ معلّمی یمانی نے بھی حافظ ذہبی کے موقف کی موافقت کی ہے۔ (التنکیل ۱/ ۴۵۵) اور علامہ سبکی نے بھی پرزور تردید کی ہے۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۳/ ٦٨) اور ان حضرات کی تردید بلاوجہ نہیں ہے بلکہ ٹھوس بنیادوں پر مبنی ہے۔ علمی تجزیئے کی روشنی میں ابو اسماعیل کا یہ قول مختلف وجوہ سے ناقابل قبول ہے:

۱- اس وجہ سے کہ ان کی بات بلا دلیل ہے اور دعویٰ بلا دلیل قبول خرد نہیں۔

۲- ابو اسماعیل کے علاوہ کسی نے بھی ان پر رفض کا الزام نہیں لگایا ہے چنانچہ اس بیان کے راوی، ابن طاہر کے خود اپنے بیان میں جسے الزام نمبر ۲ میں نقل کیا جا چکا ہے اور خطیب وسخاوی کی عبارتوں میں کہیں رفض کا کوئی اشارہ نہیں ملتا ہے۔ ۳- اس قول کے راوی ابن طاہر خود متکلم فیہ ومجروح اور ناقابل حجت ہیں۔

ان مذکورہ بالا تفاصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حاکم پر رفض کا الزام صحیح نہیں بلکہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اب رہا دوسرا الزام یعنی حاکم کا تشیع تو اس کے قائل محمد بن طاہر مقدسی، علامہ خطیب بغدادی، حافظ ذہبی، علامہ سبکی، علامہ سخاوی اور علامہ معلّمی یمانی صاحب التنکیل ہیں (ان حضرات کے نزدیک ان کے تشیع کے معنی کی تحدید آگے آرہی ہے) اس الزام کی تردید مندرجہ ذیل ہے:

دوسرا بیان یعنی ابن طاہر کا یہ قول کہ ”حاکم باطن میں شیعوں کی سخت عصبیت میں مبتلا تھے لیکن تقدیم (تفضیل) وخلافت کے مسئلے میں سنیت کا اظہار کرتے تھے“ بھی درست نہیں ہے کیونکہ کسی کے باطن کے متعلق اس قسم کا فیصلہ کرنا بجائے خود کتنا درست اور مقتضائے انصاف ہوسکتا ہے؟ شریعت کا عام اصول ہے کہ ”یحکم بالظاهر“ سوال یہ ہے کہ حاکم کے باطن پر انہیں کہاں سے آگاہی ہوگئی کہ اس طرح کا فیصلہ صادر کرنے کے درپے ہوگئے۔ علامہ سبکی نے بھی ابن طاہر کے اس نظریہ کی پرزور تردید کی ہے۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۳/ ٦٨ ٩) پس ابن طاہر کا یہ بیان ناقابل قبول ہے۔ اس

لئے کہ ان کی یہ بات بلا دلیل ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ دعویٰ بلا دلیل قبول خرد نہیں۔ نیز اس طرح کا الزام عائد کرنے میں یہ منفرد ہیں کسی دوسرے سے اس کی تائید حاصل نہیں۔ نیز یہ خود متکلم فیہ ومجروح اور نا قابل حجت ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ لہذا کوئی بعید نہیں کہ مخالفت کی بنیاد پر اس طرح کا فیصلہ صادر کر دیا ہو، لہذا دل اس کے قبول کرنے پر مطمئن نہیں ہوتا۔

حاکم کے تشیع کے معنیٰ:

جن لوگوں نے امام حاکم پر تشیع کا الزام عاید کیا ہے ان کے کلام کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس معنی میں امام حاکم کو شیعہ نہیں کہتے تھے کہ وہ خلفائے ثلاثہ کی خلافت کے منکر ہوں یا شیخین پر حضرت علی کی تفضیل یا خلافت میں ان کی تقدیم کے قائل رہے ہوں۔ محمد بن طاہر جیسے مخالف شخص کو بھی اعتراف ہے کہ "حاکم تقدیم (تفضیل) وخلافت کے مسئلے میں سنیت کا اظہار کرتے تھے" بلکہ ان کے نزدیک حاکم کے تشیع کا مفہوم یہ تھا کہ وہ مندرجہ ذیل تین چیزوں میں سے کسی ایک کے قائل تھے:

۱- وہ حضرات امیر معاویہ اور ان کی اولاد سے منحرف تھے جیسا کہ محمد بن طاہر کے بیان سے ظاہر ہے۔

۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب کا بیان ہے کہ بعض علماء سے منقول ہے کہ ان کے تشیع کے معنی یہ ہیں کہ وہ حضرت عثمانؓ پر حضرت علیؓ کی تفضیل کے قائل تھے جو اسلاف (یعنی اہل سنت کے اسلاف) میں سے ایک جماعت کا بھی مسلک ہے۔ (بستان المحدثین ص ۴۰)

۳- حضرت علیؓ کی محبت وعقیدت میں غلو وافراط سے کام لیتے تھے جس کا ثبوت سخاوی کے بیان اور خطیب کی روایت میں ملتا ہے کہ حاکم نے حضرت علیؓ کے مناقب وفضائل میں ضعیف وموضوع حدیثیں روایت کر کے ان کی تصحیح کی ہے۔

پہلے معنی کے قائل محمد بن طاہر مقدسی اور حافظ ذہبی ہیں چنانچہ حافظ ذہبی

ابن طاہر کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ''حاکم اندرونی طور سے شیعوں کے شدید حمایتی تھے لیکن تقدیم وخلافت کے مسئلے میں اہل سنت کے عقیدے کا اظہار کرتے تھے اور حضرت معاویہؓ اور ان کی اولاد سے سخت منحرف تھے اور اس کا اظہار بھی کرتے تھے اور اس سلسلے میں ان کی جانب سے کوئی معذرت نہیں کرتے تھے،'' اس کے بعد لکھتے ہیں: قلت أما إنحرافه عن خصوم علي فظاهر وأما أمر الشيخين فمعظم لهما بكل حال فهو شيعي لا رافضي۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین سے ان کا انحراف اگرچہ کھلا ہوا ہے لیکن وہ شیخین کو ہر حال میں محترم و معظم سمجھتے تھے لہذا وہ شیعی تھے لیکن رافضی نہیں تھے۔ ابن عماد رقمطراز ہیں: علامہ ذہبی کا بیان ہے کہ حاکم خلفائے ثلاثہ (حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم) کی تعظیم کرتے تھے البتہ حضرت معاویہؓ کے متعلق انہوں نے کلام کیا ہے جس کی وجہ سے انہیں تکلیف پہنچائی گئی۔ ایک جگہ علامہ ذہبی لکھتے ہیں: وكان فيه تشيع وحط على معاوية۔ حاکم کے اندر تشیع تھا اور حضرت معاویہؓ سے ان کی بھی کبیدگی و ناراضگی تھی۔

اس معنی کی تردید گذر چکی ہے لہذا اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اور دوسرے معنی کے قائل کوفہ کے اہل سنت والجماعت ہیں۔ لیکن حاکم کے تشیع کا یہ معنی مراد لینا بھی صحیح نہیں جیسا کہ آیندہ بیانات سے اس کی تردید ہوجائیگی۔ اور صاف صاف ثابت ہوجائے گا کہ وہ حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے اور اگر اس کو ثابت بھی مان لیا جائے تو بھی اسے تشیع کی بنیاد قرار دینا صحیح نہیں کیونکہ جب ایک چیز اسلاف کے درمیان مختلف فیہ ہے اور اسلاف کی ایک جماعت خود اس کا قائل ہے تو اس کی وجہ سے حاکم کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا کہاں کی انصاف پسندی کہی جاسکتی ہے؟ نیز جب اسلاف کا ایک گروہ اس امر (حضرت عثمانؓ پر حضرت علیؓ کی فضیلت) کو تسلیم کرتا ہے تو امام حاکم اسلاف کی صف سے باہر نہ ہوئے لہذا اس الزام سے ان کو متہم کرنا کیونکہ بجا ہوسکتا ہے؟

اور تیسرے معنی (حضرت علیؓ کی محبت وعقیدت میں غلو وافراط سے کام لینا) کے قائل خطیب اور سخاوی ہیں اور سبکی بھی ہیں کیونکہ انہوں نے خطیب کی رائے سے موافقت کی ہے اور یہ تیسرا معنی بھی محل نظر ہے اس لئے کہ جس امر کے پیش نظر یہ الزام عائد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ حاکم نے حضرت علیؓ کے مناقب وفضائل میں ضعیف اور موضوع روایتوں کی تصحیح کردی ہے جیسا کہ طیر کی روایت اور سخاوی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ رہیں وہ دونوں حدیثیں جو حاکم کے رفض وتشیع کے ثبوت میں پیش کی گئی ہیں تو ان سے بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، تفصیل وتوضیح مندرجہ ذیل ہے:

پہلی حدیث (حدیث طیر) کی حاکم نے دو طرق سے حضرت انسؓ سے تخریج کی ہے، دونوں حدیثیں نہایت مطول ہیں، قارئین کی واقفیت کے لئے یہاں صرف طریق اول کی روایت بیان کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، (ایک بار) ایک بھنی ہوئی چڑیا آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپؐ نے فرمایا: "اللهم ائتني بأحب خلقك إليك" اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں تجھے سب زیادہ محبوب ہو تا کہ میرے ساتھ اس چڑیا میں سے کھائے (حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا سن کر) میں نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ محبوب بندہ قبیلۂ انصار میں سے کسی کو بنا دے لیکن علیؓ تشریف لائے تو میں نے انہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ کسی کام میں مصروف ہیں، جب وہ دوبارہ آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ کون سی چیز تیرے لئے یہاں آنے سے مانع ہوئی؟ عرض کیا کہ یہ تیسری مرتبہ ہے مگر انسؓ یہ کہہ کر واپس کر دیتے تھے کہ نبی ﷺ کسی کام میں مصروف ہیں، تو آپ ﷺ نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو جواب دیا اے اللہ کے رسول! آپؐ کی دعا سن کر میں نے یہ چاہا کہ وہ آدمی میری قوم کا ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہی پر موقوف نہیں، ہر آدمی کو اپنی قوم سے محبت ہوتی ہے۔

حاکم اس روایت کو نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں کہ یہ حدیث شیخین کی شرط

کے مطابق صحیح ہے، اور حضرت انسؓ سے ان کے اصحاب (تلامذہ) میں سے تیس سے زیادہ اشخاص نے اسے روایت کیا ہے، نیز یہ حدیث حضرت علی، ابوسعید اور سفینہ رضی اللہ عنہم سے بھی صحت کے ساتھ مروی ہے، اور دوسری روایت اس سے بھی زیادہ طویل ہے، اس میں مذکور ہے کہ یہ چڑیا حضرت ام ایمنؓ نے کہیں سے حاصل کیا تھا تو انہوں نے اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا نیز دعائیہ کلمات اس طرح ہیں: اللهم جئني بأحب خلقك إليك والي" اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں تجھے اور مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت علیؓ نے بھی آپ کے ساتھ اس میں سے تناول فرمایا۔ دوسرے طریق کی حدیث ذکر کرنے کے بعد اس پر حکم نہیں لگایا ہے بلکہ اختلاف بیان کرنے کے لئے اس کو متابعۃ روایت کیا ہے۔ (مستدرک (۳/۱۳۰-۱۳۱)

حدیث طیر کو حاکم کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات نے حضرت انسؓ وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے اپنی جامع (۵/۶۳۶ ح ۳۷۲۱) میں، امام نسائی نے خصائص علی (تہذیب ص ۲۵ ح ۱۲) میں، امام احمد نے فضائل الصحابۃ (۲/۵۶۰) میں، امام طبرانی نے المعجم الکبیر (۱۰/۳۴۳) میں، علامہ سہمی نے تاریخ جرجان ص ۱۷۶ میں، حافظ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد (۳/۱۷۱، ۸/۳۸۲، ۹/۳۶۹) میں، حافظ ابن جوزی نے العلل المتناہیۃ (۱/۲۲۵-۲۳۴) میں اور علامہ ابن المغازلی نے مناقب علی (۱۵۶-۱۷۶) میں، اوران کے علاوہ بھی متعدد حضرات نے اسے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے (أجوبۃ الحافظ ابن حجر العسقلانی عن أحادیث المصابیح ج ۳، ص ۱۷۹۱، حدیث نمبر ۱۶۔ (نوٹ) یہ رسالہ علامہ البانی کی تحقیق وتخریج والے نسخہ مشکاۃ المصابیح کے آخر میں لاحق ہے۔)، امام احمد بن حنبل کی "فضائل الصحابۃ" کے فاضل محقق ڈاکٹر وصی اللہ نے ترمذی والی سند کے متعلق

لکھا ہے: وھذاالاسناد یظھر لی أنه حسن "یعنی اس سند کا حسنی ہونا میرے نزدیک ظاہر ہے۔(فضائل الصحابة (۲/۵۶۱)، حدیث نمبر ۹۴۵۔)

رہی دوسری حدیث (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) تو حاکم نے پانچ صحابہؓ کرام سے اس کی تخریج کی ہے، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۱- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ: حاکم نے ان سے دو طریق سے روایت کیا ہے: پہلا طریق حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم ہے (۳/۱۰۹)، حاکم اس طریق سے حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:" ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین" یہ حدیث شرط شیخین کے مطابق صحیح ہے۔اور علامہ ذہبی نے اس حکم پر سکوت اختیار کیا ہے، دوسرا طریق سلمہ بن کہیل عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم ہے (۳/۱۱۰) حاکم اس طریق سے حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں: ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین۔ یہ حدیث شرط شیخین کے مطابق صحیح ہے۔لیکن علامہ ذہبی نقد کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لم یخرجا لمحمد وقدوھاہ السعدی۔ یعنی شیخین نے اس طریق میں واقع راوی محمد سے تخریج نہیں کی ہے، لہذا شرط شیخین پر نہیں ہوئی اور سعدی نے محمد کی تضعیف کی ہے، لہذا صحیح نہیں ہوئی۔

۲- بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ: ان سے بھی دو طریق سے روایت کیا ہے، پہلا طریق عبداللہ بن عباس عن بریدہ ہے (۳/۱۱۰) حاکم اس طریق سے حدیث ذکر کرنے سے پہلے فرماتے ہیں: حدیث بریدة الأسلمی صحیح علی شرط الشیخین۔لیکن حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم۔ علامہ ذہبی نے حاکم کے اس حکم پر سکوت اختیار کیا ہے، لیکن علامہ البانیؒ فرماتے ہیں کہ حاکم کا صرف شرط مسلم کے مطابق صحیح قرار دینا حاکم کی طرف سے تقصیر ہے، کیونکہ وہ شرط شیخین کے مطابق صحیح ہے۔(سلسلة الأحادیث الصحیحة ۴/۳۳۶ دوسرا طریق عبداللہ بن بریدہ عن أبیہ ہے۔(۲/۱۲۹-۱۳۰) حاکم اس طریق سے حدیث ذکر

کر کے فرماتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين - یہ حدیث شرط شیخین کے مطابق صحیح ہے اور علامہ ذہبی نے بھی حاکم کی اس حکم میں موافقت کی ہے۔

۳- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما: حاکم نے یہ روایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے: هذا حديث صحيح الاسناد - یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور علامہ ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ (۱۳۴/۳) علامہ البانی دونوں کی باتیں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: و هو کما قالا یعنی دونوں کی باتیں درست ہیں۔

۴- علی رضی اللہ عنہ: حاکم نے یہ حدیث روایت کرنے کے بعد کوئی حکم نہیں لگایا ہے، بلکہ سکوت اختیار کیا ہے، لیکن علامہ ذہبی نے تلخیص میں کہا ہے: (قلت: الحسن هو العرني وليس بثقة. اس سند میں واقع راوی حسن سے مراد حسن عرنی ہیں، جو ثقہ نہیں ہیں۔ (۳۷۱/۳)

۵- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: حاکم نے حدیث ذکر کرنے کے بعد اس پر سکوت اختیار کیا ہے، لیکن علامہ ذہبی کا بیان ہے کہ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح سے سکوت اختیار کیا ہے، حالانکہ (سند میں واقع راوی) مسلم متروک ہیں۔ (۱۱۶/۳)

اس حدیث کی حاکم کے علاوہ دوسرے متعدد ائمہ نے بھی تخریج کی ہے، چنانچہ امام ترمذی نے اپنی جامع (۶۳۳/۵ ح ۳۷۱۳) میں، ابن ماجہ نے اپنی سنن (۴۵/۱ ح ۱۲۱) میں، احمد نے اپنی مسند (۸۴/۱، ۱۱۸، ۳۳۱)، ۲۸۱/۴، ۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۲، (۳۴۷/۵، ۳۵۰، ۳۵۸، ۳۶۱، ۳۷۰، ۴۱۹) اور فضائل الصحابۃ (حدیث نمبر ۹۴۷، ۹۵۹، ۹۶۷، ۱۰۰۷، ۱۰۲۱، ۱۰۴۸، ۱۱۶۷، ۱۱۷۷، ۱۲۰۶) میں، نسائی نے اپنی خصائص علی میں حدیث نمبر ۱۰، ۲۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۳، ۹۴، ۱۵۱) اور دیگر حضرات نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ حدیث اکثر اہل فن کے نزدیک مسلم ہے۔ چنانچہ علامہ ذہبی اس کے متعلق رقمطراز ہیں: وأما حديث من كنت مولاه فعلي مولاه فله طرق جيدة

أفردت ذلك۔ (تذکرۃ الحفاظ، ۱۰۴۳/۳) یعنی حدیث "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" عمدہ سندوں سے مروی ہے، جن کو میں نے ایک مستقل رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔

علامہ البانیؒ نے اس کی دس صحابہ سے تخریج کی ہے، جن میں سے پانچ تو وہی جن کا حاکم کی تخریج میں ذکر گذر چکا ہے۔

باقی پانچ یہ ہیں: ابوایوب انصاری، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوسعید خدری اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہم۔

یہ حدیث مکمل طور پر اس طرح ہے: من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ علامہ البانیؒ نے اس حدیث کی مذکورہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تخریج کی ہے، اور لمبا کلام کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث زیادہ طرق سے مروی ہے، ان میں سے ایک بڑے حصے کو علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹/۱۰۳-۱۰۸) میں ذکر کیا ہے، میں نے یہاں اس مقدار میں ذکر کر دیا ہے جس سے مطالعہ کرنے والے کو اس حدیث کی صحت کا یقین ہو جائے گا، ورنہ اس کے طرق تو بہت زیادہ ہیں، علامہ ابن عقدہ نے ایک مستقل کتاب میں ان کا استیعاب کیا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کے بقول: اس کے کچھ طرق صحیح ہیں اور کچھ حسن ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ حدیث پوری کی پوری صحیح ہے، بلکہ اس کا پہلا حصہ یعنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ متواتر ہے جو شخص اس کے اسانید وطرق کا تتبع کرے گا اس کے لئے یہ دونوں باتیں عیاں ہو جائے گی۔ (سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ ۴/۳۳۰-۳۴۴)

ملا علی قاری رقمطراز ہیں: ھذا حدیث صحیح لا مریة فیه بل بعض الحفاظ عده متواترا اذ فی روایة لأحمد أنه سمعه من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون صحابیا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۵/۵۶۸) یہ حدیث صحیح ہے، اس کی صحت میں کوئی شبہ نہیں، بلکہ بعض حفاظ نے تو اس کو متواتر قرار دیا ہے کیونکہ امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابہ نے سنا ہے، نیز دوسری جگہ رقمطراز ہیں: و أقل مرتبته أن یکون حسنا فلا التفات لمن قدح فی ثبوت ھذا الخبر۔ اس

حدیث کا ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ حسن ہے لہذا جس نے اس کے ثبوت میں رد وقدح کیا ہے، اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں۔

علامہ سیوطی نے بھی اس کو حسن قرار دیا ہے۔(الجامع الصغیر ح: ۹۰۰۰، ۹۰۰۱)

علامہ اسماعیل عجلونی نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ یہ حدیث مشہور یا متواتر ہے۔(کشف الخفاء ومزیل الالباس حدیث نمبر ۲۵۹۱)

بہر حال ان دونوں حدیثوں کی تخریج وتصحیح سے امام حاکم کو رفض وتشیع سے مطعون کرنا صریح ناانصافی وزیادتی ہے جبکہ ان کی تخریج متعدد ائمہ نے کی ہے اور اس کی وجہ سے ان پر رفض وتشیع کا الزام عاید نہیں کیا گیا تو آخر امام حاکم ہی کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا اور ان پر رفض وتشیع کا اتہام باندھنا کہاں کی انصاف پسندی کہی جائے گی۔

اب دوسری بات کہ مستدرک موضوعات کا پلندہ ہے اس کے متعلق عرض ہے۔

تصحیح حاکم کا حکم:

جس حدیث کی تصحیح میں امام حاکم منفرد ہوں تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس سلسلے میں اصحاب فن کا اختلاف ہے مگر ہم دو جلیل القدر محدثین کی رائے نقل کرتے ہیں:

حافظ ابن صلاح رقمطراز ہیں:

فالاولى أن نتوسط في أمره فنقول: ماحكم بصحته ولم نجد ذلك فيه لغيره من الأئمة ان لم يكن من قبيل الصحيح فهو من قبيل الحسن يحتج به ويعمل به، الا أن تظهر فيه علة توجب ضعفه۔

پس حاکم کی تصحیح کے سلسلے میں مناسب ترین بات یہ ہے کہ میانہ روی اختیار کی جائے لہذا جس حدیث پر صحت کا حکم لگایا ہے اور اس میں دیگر ائمہ کی تصریح موجود نہیں ہے تو اس کے متعلق ہم کہیں گے کہ اگر وہ از قبیل صحیح نہیں ہے تو از قبیل حسن ہے وہ قابل احتجاج اور لائق عمل قرار دی جائے گی الا یہ کہ اس میں کوئی ایسی علت رونما ہو جائے جو اس کے ضعف کا موجب ہو۔

چنانچہ علامہ نووی رقمطراز ہیں:

فما صححه ولم نجد فيه لغيره من المعتمدين تصحيحا ولاتضعيفا حكمنا بأنه حسن الاأن يظهر فيه علة توجب ضعفه۔ (مقدمہ ابن الصلاح، ص ۱۸) پس جس حدیث کی حاکم نے تصحیح کی ہو اور اس کی صحت یا ضعف کے متعلق دیگر معتبر اصحاب فن کی تصریح موجود نہ ہو تو اس پر حسن ہونے کا ہم حکم لگائیں گے الا یہ کہ اس میں کوئی ایسی علت ظاہر ہو جائے جو اس کے ضعف کا موجب ہو۔

پس ان اقوال سے امام حاکم کی تصحیح کی حیثیت واضح ہوگئی۔ اب مستدرک کی تلخیص کرنے میں علامہ ذہبی نے جو اس کی اکثر احادیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے اس کے متعلق ہم امام المحدثین علامہ زاہد کوثری رحمتہ اللہ علیہ کا قول نقل کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

''علامہ ذہبی مستدرک حاکم کی بہ کثرت احادیث کو جو فضائل نبوی و فضائل اہل بیت میں مروی ہیں'' اظنه باطل " لکھتے ہیں یعنی میں ان کو باطل خیال کرتا ہوں اور کوئی دلیل بھی اس کی ذکر نہیں کرتے کہ کیوں باطل سمجھی گئی (السیف الصیقل ص ۱۸۱ طبع مصر) دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں:

''حافظ ذہبی اگرچہ شروع میں شافعی المسلک تھے مگر اعتقادا ''مجسم'' تھے اگر چہ وہ اس سے برات ظاہر کرتے تھے اور ان میں خارجیت کا غلبہ بھی تھا اگرچہ وہ حافظ ابن تیمیہ سے بہت کم تھا اور جو شخص اپنے دین کے بارے میں متساہل نہ ہوگا وہ واقف ہونے کے بعد ان کے کلام پر بھروسہ نہیں کرے گا۔ (السیف الصیقل ص ۱۷۶)

الحمد اللہ اب اس مضمون سے امام حاکم، آپ کی کتاب ''المستدرک'' اور آپ کے ناقدین تینوں کا مقام واضح ہوگیا۔ اللہ ہم سب کو حق کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

باب سوم

کتاب فضائل فاطمہ زہرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمد الله ابتدی و اياه استعدی وبتوفيقه اكتفى و اصل على محمد النبی صلی الله عليه وسلم و آله اجمعين.

امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ کہتے ہیں کہ ہمارے اس دور میں بعض لوگ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار بغض کرتے ہیں حالانکہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان پر درود وسلام بھیجتے رہا کریں۔ میں نے یہ رسالہ اس لئے تحریر کیا ہے کہ ایک بار امیر المومنین حضرت علیؓ کا تذکرہ چھڑ گیا تو بعض فقہاء نے کہا کہ حضرت علیؓ کو قرآن یاد نہیں تھا۔ حالانکہ متعدد تابعین نے ان ہی سے قرآن سیکھا ہے جیسے ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب السلمی نے حضرت علیؓ سے قرآن کو سیکھا ہے جو ان سے مستقل ایک قرأت منسوب ہے۔ عاصم بن بہدلہ سے روایت کرنے والوں میں سے وہ ایک ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کہا گیا کہ انہوں نے ان سے سنا نہیں بلکہ صرف دیکھا ہے ایسے ہی دوسرے بہت سے لوگوں نے دنیا طلبی کے لئے آل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار بغض ونفرت کو اپنا شیوہ بنالیا ہے۔ اسی طرح ایک روز ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ کی صاحبزادی کا تذکرہ چھڑ گیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ حضرت زینب، رقیہ اور ام کلثوم حضرت خدیجہ سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی بیٹیاں نہیں ہیں میں

نے عرض کیا کہ بے شک یہ سب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں ہیں لیکن روایات میں حضرت فاطمہ الزہرا کا تذکرہ اور مشہور ہے۔ اور ان کے فضائل کو بیان کرنے والی روایات کثیر ہیں۔ اس پر ایک شخص نے جو بہت پہلے سے اختلاف رائے رکھتا تھا اور ناصبیوں کی طرف رجحان رکھتا تھا کہا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں عروہ بن زبیر عن اسامہ بن زید کی سند سے روایت وارد کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیٹیوں میں بہتر زینب ہیں۔ میں نے اس سے اس کے بارے میں تفصیلی حوالہ دریافت کیا تو انہوں نے اس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا میں نے از خود اس روایت کی تلاش شروع کی الجامع الصحیح للبخاری کو بالاستعیاب پڑھا، امام زہری کی کتاب مزید مسند اسامہ بن زید دیکھا تو ان میں یہ روایت نہیں ملی۔ البتہ الاکلین میں ایک روایت ملی جس میں حضرت زینب کے فضائل بیان ہوئے ہیں تو اس میں ایک دوسری روایت ملی جس کی سند اس طرح ہے۔ مجھ سے حدیث بیان کیا ابوالحسین عبید اللہ بن محمد البلخی نے بغداد میں ان سے بیان کیا ابو اسمٰعیل بن محمد اسمٰعیل السلمی نے ان سے بیان کیا سعید بن ابی مریم نے ان سے بیان کیا یحییٰ بن ایوب نے ان سے بیان کیا ابن الھاد نے ان کو بیان کیا عمر بن عبداللہ بن عروہ بن الزبیر نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے انہوں نے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ تشریف لے آئے آپ کو ان کی بیٹی حضرت زینب مکہ سے کنانہ کے ساتھ نکلیں۔ اہل مکہ نے ان کا تعاقب کیا ان کو ھبار بن الاسود نے پکڑ لیا اور مسلسل ان کے اونٹنی کو نیزہ مارتے رہے یہاں تک کہ وہ زمین پر گر پڑی اس سے حضرت زینب کا حمل ساقط ہو گیا۔ پھر ان کو وہ لوگ پکڑ کر واپس لے گئے اور بنو ہاشم اور بنو امیہ میں جھگڑا ہوا کہ اس جنین کا خون بہا کا حق دار کون ہے؟ اس وقت وہ ابن العاص کے نکاح میں تھیں وہ ہند بنت ربیعہ کے پاس رہتی تھیں ان سے کہتی تھی کہ یہ تمہارے باپ کی وجہ سے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ سے کہا تم مکہ جا کر زینب کو لے آؤ اور یہ انگوٹھی ان کو دے دینا، وہ مکہ گئے وہ ہاں چھپ چھپا کر جا رہے تھے کہ ایک چرواہا

نظر آیا اس سے پوچھا کہ تم کس کے چرواہے ہو اس نے بتایا کہ ابن العاص کے (یعنی زینب کے شوہر کے) پھر انہوں نے بکریوں کے بارے میں دریافت کیا کہ کس کی ہیں اس نے بتایا کہ یہ زینب کی ہیں وہ اس کے ساتھ ہو لیے اس سے انہوں نے کہا کہ میں تمہیں ایک چیز دینا چاہتا ہوں تم کسی سے تذکرہ مت کرنا۔ انہوں نے اس کو انگوٹھی دی۔ اس نے وہ انگوٹھی حضرت زینب کو دے دی۔ انہوں نے اس کو پہچان لیا کہ یہ رسول اللہ کی انگوٹھی ہے انہوں نے تفصیل دریافت کی یہ تمہیں کہاں سے ملی تو اس نے سب کچھ بتادیا۔ پھر رات میں ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے ان کی سواری پر سوار کرایا۔ پھر ان کو لے کر مدینہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ارشاد فرمایا یہ میری سب سے اچھی بیٹی میری وجہ سے یہ آزمائش میں ڈالی گئی۔ لیکن یہ روایت صحیح بخاری کی شرط پر ہے نہ صحیح مسلم کی شرط پر ہے کیوں کہ یحیٰی بن ایوب جب کسی اور روایت کو تنہا بیان کریں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اس کے شواہد بھی نہیں ہیں۔ یزید بن عبداللہ بن الھاد کی سند شاذ میں شمار ہوتی ہے۔ عمر بن عبداللہ بن عروہ عن جدہ عروہ بن الزبیر کی سند سے بخاری میں صرف ایک روایت مروی ہے اور وہ بھی شواہد کے طور پر اگرچہ شیخین اس کی تخریج میں متفق ہیں دیکھئے حدیث نمبر بخاری ۵۴۷۵- اور مسلم ۲۰۴۴۔

جہاں تک روایت کے الفاظ ''افضل بناتی'' کی تشریح کا سوال ہے تو اس کے معنی ہیں میری افضل بیٹیوں میں سے زینب بھی ہیں، کیوں کہ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ الزہرا کو (سیدۃ نساء اھل الجنۃ) اہل جنت کی خواتین کی سردار قرار دیا بعض روایات میں ''امت محمدیہ کی خواتین کی سردار قرار دیا گیا ہے اسی طرح ایک دوسری روایت میں حضرت مریم بنت عمران کو چھوڑ کر تمام عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ زہرا کو قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہؓ جب بھی آتیں ان کا استقبال فرماتے ان کے لئے کھڑے ہوتے ان کے ہاتھوں کا بوسہ دیتے مزید یہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے میں سب سے

زیادہ مشابہ تھیں۔ اسی طرح جب آپؐ ان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپؐ کا استقبال کرتیں ہاتھوں کا بوسہ لیتیں ان کے لئے کھڑی ہوتیں وہ سب سے پہلے اہل بیت میں آنحضورؐ سے جا کر ملتیں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت عائشہ سے زیادہ فقیہ اور علم رکھنے والی تھیں کیوں کہ انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کیا جس کو آپؐ نے بتایا تھا۔

ابن خزیمہ نے اسی روایت کے ذیل میں صراحت کی ہے کہ حضرت فاطمہؓ جس طرح جنت والوں کی عورتوں کی سردار ہیں اسی طرح دنیا میں مومنوں کی عورتوں کی سردار ہیں اور یہ بات فضیلت کے ثابت ہونے کے لئے کافی ہے۔ آگے حضرت فاطمہ زہراؓ کی فضیلت کو ثابت کرنے والی کچھ روایات بیان کی جا رہی ہیں۔

ذکر الاخبار الدالة علیٰ ان فاطمة الزهراء کانت بضعة من رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم " یوذیه ما آذاها، وینصبه ماأنصبها.

ان روایات کے ذکر میں جو دلالت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نبی کریم ﷺ کی جگر گوشہ تھیں۔ لہٰذا جو چیز حضرت فاطمہؓ کی ایذا رسانی کا باعث ہوگی وہ نبی کریم ﷺ کی ایذا رسانی کا باعث ہوگی۔ اور جو چیز ان کو تکلیف دے گی وہ رسول ﷺ کو تکلیف دے گی۔

۱ — فی هذا الباب: أخبار کثیرة من حدیث الزهری، عن علی بن الحسین، عن المسورین بن مخرمة وغیره من الاخبارا لمأثورة خرجت طرقها فی الرسالة الذابة عن حریم رسول الله ﷺ

اس باب میں کثیر روایات میں جن کو امام زہری نے علی بن حسین بواسطہ مسور بن مخرمہ بیان کیا ہے میں نے ان تمام طرق کو ایک مستقل رسالہ "الرسالۃ الذابۃ عن حریم رسول ﷺ" میں بیان کر دیا ہے۔

ذکر فضیلة أخریٰ فاطمة بنت محمد، والبیان أن رسول صلى الله علیه وآله کان لا یسافر ولا یرجع من سفره الا ابتدأ بها

قبل كافة الناس:

٢- حدثناه أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا العباس بن محمد الدوری، حدثنا یحییٰ بن اسماعیل الواسطی، حدثنامحمد بن الفضل، عن العلاء بن المسيب، عن ابراهيم بن قعيس، عن نافع عن ابن عمرؓ أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان اذا سافر كان آخر الناس عهدابه فاطمه واذا قدم من سفر كان أول الناس عهدابه فاطمة، عليها السلام

حضرت فاطمہ زہرا کی ایک دوسری فضیلت۔ نبی کریم ﷺ جب کبھی سفر پر روانہ ہوتے یا سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ملاقات کرتے پھر دوسرے لوگوں سے ملاقات کرتے۔

ہم سے بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا العباس محمد الدوری نے، ان سے بیان کیا یحییٰ بن اسماعیل الواسطی نے ان سے بیان کیا محمد بن الفضل نے۔ ان سے بیان کیا العلاء بن المسیب نے ان سے بیان کیا ابراہیم بن قعیس نے انہوں نے نافع کے واسطے سے انہوں نے عبداللہ بن عمر کے واسطے سے کہ نبی کریم ﷺ جب کبھی سفر پر روانہ ہوتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ سے ملاقات فرماتے۔ اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ سے ملاقات کرتے۔

٣- أخبرنيه: الحسين بن محمد الدارمی حدثنا محمد بن اسحاق حدثنا أحمد بن محمد المعلى الأدمي ببصرى، حدثنا یحییٰ بن حمد، حدثنا أبو عوانة عن العلاء بن المسيب، عن ابراهيم بن قعيس، عن نافع ابن عمر، ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان اذا سافر...... الحديث .قال في آخره:ان رسول الله صلى عليه وآله وسلم دخل علىٰ فاطمة، فقال لها:(هكذا كوني، فداک وامی)

مجھ کو بتایا الحسین بن محمد الدارمی نے ان کو بتایا محمد بن اسحاق نے ان کو بتایا

احمد بن محمد بن معلیٰ الأدمی نے ان کو بتایا یحییٰ بن حماد نے ان کو بتایا علاء بن المسیب نے ابراہیم قعیس کے حوالے سے انہوں نے نافع کے حوالے سے انہوں نے ابن عمرؓ کے حوالے سے بتایا۔ فرمایا کہ رسول ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو آپ حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لاتے اور اور فرماتے "ایسے رہو تمہارے اوپر میرے ماں باپ فدا ہوں"۔

ذکر فضیلة أخری الفاطمة الزهراء، والبیان أن المنادی ینادی یوم القیامة: غضوا ابصارکم عن فاطمة بنت محمد صلی الله علیه وآله وسلم حتی تجوز علیٰ الصراط:

۴- حدثنا أبو الفضل الحسن بن یعقوب العدل بنیسابور، وأبو بکر محمد بن ابراهیم بن عبدالله العبدی ببغداذ، وابو بکر بن ابی دارم الحافظ بالکوفة قالوا حدثنا ابراهیم بن عبدالله العبسی حدثنا العباس بن الولید بن بکار الضبی عن خالد الواسطی عن الشعبی، عن ابی جحیفة عن علیؓ قال سمعت النبیؐ یقول عن بیان، اذا اکان یوم القیامة، نادیٰ منادمن وراء الحجب: (یاأهل الجمع غضوا أبصارکم عن فاطمة بنت محمد حتیٰ تمر) (۱)

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان قیامت کے دن آواز دینے والا آواز دے گا کہ لوگوں تم سب اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ پل صراط سے حضرت فاطمہؓ گذر جائیں۔

مجھ کو حدیث بیان کیا ابوالفضل الحسن بن یعقوب العدل نے (نیساپور میں) اور ابوبکر محمد بن عبداللہ عتاب العبدی نے بغداد میں اور ابوبکر بن ابودارم الحافظ نے کوفہ میں انہوں نے کہا ہمیں بیان کیا ابراہیم بن عبداللہ العبیسی نے ان کو بیان کیا عباس بن ولید بن بکار الضبی نے خالد واسطی کے حوالے سے انہوں نے بیان کے حوالے سے بیان کیا انہوں نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا انہوں نے ابو جحیفہ عن علیؓ کی سند سے بیان کیا، فرمایا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن

ایک آواز لگانے والا یہ آواز لگائے کہ اے لوگو اپنی نگاہیں نیچی کرلو تا کہ فاطمہؑ بنت محمدؐ پل صراط سے گزر جائیں۔

ذکر فضيلة اخرى لفاطمة الزهراءؑ وهى اكرام الله تعالىٰ اياها فى الحشر بمالم يذكر لاحد من جميع الخلائق:

٥- حدثني محمد بن أحمد بن الحسين بن مهدى الطوسى بخارىٰ، حدثنا على بن محمد بن مهروية، حدثنا داؤد بن سليمان الغازى، حدثنا على بن موسىٰ الرضا، عن أبيه، موسىٰ بن جعفر، عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن على، عن أبيه على بن الحسين عن أبيه الحسين بن على. عليهم السلام. قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: تحشر ابنتى فاطمة وعليها حلة الكرامة، قد عجن بماء الحيوان

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ان کا خصوصی اکرام کرے گا۔ ایسی تکریم کا تذکرہ کسی اور کیلئے روایتوں میں نہیں ملتا۔

مجھ سے حدیث بیان کیا محمد بن احمد حسین بن مہدی طوسی نے بخاری میں اور مجھ سے بیان کیا علی بن محمد بن مرویۃ، نے مجھ سے بیان کیا داؤد بن سلیمان الغازی نے، مجھ سے بیان کیا علی بن موسی الرضا نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی نے واسطے سے انہوں نے اپنے والد علی بن حسین کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی کے واسطے سے انہوں نے حضرت علیؑ کے واسطے سے فرمایا کہ رسول علیہ السلامؐ نے فرمایا قیامت کے دن حضرت فاطمہؑ اٹھائی جائیں گی اس حال میں کہ ان کے تن مبارک پر کرامت کی خلعت ہوگی جو آبِ حیات سے دھوئی گئی ہوگی۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة الزهراءؑ والبيان أن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم أسر اليها جميع الخلائق عند خروجه من الدنيا:

٦- أخبرنا أبو النصر محمد بن محمد بن يوسف الفقيه، حدثنا أبو علي صالح بن محمد بن حبيب البغداذي الحافظ، حدثنا سعيد بن سليمان الواسطي ،حدثنا عباد بن العوام، عن هلال بن خباب، عن عكرمة، عن ابی عباس قال: لما نزلت:(اذا جاء نصر الله و الفتح) دعا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فاطمة فقال:انی قد نعیت الیٰ نفسی فبکت فقال: لاتبکی، فانک أول أهلی لاحق بی فضحکت، فرآها بعض أزواج النبی.علیه السلام، فقلن لها:یافاطمة:رأیناک بکیت ثم ضحکت، فقالت: قال رسول الله–علیه السلام–:نعیت الی نفسی فبکیت، فقال: لاتبکی فضحکت.

حضرت فاطمہ زہرا کی ایک دوسری فضلیت نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے اپنے انتقال کے وقت راز داری کی باتیں کیں جبکہ دوسرے لوگوں سے ایسی باتیں نہیں کیں۔

مجھ کو خبر دی ابوالنصر محمد بن یوسف الفقیہ نے ان سے بیان کیا ابوعلی صالح بن محمد بن حبیب البغد ادی الحافظ نے، ان سے بیان کیا سعید بن سلیمان الواسطی نے ان سے بیان کیا عباد بن العوام نے ھلال بن جناب کے حوالے سے انہوں نے عکرمہ کے حوالے سے انہوں نے ابن عباس کے واسطے سے فرمایا جس وقت آیت اذاجاء نصر الله و الفتح" نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور کہا" مجھے میری موت کی خبر دے دی گئی ہے۔ اس بات پر حضرت فاطمہؓ رونے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا تم مت روؤ کیوں کہ میرے اہل خانہ میں تم سب سے پہلے مجھ سے آکر ملوگی۔ اس بات پر وہ ہنس پڑیں۔ یہ منظر بعض ازواج مطہرات نے دیکھ لیا۔ انہوں نے فاطمہ سے دریافت حال کیا تو انہوں نے پوری تفصیل بیان کر دی۔

ذکر فضیلة أخری للبتولؑ والبیان أن رسول الله صلی علیه و آله وسلم أسر الیها قبل خروجه من الدنیا:انبا أول أهل بیته لحوقابه:

٧- حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا الحسن بن على ابن عفان العامرى، حدثنا عبيد الله بن موسىٰ، حدثنا شيبان عن فراس، عن عامر، عن مسروق، عن عائشةؓ، قالت: كن أزواج النبى صلى الله عليه وآله وسلم عنده جمعاً، لم تغادر منهن امراةفأقبلت فاطمة تمشى لا والله الذى لااله الاهو -ماتخطئ مشيتها مشية رسول صلى الله عليه وآله وسلم -فلما رآها قال: مرحبا يابنتى، مرتين، فجلست عن يمينه أوعن يساره، فسارّها، فبكت بكاء شديدا، فقلت لها من بين نسائه: يافاطمة، أخصک رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بين نسائه بسر، ثم أنت تبكين كماأرىٰ؟ فلما رأىٰ جزعها سارّها الثانية، فاذا هى ضاحكة، فقلت: مارأيت بكاء أقرب من الضحک من اليوم قط! فلما قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقلت: حدثنى يافاطمةبماسارک النبى صلىٰ الله عليه وآله وسلم؟ قالت: لاوالله ماكنت لأفشى علىٰ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سره، فلما توفى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قلت: يافاطمة! عزمت عليک بمالى عليک من الحق الا حدثتنى بماسارک رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تعلمين؟ قالت: فأماالان فنعم، أماالمرة الأولىٰ فانه قال بى: ان جبرئيل كان يعارضنى القرآن فى كل سنة مرة، انه عارضنى هذا العام مرتين، وأنى لأرى الا أجلى قد اقترب، فاتقى الله واصبرى، فنعم السلف أنالک، فجزعت، فكان البكا لذلک، فسارنى الثانية، فقال: أماترضين أنک تأتين سيدةنساء المسلمين، أوسيدة نساء هده الأمة.

حضرت فاطمہؓ کی ایک دوسری فضیلت۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو بتایا کہ اہل خانہ میں سب سے پہلے ان سے وہ آ کر ملیں گی۔

ہم سے بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا حسن بن علی بن عفان العامری نے ان سے بیان کیا عبیداللہ بن موسیٰ نے ان سے بیان کیا شیبان نے فراس کے واسطے سے انہوں نے عامر کے واسطے سے انہوں نے مسروق کے وسطہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ کے واسطے سے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس تمام ازواج مطہرات موجود تھیں ان میں سے کوئی غائب نہ تھیں اسی دوران میں حضرت فاطمہؓ آئیں۔ قسم خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بالکل نبی کریم ﷺ کے مانند قدم اٹھا کر چل رہی تھیں۔ آپؐ نے جب دیکھا تو فرمایا ''خوش آمدید'' دوبار آپؐ نے یہی کیا وہ آپؐ کے دائیں یا بائیں پہلو بیٹھ گئیں آپؐ نے ان سے رازداری میں کوئی بات کہی جس سے وہ شدت کے ساتھ رو پڑیں۔ میں نے ان سے کہا اے فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے سامنے تم سے رازداری کی باتیں کی پھر آپ رونے لگیں پھر جب انہوں نے دیکھا کہ رو دھو چکیں تو آپؐ نے دوسری بات رازداری کی بات کی۔ اس بار وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا کہ میں نے ان سا روتا نہیں دیکھا ہے کہ جس کے فوراً بعد آدمی ہنسنے لگے سوائے اس واقعہ کے، جب نبی کریم ﷺ وہاں سے چلے گئے تو میں نے حضرت فاطمہ سے حقیقت حال دریافت کیا اور رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہ کروں گی۔ لیکن جب آپؐ کا انتقال ہو گیا تو میں نے کہا اے فاطمہ تم پر میرا جو حق ہے اسے ملحوظ رکھتے ہوئے میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ آپ وہ راز بتادیں جو آپ سے رسول نے رازدارانہ انداز میں آپ سے فرمایا تھا اگر آپ جانتی ہیں یعنی اگر آپ کو یاد ہے، یعنی ان سے ہنسنے اور رونے کا سبب معلوم کیا انہوں نے کہا کہ ہاں اب وہ بات میں بتا سکتی ہوں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ پہلی بار جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو آپؐ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں ایک بار قرآن کا معارضہ کرتے (یعنی پڑھ کر سناتے تھے) لیکن امسال دوبار معارضہ کیا ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت آن پہونچا ہے۔ تو تم اللہ سے ڈر

تی رہنا اور صبر کرنا۔ اسی بات پر میں رونے لگی۔ دوسری بار جب آپؐ نے سرگوشی کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آپؐ سے آکر ملوں گی اسی بات پر ہنسنے لگی پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم جنت میں مسلمانوں کی عورتوں کی سردار ہوگی، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔

٨- حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ، حدثنا محمد بن على الوراق، حدثنا موسىٰ بن داود، حدثنا عبدالله بن المؤمل، عن ابن أبى مليكة، عن عائشةؓ قالت: كان بين النبى صلى الله عليه و آله وسلم وبين فاطمة شهرين

وهكذا روى عن جابر بن عبدالله ، وأسماء بنت عميس.

ہم سے حدیث بیان کیا ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا محمد بن علی الوراق نے ان سے بیان کیا موسی بن داؤد نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن مومل ابن ابی ملیکہ کے واسطے سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات اور حضرت فاطمہ زہراؑ کی وفات کے درمیان محض دو ماہ کا وقفہ تھا اسی طرح جابر بن عبداللہ اور اسماء بنت عمیس سے بھی روایت وارد ہے (اس بارے میں صحیح قول وارد ہے کہ آپؐ دونوں کی وفات کے درمیان چھ ماہ کا وقفہ تھا)۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت النبى عليهما السلام والبيان انها سيدة نساء العالمين:

٩- أخبرنى اسحاق بن محمد بن على خالد الهاشمى بالكوفة، حدثنا الحسين بن الحكم الحيرى، حدثنا أبو نعيم، حدثنا زكريا بن أبى زائة، عن فراس، عن الشعبى، عن مسروق، عن عائشةؓ قالت: أقبلت فاطمة تمشى كأن مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فقال: مرحبا بابنتى فأجلسها عن يمينه فذكر الحديث

بطوله،وقال في آخره:ثم قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:يافاطمة!ألا ترضين أنک نساء العالمين،وسيدة نساء هذه الأمة،وسيدة نساء المومنين، فضحکت

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایک دوسری فضلیت کا بیان ۔آپ کو دنیا کی تمام عورتوں کا سردار قرار دیا گیا ہے۔

مجھ کو خبر دیا اسحاق بن محمد بن علی بن خالد ہاشمی نے کوفہ میں ان کو بتایا حسین بن الحکم الحیر ی نے ان کو بتایا ابونعیم نے ان کو بتایا زکریا بن ابی زائدۃ نے فراس کے واسطے سے انہوں نے شعبی کے حوالے سے بیان کیا انہوں نے مسروق کے واسطے سے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا حضرت فاطمہؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں وہ ایسی چال چل رہی تھیں جیسے نبی کریم ﷺ کی چال ہوتی تھی آپؐ نے ان کو مرحبا کہا اور اپنے دائیں پہلو میں بٹھایا۔......پوری روایت نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا ''اے فاطمہؓ کیا تو اس سے راضی نہیں ہے کہ تو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہو اور اس امت کی عورتوں کی سردار ہو اور مسلم عورتوں کی سردار ہو'' اس بات پر وہ ہنسنے لگیں۔

۱۰- حدثنا أبوبکر أبی زکریاالفقيه-بهمذان-حدثنا محمد بن عثمان العدل، حدثنا اسحاق بن سليمان الهاشمی، فقال:سمعت أبی يحدث عن أمير المؤمنين هارون الرشيد، قال: والله لقد حدثنی أمير المؤمنين المهدی، عن أمير المؤمنين المنصور، أنه حدثهم عن أبيه، عن جده، عن عبدالله بن عباسؓ أنه قال: کنا ذات يوم عندرسول الله صلى الله عليه و آله وسلم اذ قال:ألا اخبرکم بخير الناس أباوأما؟ قالوا:بلىٰ يا رسول الله! قال: الحسن والحيسن،أبوهما على بن أبی طالب، وأمهما فاطمة بنت رسول الله صلى عليه و آله وسلم سيدة نساء العالمين

مجھ سے بیان کیا ابوبکر بن ابی زکریا الفقیہ نے ہمدان میں ان سے بیان کیا محمد بن عثمان العدل نے ان بیان کیا اسحاق بن سلیمان ہاشمی نے انہوں نے کہا۔ میں نے سنا اپنے والد سے وہ بیان کررہے تھے امیر المومنین ہارون الرشید کے حوالے سے انہوں نے کہا قسم خدا کی مجھ سے بیان کیا امیر المومنین مہدی نے منصور کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ ہم لوگ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایسے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے ماں باپ لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا ضرور بتایئے آپؐ نے فرمایا حضرت حسنؓ اور حسینؓ ان کے باپ علی بن ابی طالب اور ان کی ماں فاطمہ بنتِ محمدؐ دنیا کی عورتوں کی سردار۔

١١ - أخبرني أبوبكر بن أبي دارم الحافظ بالكوفة، قال: أخبرنا المنذربن محمد بن المنذر القابوسي، قال: حدثني أبي قال حدثني عمي سعيد بن أبي الجهم، قال: حدثني أبي عن أبان بن تغلب، عن عامر بن واثلة قال: كنت على الباب يوم الشورىٰ، وعلي في البيت، فسمعته يقول: أنشدكم الله، أمنكم أحد له زوجة مثل زوجتي فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سيدة نساء هذاالأمة، غيري؟ قالو :لا.

مجھ کو خبر دیا ابو بکر بن ابی دارم حافظ نے کوفہ میں ان کو بتایا منذر بن محمد بن منذر قابوسی نے ان کو بتایا ان کے والد نے ان کو بتایا ان کے چچا سعید بن ابی الجہم نے ان کو بتایا ان کے والد نے ابان بن تغلب کے واسطے سے انہوں نے عامر بن واثلہ کے حوالے سے کہا میں شوریٰ کے روز دروازے پر کھڑا تھا اور حضرت علیؓ گھر میں موجود تھے میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے! تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کی بیوی میری بیوی فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی طرح ہو۔ وہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہیں لوگوں نے کہا نہیں (یعنی اور کسی کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہے)۔

١٢ - حدثنا أبوعمر بن عبد الواحد الزاهد اللغوي صاحب ثعلب،

حدثنا محمد بن عثمان العبسی، حدثنا عبادة بن زیاد الأسدی، حدثنا یحییٰ بن العلاء الرازی، عن جعفر بن محمد، عن أبیه، عن ابن عباسؓ قال: نظر علیؓ فی وجوه الناس، فقال: انی لأخو رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ووزیره، ولقد علمتم أنی أولکم ایمانا بالله وبرسوله، وأبوولدیه، وزوج ابنته سیدة ولده، وسیدة نساء العالمین، وسیدة نساء أهل الجنة.

مجھ سے بیان کیا ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد لغوی صاحب ثعلب نے ان سے بیان کیا محمد بن عثمان العبسی نے، ان سے بیان کیا عبادہ بن زیاد اسدی نے ان کو بیان کیا یحییٰ ابن العلاء الرازی نے جعفر بن محمد کے واسطے سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطے سے انہوں نے ابن عباس کے واسطے سے بیان کیا کہا حضرت علیؓ نے لوگوں کے چہروں پر نظر ڈالی اور فرمایا بے شک میں رسول اللہ ﷺ کا بھائی اوران کا وزیر ہوں۔ اورتم جانتے ہو کہ ایمان قبول کرنے میں تم سب سے مقدم ہوں، اس کے علاوہ رسول اللہ کے دونواسوں کا باپ ہوں اوران کی گوشہ جگر کا شوہر ہوں جو دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں اور جنت میں جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

ذکر فضیلة أخریٰ لفاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، والبیان أنها سیدة نساء أهل الجنة:

۱۳ - أخبرنا أبو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، حدثنا محمد بن الحسین الحنینی، حدثنا علی بن ثابت الدهان، حدثنا منصور بن أبی الأسود، عن یزید بن أبی زیاد، عن ابن نعم، عن أبی سعید الخدریؓ قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فاطمة سیدة نساء أهل الجنة الاماکان لمریم بنت عمران

حضرت فاطمہ زہراؓ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ آپ کو جنتی عورتوں کی سردار قرار دیا گیا۔

مجھ کو خبر دیا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی نے ان کو بتایا محمد بن حسین الحنینی نے ان کو بتایا علی بن ثابت الدھان نے ان کو بتایا منصور بن ابی الاسود نے یزید بن ابی زیاد کے حوالے سے انہوں نے ابن ابی نعم کے حوالے سے انہوں نے ابی سعید الخدری کے واسطے سے بیان کیا کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں سوائے مریم بنت عمران کے (یعنی دونوں ہم رتبہ ہیں)

۱۴ - أخبرنا ابو الحسين علی بن عيسىٰ السبيعی، حدثنا الحسين بن الحكم الحيری، حدثنا الحسن بن الحيسن العربی، حدثنا أبو مريم الانصاری، عن المنهال بن عمرو، عن زربن حبيش، عن حذيفة بن اليمانی قال: دخلت على أمی، فقالت: أيتت رسول الله...... الحديث

مجھ کو خبر دیا ابو الحسین علی بن عیسی السبیعی نے، ان کو بتایا حسین بن حکم الحیر ی نے ان کو بتایا حسن بن حسین العربی نے ان کو بتایا ابو مریم الانصاری نے ان کو بتایا منہال بن عمرو نے زر بن جیش کے حوالے سے انہوں نے خدیجہ بن یمان کے حوالے سے کہا میں اپنی ماں کے پاس آیا انہوں نے مجھے نبی کریم ﷺ کو بلا کر لانے کی بات کہی میں نے آپ کو بلا کر لایا۔ آپؐ نے ہمارے یہاں مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی پھر تشریف لے گئے۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا۔ کہ حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور حضرت فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ (مصنف نے اس روایت کو انتہائی مختصر کر کے بیان کیا ہے۔ حاشیہ میں اس کی تفصیل منقول ہے جس کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہے)

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت النبی عليها السلام، والبيان أن رب العزة يغضب لغضبها ويرضىٰ لرضاها:

۱۵ - أخرنا ابو جعفر محمد بن علی بن دحيم الشيبانی بالكوفة، حدثنا أحمد بن حازم بن أبی غرزة الغفاری، حدثنا عبدالله بن محمد

بن سالم، حدثنا حسین بن زید، عن عمر بن علی ، عن جعفر بن محمد، عن أبیه، عن علی بن الحسین، عن الحسن بن علی عن علی -علیهم السلام- عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم انه قال: یافاطمة، ا ن الله تعالیٰ یغضب لغضبک، ویرضیٰ لرضاک

حضرت فاطمہؑ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ اللہ رب العزت اس بات سے غضب ناک ہوتا ہے جس سے حضرت فاطمہؑ غضب ناک ہوں اور اس سے راضی ہوتا ہے جس سے وہ راضی ہوں۔

مجھ کو خبر دیا ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی نے کوفہ میں مجھ کو بتایا احمد بن حازم بن ابی غرزہ الغفاری نے مجھ کو بتایا عبداللہ بن محمد بن سالم نے مجھ کو بتایا حسین بن زید نے عمر بن علی کے واسطے سے انہوں نے جعفر بن محمد کے حوالے سے انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے علی بن حسین کی سند سے انہوں نے حسن بن علی کی سند سے انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے واسطے سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے فاطمہؑ بے شک اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے جس سے تو ناراض ہوتی ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے جس سے تو راضی ہوتی ہے۔

۱۶- وحدثنی عبدالعزیز بن عبدالملک الأموی، حدثنا سلیمان بن أحمد بن یحییٰ، حدثنا محمود بن الربیع العامری، حدثنا حماد بن، عیسیٰ غریق الجحفة قال: حدثتنا طاهرة بنت عمرو بن دینار قالت: حدثتنی أبی، عن عطاء ، عن جابرؓ قال: قال رسول الله ﷺ و آله وسلم لفاطمة: ان الله تعالیٰ یغضب لغضبک، ویرضی لرضاک

مجھ کو بتایا عبدالعزیز بن عبدالملک الاموی نے ان کو بتایا سلیمان بن احمد بن عیسیٰ نے ان کو بتایا محمود بن الربیع العامری نے، ان کو بتایا حماد بن عیسی غریق الجحفۃ نے ان کو بتایا طاہرہ بنت عمرو بن دینار نے ان کو بتایا ان کے باپ نے عطار کے حوالے سے انہوں نے جابر کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؑ سے

کہا اے فاطمہ اللہ اس سے غضبناک ہوتا ہے جس سے تو غضب ناک ہو اور وہ راضی ہوتا ہے جس سے تو راضی ہو۔

ذكر فضلية أخرىٰ لفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم والبيان انها كانت اشبه الناس حديثا به، و كان لايراها الا قبلها:

١٧ – حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق الصنعاني، حدثنا عثمان بن عمر، حدثنا اسرائيل، عن ميسرة بن حبيب، عن المنهال بن عمرو، عن عائشة أم المؤمنين أنها قالت: مارأيت أحداأشبه كلاما وحديثا برسول الله صلى الله عليه و آله وسلم من فاطمة و كانت اذا دخلت عليه رحب بها، وقام اليها فأخذ بيدها فقبلها، و اجلسهافى مجلسه.

حضرت فاطمہ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ حضرت فاطمہؓ زہرا گفتگو کرنے میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہ تھیں۔ اور جب بھی آپؐ ان کو دیکھتے ان کو بوسہ لیتے تھے۔

مجھ سے بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا محمد بن اسحاق الصنعانی نے ان سے بیان کیا عثمان بن عمر نے ان سے بیان کیا اسرائیل نے میسرہ بن حبیب کے واسطے سے انہوں نے منہال بن عمر کے واسطے سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کے واسطے سے انہوں نے کہا کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ سے بات چیت میں حضرت فاطمہؓ سے زیادہ کسی کو مشابہ نہیں دیکھا۔ جب وہ آپؐ کے پاس آتیں تو ان کو مرحبا کہتے ان کے لئے کھڑے ہوتے ان کا ہاتھ پکڑتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی نشست پر ان کو بٹھاتے تھے۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم والبيان انهم كانت أحب الناس الىٰ رسول الله صلى عليه و آله وسلم:

١٨ – حدثنا أبوبكر بن دارم الحافظ بالكوفة، حدثنا المندربن محمد

بن المنذر، قال حدثنا أبی، قال حدثنی عمی الحسین بن سعید بن أبی الجهم، عن أبیه، عن أبان بن تغلب، عن، جمیع بن عمیر، قال، دخلت مع عمتی علیٰ عائشة، فسألتها: من کان أحب الناس الیٰ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فقالت: فمن الرجال؟ قالت: زوجها.

حضرت فاطمہؑ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ حضرت فاطمہؑ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھیں۔

مجھ سے حدیث بیان کیا ابو بکر بن دارم حافظ نے کوفہ میں ان سے بیان کیا منذر بن محمد بن منذر نے ان سے بیان کیا ان کے والد نے ان سے بیان کیا ان کے چچا حسین بن سعید ابو جہم نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے ابان بن تغلب کے واسطے سے انہوں نے جمیع بن عمیر کے واسطے سے کہا کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت فاطمہؑ سب سے زیادہ محبوب تھیں میں نے مزید دریافت کیا کہ مردوں میں سے سب سے محبوب کون تھا انہوں نے کہا کہ ان کے شوہر ہیں حضرت علیؑ۔

١٩ـ حدثنا علی بن عبد الرحمن السبیعی بالکوفة، حدثنا أحمد بن حازم أبی غزرة، حدثنا أبو غسان مالک بن اسماعیل النهدی، حدثنا عبدالسلام بن حرب، وأخبرنا أبو اسحاق المزکی، وأبو الحسین الحافظ قالا: حدثنا أبو العباس الثقفی، حدثنا الحسین بن زید الطحان، حدثنا عبدالسلام بن حرب، عن أبی الجحاف، عن جمیع بن عمیر، قال: دخلت مع عمتی علیٰ عائشة فسئلت: أی الناس کان أحب الیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قالت: فاطمة قیل: فمن الرجال؟ قالت: زوجها.

مجھ سے حدیث بیان کیا علی بن عبد الرحمان السبیعی نے کوفہ میں ان سے

بیان کیا احمد بن حازم بن ابی غزرہ نے ان سے بیان کیا ابوغسان مالک بن اسماعیل النھدی نے ان سے بیان کیا عبدالسلام بن حرب نے ان سے بتایا ابواسحاق المزکی نے اور ابوحسین حافظ نے یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے سے بیان کیا ابوالعباس الثقفی نے ان کو بتایا حسن بن زید الطمان نے ان کو بتایا عبدالسلام بن حرب نے ابوجحاف کے واسطے سے انہوں جمیع بن عمیر کے واسطے سے بتایا میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس آیا۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون تھا۔ کہا فاطمہؓ، دریافت کیا گیا مردوں میں؟ کہا ان کے شوہر حضرت علیؓ۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت رسول الله صلىٰ الله عليه وآله وسلم والبيان أن النبى صلى الله عليه آله وسلم أمر أن لايفضل عليها، وعلىٰ مريم، وخديجة، وآسية: امرأة غيرهن:

٢٠ـ أخبرنا أبوعبدالله محمد على الصنعانى بمكة، حدثنا اسحاق بن ابراهيم بن عباد، حدثنا عبدالرزاق، حدثنا معمر، عن قتادة، عن أنسؓ أن النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال: حسبک من نساء العالمين: مريم بنت عمران، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون

حضرت فاطمہؓ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت فاطمہ زہراؓ پر کسی کو نہ فضیلت دی جائے۔ اور نہ حضرت مریم، خدیجہ اور آسیہ پر کسی کو فضیلت دی جائے۔

مجھ سے حدیث بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن علی الصنعانی نے مکہ میں ان سے بیان کیا اسحاق ابراہیم بن عباد نے ان سے بیان کیا عبدالرزاق نے ان سے بیان کیا معمر نے قتادہ سے انہوں نے ان سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا کی یہ عورتیں فضیلت کے بیان کے لئے کافی ہیں۔ مریم بن عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، اور آسیہ فرعون کی بیوی''۔

٢١- أخبرني مخلد بن جعفر الباقر حي، وعبدالغني بن أحمد القاضي قالا: حدثنا عبدالله بن سليمان الفقيه، حدثنا يحيىٰ بن حاتم العسكري، حدثنا بشر بن مهران بن حمران، حدثنا محمد دينار، عن داؤد بن أبي هند، عن الشعبي، عن جابر بن عبداللهؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله سلم: حسبک منهن أربع سيدات نساء العالمين فاطمة بنت محمد وخديجة بنت خويلد، وآسية بنت مزاحم ومريم بنت عمران

مجھ کوخبر دیا مخلد بن جعفر الباقرحی نے اور عبدالغنی بن احمد القاضی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن سلیمان الفقیہ نے ان سے بیان کیا یحییٰ بن حاتم العسکر ی نے ان سے بیان کیا بشر بن مھران نے ان سے بیان کیا محمد دینار نے داؤد بن ابی ھند کے واسطے سے انہوں نے شعبی کے حوالے سے انہوں نے جابر بن عبداللہ کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار عورتیں دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔فاطمہ بنت محمد، خدیجہ بنت خویلد، آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت النبي صلى الله عليه آله وسلم وهي أنه كان يجد منها رائحة الجنة اذا شمها:

٢٢- حدثيتني علي بن الحسين بن مطرف القاضي، قال: حدثني عمر بن الحسن بن مالک القاضي، حدثنا عبيد العجلي الحافظ، قال: كنت في مجلس عبدالعزيز بن عبدالله بن عبيد الله بن العباس بن محمد بن علي بن عبدالله بن عباس الهاشمي، فحضر غلام الخليل، فذكروا فاطمة -عليها السلام- وفضلها، فقال غلام الخليل: حدثنا حيي الجرجاني، حدثنا سفيان بن عيينة، عن هشام بن عروة بن أبيه، عن عائشةؓ قالت: قال رسول الله صلى عليه وآله وسلم: أطعمني جبرئيل صلوات الله عليه عنقود عنب وقال: هذا من ثمر الجنة

فأكلته ووقعت علىٰ خديجة، فأتت بفاطمة، فمالثمت فاطمة قط الا ذقت طعم ذلک العنب من فيها.

قال عبدالعزيز: أشهد لاأكتب هذالحديث الا أنا قائم فی ورق بيضاوی، بيماء الذهب، فقام، وكتب الحديث بماء لذهب، ثم قعد.

حضرت فاطمہؓ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ رسول اکرم ﷺ جب ان کو سونگھتے تھے تو ان سے جنت کی خوشبو آتی تھی۔

مجھ سے حدیث بیان کیا علی بن حسین بن مطرب القاضی نے۔ ان سے بیان کیا عمر بن الحسن بن مالک القاضی نے ان سے بیان کیا عبید العجلی الحافظ نے انہوں نے کہا کہ میں عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبداللہ بن العباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہاشمی کی مجلس میں حاضر تھا۔ غلام الخلیل آیا۔ لوگوں نے حضرت فاطمہؓ اور ان کی فضیلت کا تذکرہ کیا غلام الخلیل نے کہا مجھ سے حبیبی جرجان نے بیان کیا ہے۔ ان سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا اپنے والد کے حوالے سے انہوں نے حضرت عائشہ کے حوالے سے بیان کیا کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو انگور کا گچھا دیا اور کہا کہ یہ جنت کا پھل ہے۔ میں نے کھایا اور حضرت خدیجہ سے مباشرت کیا جس سے حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔ اس کے بعد جب بھی میں نے فاطمہؓ کو سونگھا تو اس کے منہ سے اس کو انگور کی خوشبو آئی تھی۔

عبدالعزیز نے کہا کہ "میں اس حدیث کو نہیں لکھوں گا مگر کھڑے ہو کر سفید کا کاغذ پر آب زر سے لکھوں گا پھر انہوں نے کھڑے ہو کر آب زر سے لکھا پھر وہ بیٹھ گئے۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والبيان انها تخص من بين نساء الامة يوم القيامة بناقة، والناس فی المحشر:

۲۳- أخبرنا عبدان بن يزيد بن يعقوب الدقاق بهمذان، حدثنا ابراهيم بن الحسين، حدثنا اسحاق بن محمد الفروی، حدثنا عيسىٰ

بن عبدالله بن محمد بن عمر بن علي بن أبي طالب، عن أبيه جده محمد بن عمر، عن ابيه محمد بن علي، عن علي بن ابى طالب عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى عليه وآله وسلم: اذا كان يو م القيامة حملت على البراق، وحملت فاطمة على ناقتي القصواء وحمل بلال على ناقة من نوق الجنة وهو يقول: الله اكبر الله اكبر الىٰ آخر الأذان :يسمع الخلائق

حضرت فاطمہ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔حضرت فاطمہ کو قیامت کے دن حشر میں ایک اونٹ پر سوار کرایا جائے گا۔اورلوگ میدان حشر میں ہوں گے۔

مجھ کو خبر دیا عبداللہ بن یزید بن یعقوب لدقاق نے ہمدان میں۔ان سے بیان کیا ابراہیم بن حسین نے ان سے بیان کیا اسحاق بن محمد الغروی نے ان سے بیان کیا عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے اپنے دادا محمد بن عمر کے حوالے سے بیان کیا ہے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی کے واسطے سے انہوں نے علی بن ابی طالب کے حوالے سے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب قیامت واقع ہوگی تو میں براق پر سوار کرایا جاؤں گا اور حضرت فاطمہ قصواء اونٹنی پر سوار کرائی جائیں گی اور بلال جنت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سوار کرائے جائیں گے اور وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا لگا رہے ہوں گے اور پوری اذان کے کلمات دہرا رہے ہوں گے) جس کی آواز پوری خلقت سنے گی۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم وهى انها كانت احب حاضر وباد الىٰ رسول الله صلى ا لله عليه وآله وسلم:

۲۴- أخبرنا أبوجعفر محمد بن علي بن دحيم الشيباني، حدثنا أحمد بن حازم بن أبي غرزة، حدثنا عبيدالله بن موسىٰ، عن حلو الأودي، عن أبي هاشم، عن أمه–وكانت خادمة رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم-قالت: جاء رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم وعلى وفاطمة قائما قد أضحت عليهم الشمس، وعليه كساء خيبرى.

حضرت فاطمہؓ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان رسول اللہ ﷺ کے نزدیک شہراور گاؤں کے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہؓ تھیں۔

مجھ کو خبر دیا ابوجعفر محمد بن علی دحیم الشیبانی نے ان سے بیان کیا احمد بن حازم بن ابی غرزۃ نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن موسیٰ نے حلوالاودی کے واسطے سے انہوں نے ابو ہاشم کے حوالے سے بیان کیا انہوں نے اپنی والدہ کے واسطے سے بیان کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں کہا رسول اللہ ﷺ ایک بار تشریف لائے اس حال میں کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ دھوپ میں کھڑے تھے ان پر خیبری چادر تھی۔

ذكر فضيلة لفاطمة بنت رسول الله صلى الله و آله وسلم والبيان انها كانت أعلم النساء فى حياة رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:

٢٥- أخبرنا أبوالحسن على بن محمد بن عقبة الشيبانى بالكوفة، حدثنا أحمد بن موسىٰ بن اسحاق، حدثنا مخول بن ابراهيم النهدى، حدثنا عبدالرحمن بن الأسود، عن محمدبن عبيد الله بن أبى رافع، عن عون بن عبدالله، عن أبيه قال: قال على ابن أبى طالبؓ كنا عند رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فقال: أخبرونى أى شئى خير للنساء فقال: فعيينا عن ذلک كلنا حتىٰ تفرقنا، فرجعت الىٰ فاطمة فأخبرتها بالذى قال لنا رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم وذكر الحديث.

حضرت فاطمہؓ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ عہد نبویؐ میں حضرت فاطمہ عورتوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والی تھیں۔

مجھ سے بیان کیا ابوالحسن علی بن محمد بن عتبہ الشیبانی نے کوفہ میں ان سے بیان کیا احمد بن موسیٰ ابن اسحاق نے ان سے بیان کیا مخول بن ابراہیم نے ان سے بیان

کیا عبدالرحمان بن الاسود نے محمد بن عبداللہ بن ابی رافع کے واسطے سے انہوں نے عون بن عبداللہ کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے کہا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے بتاؤ کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے بتایا کہ ہم اس کے جواب سے عاجز رہے۔ یہاں تک کہ مجلس سے ہٹ گئے۔ میں نے حضرت فاطمہؓ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کا جواب دیا (اس روایت میں جواب منقول نہیں ہے آگے کی روایت میں اس کا جواب آرہا ہے۔)

۲۶- أخبرني أبوعبدالله محمد بن عبدالله المزني، حدثنا أحد بن نجدة القرشي، حدثنا يحيىٰ بن عبد الحيمد، حدثنا عبدالله بن عمران، عن علي بن زيد بن جد عان، عن سعيد بن المسيب، عن عليؓ أنه قال لفاطمة: ماخبر للنساء قالت: مالهن خير من أن لايرين الرجال، ولايرونهن، قال: فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وآله وسلم وأخبرته بقول فاطمة فقال: ان فاطمة بضعة مني.

مجھ کو خبر دیا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ المزنی نے ان کو بتایا احمد بن نجدہ القرشی نے ان کو بتایا یحیٰی بن عبدالحمید نے ان کو بتایا عبداللہ بن عمران نے علی بن زید بن جدعان کے واسطے سے انہوں نے سعید بن المسیب کے واسطے سے انہوں نے علی بن ابی طالب کے واسطے سے بتایا انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا گیا عورتوں کے لئے کیا بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور مردان کو نہ دیکھیں۔ حضرت علی نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا اور فاطمہؓ کا قول آپ کو سنایا تو آپؐ نے فرمایا ''فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے''۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والبيان انها شجنة منه:

٢٧- أخبرنا أبو سهل أحمد بن محمد القطان ببغداذ، حدثنا اسماعيل بن اسحاق القاضی، حدثنا عبدالله بن جعفر الزهری، عن جعفر بن محمد، عن عبيد الله بن أبی رافع، عن المسور بن مخرمة، قال: رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم: انما فاطمة شجنة منی يبسطنی مابسطها، ويقضنی ماقبضها.

حضرت فاطمہؓ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی ایک شاخ ہیں۔

مجھ کو خبر دیا ابوسھل احمد بن محمد القطان نے بغداد میں۔ ان سے بیان کیا اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر زہری نے جعفر بن محمد کے حوالے سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع کے حوالے سے انہوں نے مسور بن مخرمہ کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہؓ میری شاخ ہیں۔ مجھ کو وہ چیز انبساط دیتی ہے کہ جو ان کو انبساط دے اور مجھ کو وہ چیز منقبض کرتی ہے جو ان کو منقبض کرے (یعنی ان کی خوشی میری خوشی ہے اور ان کی ناراضگی میری ناراضگی ہے)۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة الزهراءؑ وهی انها كانت تسمیٰ الصديقة:

٢٨- أخبرنا أبو محمد الحسن بن محمد بن يحییٰ ان أخی طاهر العلوی العقيقی، حدثنا جدی محمد بن يحییٰ بن الحسين، حدثنا علی ابن أحمد العلوی قال: حدثنی أبی، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن بكير بن صالح، عن عبد الله بن سنان، عن أبی عبدالله جعفر بن محمد قال: كانت فاطمة تسمیٰ الصديقة.

حضرت فاطمہؓ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ ان کو صدیقہ بھی کہا جاتا ہے۔

مجھ سے بیان کیا ابوالحسن بن محمد بن یحییٰ ابن اخی طاہر العلوی العقیقی نے ان سے بیان کیا ان کے دادا محمد بن یحییٰ بن حسن نے ان سے بیان کیا علی بن احمد علوی نے ان کو بیان کیا ان کے والد نے ان کو بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے ان کو بیان کیا بکیر

بن صالح نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن سنان نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد کے واسطے سے کہ رسولؐ نے فرمایا ''حضرت فاطمہؑ کو صدیقہ بھی کہا جاتا تھا''۔

۲۹- أخبرنا الحاكم الجليل أبو الفضل محمد بن أحمد الحنيفى الوزير، حدثنا أبو القاسم حماد بن أحمد بن حماد السلمى، حدثنا ابن أبى ثميلة يعنى محمداً—حدثنا أصرم بن حوشب، حدثنا أبو سلمة معاوية بن سلمة، عن ابن أبى مليكة، قال: قالت عائشةؓ، رحم الله فاطمة ما كان احد بعد النبى صلى الله عليه وسلم أصدق لهجة منها.

مجھ کو بتایا الحاکم الجلیل ابوالفضل محمد بن احمد حنفی الوزیر نے ان کو بتایا ابوالقاسم حماد بن احمد بن حماد السلمی نے ان کو بتایا ابن ابی میلۃ یعنی محمد نے ان کو بتایا اصرم بن ثمیلۃ نے ان کو بتایا ابوسلمہ معاویہ بن سلمہ نے ان کو بتایا کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عائشہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت فاطمہؓ پر رحم کرے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد اس قدر سچے لہجہ میں بات کرنے والا حضرت فاطمہ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔

۳۰- أخبرنا أبوبكر بن اسحاق الفقيه، حدثنا محمد بن غالب، حدثنا سعيد بن سليمان، حدثنا عباد بن عباد المهلبى، حدثنا محمد بن اسحاق، عن محمد بن جعفر بن الزبير، ويحيىٰ بن عباد بن عبدالله بن الزبير، كلاهما عن أبيها عبدالله بن الزبير قال: كانت عائشةؓ تقل: والذى ذهب بنفسه، ما رأيت آدميا قط أصدق لهجة من فاطمة الزهراء غير الذى ولدها

مجھے خبر دیا ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو بتایا محمد بن غالب نے ان کو بتایا سعید بن سلیمان نے ان سے بیان کیا عباد بن عباد المھلبی نے ان سے بیان کیا محمد بن اسحاق نے ان سے بیان کیا محمد بن جعفر الزبیر نے اور یحییٰ بن عباد عبداللہ بن زبیر نے ان دونوں نے اپنے والد عبداللہ بن زبیر کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا قسم اللہ کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو وفات دی۔ میں نے کسی شخص کو لب ولہجہ میں اس قدر سچا

کسی اور کو نہیں دیکھا جتنا حضرت فاطمہؑ کو حضرت فاطمہؑ سوائے ان کے والد رسولؐ کے۔

ذكر فضيلة أخرىٰ الفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والبيان انها سميت بهذا الاسم، الأن الله فطمها، وذريتها من النار:

۱۳- حدثني أحمد بن الحسين الوراق بالرّى، حدثنا أبوبكر محمد بن أحمد العامرى، حدثنا هارون بن عيسىٰ المصرى، حدثنا بكار بن محمد بن شعبة، قال: حدثني أبى عن بكر بن محمد الاعتق، عن على بن الحسين ، عن أبيه، عليؑ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لفاطة: يافاطمة! سميت فاطمة قال على: يا رسول الله! لم سميت فاطمة قال: ان الله عزوجل قدفطمها، وذريتها عن النار يوم القيامة

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان۔ انہیں یہ نام اس لئے دیا کیوں کہ ان کو اور ان کی ذریت کو جہنم کی آگ سے دور رکھا جائے گا۔

مجھ سے حدیث بیان کیا احمد بن حسین وراق نے رے میں ان سے بیان کیا ابوبکر محمد بن احمد العامری نے ان سے بیان کیا۔ ہارون بن عیسی مصری نے ان سے بیان کیا بکار بن محمد بن شعبہ نے ان سے بیان کیا بکر بن محمد اعتیق نے علی بن حسین کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے حضرت علی کے واسطے سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؑ سے جانتی ہو کہ تمہارا نام فاطمہ کیوں رکھا گیا؟ حضرت علیؑ نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ فاطمہ کیوں نام پڑا، آپؐ نے فرمایا کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کی ذریت کو جہنم کی آگ سے دور رکھے گا۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت رسول صلى الله عليه وآله وسلم ، والبيان ان الله تعالىٰ حرم ذريتها على النار

۳۲- أخبرنا أبوالحسين أحمد بن عثمان بن يحيىٰ البزار ببغداذ، قال: حدثنا سعيد بن عثمان الأهوازى، حدثنا بن عقبة السدوسى،

حـدثنا معاوية بن هشام الأسدى، عن عمرو بن غياث، عن عاصم، عن زرّ،عـن عبدالـلـه قـال: قـال رسـول الله صلى الله عليه و آله وسلم ان فاطمة حصّنت فرجها، فحرم الله ذريتها على النار.

حضرت فاطمہ کی ایک دوسری فضلیت کا بیان۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت پر جہنم کو حرام قرار دیا ہے۔

مجھ کو خبر دیا ابو حسین احمد بن عثمان بن یحییٰ البزار نے بغداد میں ان کو بتایا سعید بن عثمان اہوازی نے ان سے بیان کیا محمد بن عقبہ سدوسی نے ان سے بیان کیا معاویہ بن ہشام اسدی نے عمرو بن غیاث کے واسطے سے انہوں نے عاصم کے واسطے سے انہوں نے زِر کے حوالے سے انہوں نے عبداللہ کے حوالے سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت فاطمہ نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت کو جہنم کی آگ پر حرام ٹھہرایا ہے۔

ذكـر فـضـيـلة أخـرىٰ لفاطمة بنت رسـول الله صلى الله عليه و آلـه وسـلـم والبيـان انها كانت لمحبتها إعجاز رسول الله صلى الله عليه و آله سلم والبيان انها كانت لهادون غيرها:

٣٣- حـدثـنـا أبـو جـعـفـر أحمد بن عبيد ابراهيم الأسدى الحافظ بهـمـذان، حدثنا ابراهيم بن الحسين،حدثنا عمرو بن حماد بن طلحة الـقـنـاد، حدثنا مسهر بن عبدالملك بن سلع الهمذانى عن عتبة بن مـعـاذ البـصـرى، عـن عـكـرمة، عن عمران بن حصين قال: كنت مع رسـول الـلـه صـلـى الـلـه عـلـيـه و آلـه وسـلـم اذ أقبلت فاطمة-عليها السـلام-فـوقـفت بين يديه، فنظر اليها رسول الله صلى الله عليه و آله وسـلـم وقـد ذهـب الـدم مـن وجـهـهـا، وعلت الصفرة علىٰ وجهها من شـدة الـجـوع،فـنـظـر اليـهـا رسـول الـلـه صلى الله عليه و آله وسلم فقال: أدنى يافطمة،فدنت حتىٰ قامت بين يديه،فرفع يده، فوضعه علىٰ

صدرها فی موضع القلادة وفرج بين أصابعه، ثم قال: اللهم مشبع الجاعة، ورافع الوضعة، ارفع فاطمة بنت محمد.

قال عمران: فنظرت اليها وقد ذهبت الصفرة من وجهها، وغلب الدم كما كانت الصفرة غلبت على الدم قال عمران: فلقيتها بعد فسألتها فقالت: ماجعت بعد ياعمران.

حضرت فاطمہ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: رسول اللہ ﷺ کی ان سے محبت کا معجزانہ اظہار ہوا جو اور کسی کے لئے نہیں ہوا۔

مجھ سے حدیث بیان کیا ابو جعفر احمد بن عبید بن ابراہیم اسدی حافظ نے ہمدان میں ان سے بیان کیا ابراہیم بن حسین نے ان سے بیان کیا عمرو بن حماد بن طلحہ القناد نے ان سے بیان کیا مسہر بن عبد الملک بن سلع الہمدانی نے ان سے بیان کیا عتبہ بن معاذ بصری نے ان سے بیان کیا عکرمہ نے عمران بن حصین کے واسطے سے کہا میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اسی دوران حضرت فاطمہؓ آ گئیں آپؑ کے سامنے کھڑے ہو گئیں ان کا چہرۂ مبارک بھوک کی شدت کی وجہ سے پیلا نظر آ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے فاطمہؓ قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوئیں یہاں تک آپ کے بالکل سامنے آ گئیں آپؐ نے اپنا دست مبارک ان کی گردن کے پاس رکھا اور اپنی انگلیوں کو پھیلایا اور فرمایا: اے اللہ بھوک سے آسودگی دے اور نقاہت دور کر دے اور فاطمہ بنت محمدؐ کا درجہ بلند فرما۔

عمران نے کہا میں نے اس وقت حضرت فاطمہؓ کو دیکھا ان کے چہرہ سے زردگی غائب تھی اور رخ مبارک بارونق نظر آتا تھا۔ میں نے بعد میں حضرت فاطمہؑ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس دن کے بعد پھر کبھی وہ بھوکی نہیں ہوئیں۔

۳۴- حدثنا جعفر بن محمد بن نصر الخواص، حدثنا موسیٰ بن هارون، حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حاتم بن اسماعيل، عن بكير بن مسمار، عن عامر بن سعد، عن أبيه، قال: لمانزلت هذه الآية: (ندع ابنا ئن او ابناء كم ونساء ناونساء كم وانفسنا وانفسكم) دعا رسو ل

الله صلى الله عليه وآله وسلم عليا، وفاطمة وحسنا، وحسينا وقال: اللهم هؤلاء أهلي.

مجھ سے حدیث بیان کیا جعفر بن محمد بن نصر خواص نے ان کو بیان کیا موسی بن ہارون نے ان کو بیان کیا قتیبہ بن سعید نے ان بیان کیا حاتم بن اسماعیل نے بکیر بن مسمار کے حوالے سے انہوں نے عامر بن سعد کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے کہا کہ جب یہ آیت "ندع ابناء ناوابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم" اتری تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا "اے اللہ یہ لوگ میرے اھل ہیں۔

ذكر فضيلة أخرىٰ للبتول الزهراء فاطمة، والبيان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولى ولديه وعصبتهما:

۳۵- وحدثني عبدالعزيز بن عبدالملك الأموي، قال: حدثني سليمان بن أحمد بن طاهرة بنت عمرو بن دينار، قالت: حدثني أبي عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ان لل بني أم عصبة ينتمون اليها الا ولد فاطمة، فأنا وليهم وأنا عصبتهم، وهم عترتي، خلقوا من طينتي، ويل للمكذبين بفضلهم، من أحبهم أحبه الله، ومن أبغضهم أبغضة الله.

حضرت فاطمہ بتولؓ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: رسول اللہ ﷺ ان کے دونوں بیٹوں کے ولی اور عصبہ ہیں۔

مجھ سے حدیث بیان کیا عبدالعزیز بن عبدالملک اموی نے ان سے بیان کیا سلیمان بن محمد بن یحییٰ نے ان سے بیان کیا محمود بن الربیع العامری نے ان سے بیان کیا حماد بن عیسیٰ غریق الجحفہ نے ان سے بیان کیا طاہرہ بنت عمرو دینار نے ان سے بیان کیا ان کے والد نے جابر بن عبداللہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر ماں کے بچوں کے عصبہ ہوتے ہیں سوائے فاطمہؓ کی اولاد کے میں ان

کا عصبہ اور ولی ہو۔ وہ میرے اھل ہیں میرے خمیر سے ان کی تخلیق ہوئی۔ ان کے فضائل کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہے جو ان سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت رسول صلى الله عليه و آله وسلم، والبيان أنها من الذين أذهب الله عنهم الرجس، وطهرهم تطهيرا:

٣٦- أخبرنا أبو العباس محمد بن أحمد المحبوبي بمرو، قال: اخبرنا سعيد بن مسعود، حدثنا عبيدالله بن موسىٰ قال اخبرنا زكريا بن زائدة قال أخبرنا مصعب بن شيبة، عن صفية بنت شيبة، قالت عائشةؓ خرج النبي عليه الصلاة والسلام غداة، عليه مرط مرحل -أو مرجل - من شعر أسود، فجاء الحسن، فأدخله معه ثم جاء الحسين، فأدخله معه، ثم جاءت فاطمة، فادخلها معه، ثم جاء علي، فأدخله معه، ثم قال: (انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا)

حضرت فاطمہ زہراؓ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: ان لوگوں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے رجس کو دور کر دیا اور جن کو پاک صاف کر دیا۔

مجھ کو خبر دیا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی نے مرو میں ان سے بیان کیا سعید بن مسعود نے ان سے بیان کیا عبید اللہ بن موسیٰ نے ان سے بیان کیا زکریا بن ابی زائدہ نے ان سے بیان کیا مصعب بن شیبہ نے صفیہ بنت شیبہ کے واسطے سے کہا حضرت عائشہ نے فرمایا ایک روز رسول اللہ ﷺ ایک دھاری دار چادر زیب تن کئے ہوئے تشریف لائے، کہ اسی دوران حضرت حسن آئے۔ آپؐ نے ان کو اپنے ساتھ اسی چادر میں داخل کر لیا پھر حسین آئے ان کو بھی چادر اوڑھا لی پھر حضرت فاطمہؓ آئیں آپؐ نے ان کو بھی چادر میں داخل فرما لیا پھر علیؓ آئے آپؐ نے ان کو بھی چادر میں داخل فرما لیا پھر ارشاد فرمایا "انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا" (لاخزاب ٣٣) بے شک اللہ چاہتا ہے کہ تم سے

اے اہل بیت رجس کو دور کردے اور تم کو پاک صاف کردے۔

ذکر فضيلة اخرىٰ لفاطمة بنت رسول الله- عليه السلام- والبيان انها اول من يدخل الجنة بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وابناهما معهما:

۳۷- حدثنا أبو أحمد على بن محمد الحبيبى بمرو، قال: حدثنا محمد بن موسى الباشانى، قال: حدثنا عبدالله بن محمد التيمى، قال: حدثنا اسماعيل بن عمرو البجلى، عن الأجلح، عن حبيب بن ابى ثابت، عن عاصم بن ضمرة عن على، عليه السلام- قال: أخبرنى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن أوّل من يدخل الجنة أنا، وفاطمة، والحسن، والحسين، قلت: يارسول الله! فمحبونا؟ قال: من ورائكم.

حضرت فاطمہؑ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے جنت میں حضرت فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے حسن اور حسین داخل ہوں گے۔

مجھ سے بیان کیا ابوجعفر احمد علی بن محمد الحبیبی نے مرو میں ان سے بیان کیا محمد بن موسیٰ الباشانی نے ان سے بیان کیا عبیداللہ بن محمد التیمی نے ان سے بیان کیا اسماعیل بن عمرو البجلی نے اجلح کے واسطے سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت کے واسطے سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ کے واسطے سے انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے واسطے سے کہا کہ انھوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو خبر دیا کہ جنت میں سب سے پہلے میں داخل ہوں گا پھر فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، داخل ہوں گے حضرت علیؑ نے دریافت فرمایا پھر ہم سے محبت کرنے والے کب داخل ہوں گے آپؐ نے فرمایا تمہارے پیچھے؟۔

۳۸- كتب الى اسماعيل بن محمد الصفار، يذكر ان الحسن بن عرفة، حدثهم قال: حدثنى على بن ثابت الجزرى، حدثنا بكير بن مسمار- مولى عامر بن سعد- قال: سمعت عامر بن سعد يقول: قال

سعد: نزل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الوحي فأدخل عليا، وفاطمة، وابنيهما تحت ثوبه، ثم قال: اللهم هؤلاء أهلي وأهل بيتي.

مجھ کو لکھا اسماعیل بن محمد الصفار نے ان سے حسن بن عرفہ نے بیان کیا ان سے علی بن ثابت الجزری نے بیان کیا ان کو بکیر بن مسمار مولی عامر بن سعید نے کہا میں نے سنا عامر سعد کو فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو اپنی چادر میں داخل کر لیا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل ہیں اور اہل بیت ہیں۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لفاطمة بنت رسول الله صلى عليه وآله وسلم والبيان أنها يوم القيامة في حظيرة القدس مع شيعتها:

٣٩- أخبرني أبو نصر محمد بن هارون الدقيقي بانهروان، قال: حدثنا سمانة بنت حمدان الأنبارية، قالت: حدثني أبي قال: حدثنا عمرو بن زياد الثوباني، قال حدثني عبدالعزيز بن محمد الدراوردي قال: حدثني زيد بن أسلم، عن أبيه اسلم، قال: قال عمر بن الخطابؓ قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنا وفاطمة، والحسن، والحسين، وعلي في حظيرة القدس، في قبة بيضاء وهي قبة المجد، وشيعتنا عن يمين الرحمن تبارك وتعالى.

حضرت فاطمہ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: قیامت کے دن وہ اور ان کے پیروکار حظیرۃ القدس میں ہوں گے۔

مجھ کو خبر دیا ابونصر محمد بن ہارون الدقیقی نے نہر اوان میں ان سے بیان کیا سمانہ بنت حمدان لانباری نے ان سے بیان کیا ان کے والد نے ان سے بیان کیا عمرو بن زیاد ثوبانی نے ان سے بیان کیا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے ان سے بیان کیا زید بن اسلم نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے عمر بن الخطاب کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ، اور حسینؑ حظیرۃ القدس میں بنے ایک سفید گنبد کے نیچے ہوں گے جو عزت کا گنبد ہے اور

ہمارے پیروکار اللہ تبارک وتعالیٰ کے دائیں طرف ہوں گے۔

ذکر فضیلة أخریٰ لفاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم والبیان ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حرب لعدوها، سلم لمحبیها:

۴۰- حدثناأبو العباس محمد بن یعقوب، حدثنا العباس بن محمد الدوری، حدثنا مالک بن اسماعیل، حدثنا أسباط بن نصر الهمذانی، عن السدی، عن صبیح مولیٰ أم سلمة، عن زید بن أرقم، عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال لعلی،وفاطمة وحسن، وحسین،أنا حرب لمن حاربتم، وسلم لمن سالتم.

حضرت فاطمہ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: رسول اللہ ﷺ کا اعلان جنگ ہے اس کے خلاف جو فاطمہ کا دشمن ہو اور اعلان صلح جو ان سے محبت کرے۔

مجھ سے حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا العباس بن محمد الدوری نے ان سے بیان کیا مالک بن اسماعیل نے ان سے بیان کیا اسباط بن نصر الہمذانی نے سری کے واسطے سے انہوں نے صبیح مولیٰ سلمہ کے حوالے سے انہوں نے زید بن ارقم کے واسطے سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ، فاطمہؓ،حسنؓ،اور حسینؓ سے کہ جو تم لوگوں سے جنگ کرے وہ مجھ کو اپنے مقابل پائے گا اور جو تم لوگوں سے صلح کرے، مجھ کو صلح کرنے والا پائے گا۔

ذکر فضیلة اخریٰ لفاطمة الزهراء، والبیان ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کان یأتیها، فیعلمها دعاء تدعوا به:

۴۱- حدثنا أبوبکر محمد بن جعفر بن یزید الأدمی ببغداد، حدثنا أبوبکر ان أبی العوام الریاحی، حدثنا یزید بن هارون، قال: أخبرنا العوام بن حوشب، عن عمرو بن مرة، عن عبدالرحمن بن أبی لیلیٰ، عن علی بن ابی طالبؑ قال: أتانا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

فوضع رجله بيني وبين فاطمة: يعلمنا مانقول اذا أخذنا مضاجعنا، فقال: يافاطمة! اذا كنتما بمنزلكما هذه فسبحا ثلاثا وثلاثين، واحمدا ثلاثا وثلاثين، قال علي: "والله ماتركتها بعد" فقال له رجل كان في نفسه عليه شيئ: (ولا ليلة صفين؟ فقال: ولا ليلة صفين.

حضرت فاطمہ زہرا کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور دعائیں سکھاتے تھے جو دعائیں وہ کیا کرتی تھیں۔

مجھ سے حدیث بیان کیا ابوبکر محمد بن جعفر بن یزید ادمی نے بغداد میں ان سے بیان کیا ابن ابی العوام ریاحی نے ان سے بیان کیا یزید بن ہارون نے ان سے بیان کیا عوام بن حوشب نے عمرو بن مرہ کے واسطے سے انہوں نے عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ کے واسطے سے انہوں نے حضرت علی کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا ہمارے پاس آنحضرت ﷺ تشریف لائے آپؐ نے اپنا قدم مبارک میرے اور فاطمہؑ کے درمیان رکھا ہمیں سکھایا کہ بستر میں جاتے وقت ہم کیا دعائیں مانگیں اور فرمایا اے فاطمہؑ جب سونے کا ارادہ کرو تو ۳۳ / بار سبحان اللہ ۳۳ / بار الحمدللہ (بعض دوسری روایات میں ہے کہ ۳۳ / بار اللہ اکبر) کہا کرو، حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد اس کا ورد ترک نہیں کیا۔ ایک شخص نے پوچھا کیا جنگ کے موقع پر بھی آپ نے اس کا ورد ترک نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ صفین کے موقع پر بھی ترک نہیں کیا۔

ذكر معجزة أخرىٰ من دلائل خص رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بها فاطمة دون غيرها:

۴۲- أخبرني عبدالرحمن بن الحسن بن أحمد بن محمد بن عبيد الأسدي بهمذان، عن ابي ابراهيم بن الحسين، حدثنا عبدالرحمن بن صالح، حدثنا بكير بن وادع الحضرمي عن ابي الغصن، عن عبيد الله التمار، عن زينب بنت جحش، ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم

دخل علىٰ فاطمة غداة من الغدوات،وهى خبيثة النفس، فقال لها: يا ابتنى! مالى أراك خبيثة النفس؟ قالت: ياأبتاه! قد أصبحنا، وليس عندناشئى، وحسن، وحسين بين أبدينا قائمين، على جاث، فحمدالله، ثم قال: أيقظيهم.فجلسوا، فقال: هاتى ذالك الطربان فالتفتت فاذا طربان خلفها، قال: ضعيه فوضعته،ثم قال: كلوا بسم الله فبيناهم ياكلون،اذجاء سائل ،فقام على الباب ، فقال،السلام عليكم أهل البيت! أطعمونامما رزقكم الله، فرد عليه النبى، عليه السلام:يطعمك الله ياعبدالله،فمكث غير بعيد، ثم رجع، فقال مثل ذلك، ثم ذهب، ثم رجع،فقالت فاطمة:ياأبتاه! سائل؟!

فقال:ياابنتى! هذاالشيطان: جاء لياكل من هذا الطعام، ولم يكن الله ليطعمه من طعام الجنة.

رسول اللہ ﷺ کے ایک معجزہ کا بیان جس سے حضرت فاطمہؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

مجھ سے حدیث بیان کیا عبدالرحمان بن حسن بن احد بن محمد بن اسدی نے ہمدان میں ان بیان کیا ابراہیم بن حسین نے ان سے بیان کیا عبدالرحمان بن صالح نے ان سے بیان کیا بکیر بن وادع حضرمی نے ابوالغصن کے واسطے سے انہوں نے عبداللہ التمار کے واسطے سے انہوں نے زینب بنت جحش کے حوالے سے کہا رسول اللہ ﷺ ایک روز شام کے وقت حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت فاطمہ کی بھوک سے حالت بگڑی ہوئی تھی انہوں نے کہا بیٹی کیابات ہے کہ میں تمہیں بری حالت میں دیکھ رہا ہوں انہوں نے بتایا اے ابا حضورؐ ہم نے صبح کی تو ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا اور حسنؓ اور حسینؓ ہمارے سو رہے تھے اور علیؓ ایسے ہی پڑے ہوئے تھے اسی دوران انہوں نے الحمد للہ کہا پھر فرمایا کہ ان دونوں کو جگالاؤ وہ اٹھ بیٹھے حضرت علیؓ نے کہا اس ڈونگے کو لے آؤ میں لانے گئی۔ تو ان کے پیچھے ایک ڈونگا تھا۔

کہا اسے رکھو میں نے رکھا تم کھاؤ اللہ کا نام لے کر وہ کھانے لگے اسی وقت ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑا ہو گیا اور کہا، اہل بیت تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رزق فراہم کیا ہے اس سے ہمیں بھی کھلاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور کہا اللہ تمہیں کھلائے گا۔ وہ تھوڑی دیر ٹھہرا پھر چلا گیا پھر اسی طرح کہا اور پھر چلا گیا۔ پھر لوٹا فاطمہؑ نے کہا ابا جان سائل ہے۔

آپؐ نے فرمایا بیٹی یہ شیطان ہے۔ تمہارے اس کھانے میں سے کھانے آیا ہے۔ اللہ اسے جنت کا کھانا نہیں کھلائے گا۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لسيدة النساء فاطمة، وهي صفهتا، وانهالم يشبهها من النساء أحد:

٣٣- أخبرنا الحسن بن محمد اسحاق، قال: حدثنا محمد بن زكريا، قال: حدثنا عبدالله بن المثنىٰ، عن ثمامة عن أنسؓ قال: سألت أمي عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فقالت: كانت كالقمر ليلة البدر، أو كشمس كفر غماما اذا خرج من السحاب، بيضاء مشربة حمرة، لها شعر أسود تغيب فيه من أشبه الناس برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: یعنی ان کی یہ خصوصیت کہ ان کے مشابہ کوئی عورت نہیں تھی۔

مجھ سے حدیث بیان کیا حسن بن محمد بن اسحاق نے ان سے بیان کیا محمد بن زکریا نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن مثنیٰ نے ان سے بیان کیا ثمامہ نے ان سے بیان کیا انس نے کہا میں نے اپنی والدہ سے حضرت فاطمہؑ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا وہ چودہویں چاند کی مانند یا چمکتے سورج کی مانند تھیں وہ سورج جو بادل سے نکلے تو بدلی چھٹ جائے، گوری گیہواں رنگ تھا کالے بال تھے ان کے بال رسول اللہ ﷺ کے بال سے مشابہ تھے۔

ذكر فضيلة أخرىٰ لسيدة نساء العالمين فاطمة، وهى أنهالم

تر: دمافى حيض، ولانفاس.

۴۴- أخبرنا محمد بن الحسن بن محمد الأزهرى، قال: حدثنا محمد بن زكريا بن دينار البصرى، قال: حدثنا العباس بن بكار، قال: حدثنا عبدالله بن المثنىٰ، عن عمه ثمامة، عن عبدالله، عن أنس بن مالک، عن أمه قالت: لم تر فاطمةؑ دما فى حيض ولانفاس.

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایک دوسری فضیلت کا بیان: انہوں نے حیض ونفاس کا خون نہیں دیکھا۔

مجھ کوخبر دیا محمد بن حسن بن محمد ازہری نے ان کو بتایا محمد بن زکریا دینار بصری نے ان کو بتایا العباس بن بکار نے ان کو بتایا عبداللہ بن مثنیٰ نے اپنے چچا ثمامہ کے حوالے سے انہوں نے عبداللہ کے حوالے سے انہوں نے انس بن مالک کے حوالے سے کہ انہوں نے اپنی والدہ کے حوالے سے کہا۔ حضرت فاطمۃ الزہراء نے کبھی حیض اورنفاس کا خون نہیں دیکھا۔

۴۵- حدثناه: مکی بن بندار الزنجانی بغداذ، قال: حدثنا عصمة بن أبی عصمة البعلبکی، قال: حدثنا أبوعبدالله محمد بن الصیرفی قال: حدثنا عبدالله بن المثنىٰ الانصاری أبومحمد قال: حدثنی أبی عن ثمامة عن عبدالله، عن أنس، عن أم سلیم: زوجة أبی طلحة الانصاری، أنها قالت: لم ترفاطمةبنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دما قط: فى حيض، ولانفاس، وکانت یصب علیها من ماء الجنة، وذلک أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ماأسرى به: دخل الجنة وأکل من فاکهة الجنة.

مجھ سے بیان کیا مکی بن بندار الزنجانی نے بغداد میں ان سے بیان کیا عصمۃ بن ابی عصمۃ بعلبکی نے ان سے بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن بکر الصیر فی نے۔ان سے

بیان کیا عبداللہ بن الصیر فی الانصاری ابو محمد نے ان سے بیان کیا ان کے والد ثمامہ بن عبداللہ نے انس کے حوالے سے انہوں نے ام سلیم ابوطلحہ انصاری کی بیوی کے واسطے سے کہا کہ حضرت فاطمہؓ نے کبھی بھی حیض ونفاس کا خون نہیں دیکھا کیوں کہ رسول اللہ ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تھے اور جنت کی دیدار کرائی گئی تھی تو وہاں جنت کا پھل کھایا اس کی وجہ سے حضرت فاطمہؓ پر اس کا اثر تھا اور انہیں حیض اور نفاس کا خون جاری نہیں ہوتا تھا۔

ذکر المرثیة التی کانت لسیدة النساء :فاطمة ترثی بها رسول صلی الله علیه و آله وسلم وهی من أجل فضائلها:

۴۶- حدثنی أبو جعفر، قال: حدثنا أحمد بن عبیدبن ابراهیم بن محمد بن عبیدبن عبدالملک الأسدی الحافظ بهمذان، قال: حدثنا ابراهیم بن الحسین، قال: حدثنا اسماعیل بن ابی أویس ، قال: حدثنا أبی قال: حدثنا جعفر بن محمد ابن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، عن ابیه ،عن جده محمد بن علی، عن أبیه، عن علی، أن فاطمة لماتوفی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کانت تقول: وأبتاه! من ربه ماأذناه و ابتاه! جنات الخلد مأواه و أبتاه رب العرش یکرمه اذا أتاه وا ابتاه! ربنا والرسل تسلم علیه حین تلقاه.

فلما ماتت فاطمة-علیها السلام-قال علی ابن ابی طالب ، کرم الله وجهه.

لکل اجتماع من خلیلین فرقه   وکل الذی دون الفراق قلیل
وان افتقادی واحد بعدواحد   دلیل علیٰ أن لایدوم خلیل

حضرت فاطمہ زہراؓ کے مرثیے کا ذکر جس کا ورد وہ آنحضرت ﷺ کے لئے کرتی تھیں اور یہ آپ کی عظیم فضیلت ہے۔

مجھ سے بیان کیا ابوجعفر نے ان سے بیان کیا احمد بن عبید ابراہیم بن محمد بن

عبید بن عبد الملک السدی حافظ نے ہمدان میں ان سے بیان کیا ابراہیم بن حسین نے ان سے بیان کیا اسماعیل بن ابی اویس نے ان سے بیان کیا ان کے والد نے ان سے بیان کیا جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے اپنے دادا کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد حضرت علیؓ کے واسطے سے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا تو حضرت فاطمہ کہا کرتی تھیں اے میرے ابا حضور کہ وہ اپنے رب کے کتنے قریب ہیں۔ اے میرے ابا حضور جنت خلد جن کا ٹھکانہ ہے۔ میرے ابا حضور، اب عرش کا رب کریم جن کی تکریم کرے جبکہ وہ اس کے پاس آئیں۔ میرے ابا حضور، پروردگار عالم اور انبیاورسل جن پر سلامتی بھیجیں۔

لیکن فاطمہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ نے درج ذیل اشعار کہے۔ دو گہرے دوستوں کی جدائی یقینی ہے۔ کوئی ایسا نہیں جس کی جدائی نہ ہوئی ہو۔ میں نے دونوں دوستوں کو یکے بعد دیگرے کھو دیا۔ یہ دلیل ہے کہ یہاں کوئی دوست باقی نہیں رہتا۔

ذكر ما أسندت سيدة نساء عالمها فاطمة بنت سيد الانبياء والمرسلين المصطفىٰ من البرية أجمعين: محمد رسول رب العالمين، عن أبيها صلوات الله عليه، وعلىٰ آله الطيبين الطاهرين:

۴۷- حدثنا عبد الباقي بن قانع الحافظ ببغداد، والحسن بن محمد الازهري بنيسابور، قالا: حدثنا محمد بن زكريا بن دينار، قال: حدثنا أبوزيد يحيىٰ بن عمير الحبقي، قال: حدثنا بشر بن ابراهيم الانصاري، عن الاوزاعي، عن يحيىٰ بن ابي كثير، عن أبيه، عن ابي هريرةؓ قال: انما سميت فاطمة لان الله تعالىٰ فطم من أحبها من النار.

حضرت فاطمہ زہرا کا نام فاطمہ پڑنے کی وجہ کہ: اس میں ایک فضیلت پوشیدہ ہے۔

مجھ سے حدیث بیان کیا عبد الباقی بن قانع حافظ نے بغداد میں ان سے بیان کیا حسن بن محمد ازہری نے نیشاپور میں ان سے بیان کیا محمد بن زکریا بن دینار نے

ان سے بیان کیا ابوزید یحییٰ بن عمیر الحبقی نے ان سے بیان کیا بشر بن ابراہیم انصاری نے اوزاعی کے واسطے سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے حضرت ابوھریرہ کے واسطے سے بیان کیا کہا حضرت فاطمہؑ کا نام فاطمہؑ اس طرح پڑا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص کو آگ سے دور رکھنے کا وعدہ کیا ہے جو ان سے محبت کرے۔

۴۸- أخبرنی أحمد بن محمد بن اسماعیل،قال: حدثنی أبی، قال:حدثنا جعفر بن مسافر النیتسی،قال. حدثنا ابن أبی فُدَیک، عن محمد بن موسیٰ بن أبی عبدالله، عن عون بن محمد بن علی ابن ابی طالب، وعن أمه ام جعفر، عن أسماء بنت عمیس، أن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لما حضر تها الوفاة قالت:یاأمه! انی لأستحی مما یصنع بالنساء، قالت: وکان النساء تسدل علیهن الثیاب کمایسدل علیٰ الرجال.فقالت: یاابنة! ألاریک شیئارأیته اذ کنت مع عمک جعفر بن ابی طالب بارض الحبشة،فدعوت بجرید فجعلت نعشا، فقالت:اجعلی هذا لی، ولا یلی غسلی الاانت وعلی،فغسلتها أناوعلیؑ.

مجھ کو خبر دیا احمد بن محمد بن اسماعیل نے ان کو بتایا ان کے والد نے ان کو بتایا جعفر بن مسافر التینسی نے ان کو بتایا ابن ابی فدیک نے محمد بن موسیٰ بن ابی عبداللہ کے واسطے سے انہوں نے عون بن محمد بن علی ابن ابی طالب کے واسطے سے انہوں نے اپنی والدہ کے حوالے سے انہوں نے اسماء بنت عمیس کے واسطے سے کہا حضرت فاطمہ کی وفات کا جب وقت آیا انہوں نے (اسماء بنت عمیس) نے کہا اے اماں مجھے شرم آرہی ہے کہ آپ کی میت کو ایسے ہی غسل دیا جائے گا جیسے مردوں کو دیا جاتا ہے یعنی چاروں طرف کپڑے سے آڑ کر کے غسل دیا جائے گا جس میں بے پردگی کا اندیشہ ہے اس وقت حضرت فاطمہؑ نے مجھ سے کہا کہ اے بیٹی کیا تمہیں وہ چیز نہ دکھاؤں جو میں نے

تمہارے چچا جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ میں دیکھی تھی۔ مجھے کھجور کی ٹہنیاں لانے کے لئے کہا اور میں نے اس کا یہودہ بنا دیا انہوں نے کہا یہی میرے لئے بھی بنانا اور مجھے غسل حضرت علیؑ اور تمہارے سوا کوئی نہ دے۔

۴۹- أخبرنا أحمد بن سليمان الموصلى، قال: حدثنا على بن حرب، قال: حدثنا سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن ابى جعفر قال: مارأيت فاطمة ضاحكة بعد رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم إلا يوم أشرفت علىٰ الموت، وانما مكثت بعده ستة اشهر(۲)

قال سفيان: قال الزهرى: وانما مكثت فاطمة بعد رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ثلاثة اشهر.

هذا هو الصحيح من حياة فاطمة بعد أبيها، واليه ذهب أحمد بن حنبل فى تاريخه

مجھ کو بتایا احمد بن سلیمان موصلی نے ان کو بتایا علی بن حرب نے ان کو بتایا سفیان بن عیینہ نے ان کو بتایا عمرو بن دینار نے ان کو بتایا ابو جعفر نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ کو ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا مگر جس دن ان کی موت آئی۔ آپؐ کے بعد وہ کل چھ ماہ بحیات رہیں۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ امام زہری نے فرمایا ”رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؑ صرف تین ماہ بحیات رہیں۔

یہ صحیح ہے اور اسی کو امام احمد بن حنبل نے اختیار کیا ہے جس کا حوالہ ان کی کتاب میں آیا ہے۔

بقية رواية أمير المؤمنين عن سيدة نساء العالمينؑ

۵۰- حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، قال: حدثنا العباس بن محمد الدورى، قال: حدثنا محمد بن عبيد الطنافسى، قال: حدثنا هاشم بن البريد، عن حسين بن ميمون، عن عبدالله بن عبدالله قاضى

السری، عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ قال: سمعت أمیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ یقول: اجتمعت أنا وفاطمة، والعباس، وزید بن حارثة، فقال العباس: یارسول الله! کبر سنی، ورق عظمی، وکثرت مؤنتی، فان رأیت یا رسول الله أن تامرلی بکذا، وکذا: وسقاً من طعام فافعل، فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: "نفعل" قالت فاطمة: یارسول الله! ان رأیت أن تامر لی کما أمرت لعمک فافعل. فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: "افعل"

سیرۃ نساء العالمین کے بارے میں امیر المومنین حضرت علیؑ کی بقیہ روایت

مجھ سے بیان کیا ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا عباس بن محمد الدوری نے ان سے بیان کیا محمد بن عبید الطنافسی نے ان سے بیان کیا ہاشم بن برید نے ان سے بیان کیا حسین بن میمون نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن عبداللہ قاضی نے ان سے بیان کیا عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا میں نے امیر المومنین حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں فاطمہ، عباس اور زید بن حارثہ یکجا تھے عباس نے کہا اے رسول اللہ ﷺ میں بوڑھا ہو گیا میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میری ذمہ داریاں بڑھ گئیں اگر آپ مجھے اتنا اور اتنا سامان خوردو نوش عنایت کر سکیں تو کر دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں ایسا کر دیں گے۔ حضرت فاطمہؑ نے کہا ابا حضور آپؐ نے جیسے اپنے چچا کے لئے سامان خوردونوش دینے کا ارادہ فرمایا ہے ویسے ہی ہمارے لئے بھی ارادہ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ایسا ہی کریں گے۔

۱۵۔ حدثنی محمد بن صالح بن هانی، قال: حدثنا یحییٰ بن محمد بن یحییٰ قال: حدثنا مسدد، قال: حدثنا عیسیٰ بن یونس، قال: حدثنا وکیع، قال: حدثنا اسماعیل بن ابی خالد، عن الشعبی، عن علیؓ قال: تزوجت فاطمة ومالنا الا اهاب کبش ننام علیٰ ناحیته، وتعجن فاطمة علیٰ ناحیة.

مجھ سے بیان کیا محمد بن صالح بن ہانی نے ان سے بیان کیا یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان سے بیان کیا مسدد نے ان سے بیان کیا عیسیٰ بن یونس نے ان سے بیان کیا وکیع نے ان سے بیان کیا اسماعیل بن ابی خالد نے شعبی کے حوالے سے انہوں نے حضرت علیؑ کے واسطے سے فرمایا کہ علیؑ نے فرمایا میں نے حضرت فاطمہؑ سے شادی کی اس وقت ہمارے پاس ایک بھیڑ کی کھال کے علاوہ کچھ نہ تھا جس پر ایک کنارے ہم سوتے تھے اور اس کے ایک کنارے حضرت فاطمہ زہرا آرام فرماتی تھیں۔

۵۲- أخبرنی أبو العباس محمد بن المحبوبی بمرو، قال: حدثنا سعید بن مسعود وأخبرنا ابوعبدالله محمد بن عبدالله الصفار، قال: حدثنا محمد بن سلمة قالا: حدثنا یزید بن هارون، قال: أخبرنا سعید بن زید أخو حماد بن زید، قال: حدثنا عمرو بن خالد، عن محمد بن علی بن الحسین، عن أبیه، عن جده، عن علیؑ أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال لفاطمة: یافاطمة! قمی فاشهدی أضحیتک أما ان لک بأول قطرة من دمها أن یغفر لک کل ذنب عملتیه، وقولی: ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذالک امرت وانا اول المسلمین) [لانعام: ۱۶۲-۱۶۳]

فقال أبو سعید الخدری: یارسول الله! أهذا لأهل محمد خاصة، فانهم أهل لماخصوابه، أم اللناس عامة؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: بل للناس عامة.

مجھ کو خبر دیا ابوالعباس محمد بن احمد المحبوبی نے ان سے بیان کیا سعید بن مسعود نے ان سے بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار نے ان سے بیان کیا محمد بن سلمہ نے ان سے بیان کیا یزید بن ہارون نے ان سے بیان کیا سعید بن زید نے (جو حماد بن زید کے بھائی ہیں) ان کو بیان کیا عمرو بن خالد نے محمد بن علی بن حسین کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے اپنے دادا حضرت علیؑ کے واسطے

سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا اے فاطمہؑ کھڑی ہو جاؤ گواہ رہو میں تمہارے نام سے قربانی کر رہا ہوں، اس کے پہلے قطرۂ خون کے بدلے تمارا ہر گناہ معاف ہو جائے گا اور کہو میری نماز میری قربانی میرا مرنا اور جینا اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں اس کا مجھے حکم ملا ہے اور میں پہلے مسلمان ہونے والوں میں ہوں۔ (انعام ۱۶۲ - ۱۶۳)

ابو سعید خدری نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کیا یہ صرف اہل محمدؐ کے لئے خاص ہے کیوں کہ وہ اس کے اہل ہیں کہ ان کے ساتھ کچھ چیزیں خاص ہیں، یا عام لوگوں کے لئے بھی ہے آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔

ذكر رواية سيد شباب الجنة الحسين بن علي ،عن امه: سيدة نساء العالمين فاطمة:

۵۳- حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، قال: حدثنا الحسن بن علي بن عفان العامري. قال: حدثنا عبيدالله بن موسىٰ، قال: حدثنا حسين بن زيد، عن علي بن محمد، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن علي بن الحسين بن علي أن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال لِأمه فاطمة ان الله يغضب لغضبكِ ويرضى لِرضاك.

جنت کے نوجوانوں کے سردار حضرت حسنؓ اور حسینؓ کی اپنے والدہ ماجدہ کے بارے میں روایت۔

مجھ سے بیان کیا محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا حسن بن علی بن عفان عامری نے ان سے بیان کیا عبید اللہ بن موسیٰ نے ان سے بیان کیا حسین بن زید نے علی بن محمد کے حوالے سے انہوں نے جعفر بن محمد کے حوالے سے انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے علی بن حسین کے واسطے سے انہوں نے حسین بن علی کے واسطے سے کہا رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراؑ سے فرمایا اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے تمہارے ناراض ہونے سے اور راضی ہوتا ہے تمہارے راضی ہونے سے۔

۵۴- أخبرنا أبو جعفر بن محمد محمد بن عبدالله البغدادی، قال: حدثنا عبدالله بن الحسین بن جابر المصیصی، قال: حدثنا موسیٰ بن محمد البلقاوی، قال: حدثنا الولید بن محمد الموقری، قال: کنا علیٰ باب الزهری، اذسمع جلبة، فقال: ما هذا یاولید؟ فنظرت فاذاراس زید بن علی یطاف به بید اللعابین، فأخبرته، فبکا الزهری، ثم قال: أهلک هذا البیت العجلة: ویملکون؟قال؟ نعم حدثنی علی بن الحسین، عن أبیه أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال لفاطمة: أبشری، المهدی منک.

مجھ سے بیان کا ابو جعفر محمد بن محمد بن عبید اللہ بغدادی نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن حسین بن جابر المصیصی نے ان سے بیان کیا موسیٰ بن محمد البلقاوی نے ان سے بیان کیا ولید بن محمد الموقری نے کہا کہ ہم لوگ زہری کے دروازے پر تھے جبھی ایک آواز آئی انہوں نے کہا یہ کیسی آواز ہے؟ میں نے اندر جھانک کر دیکھا کہ زید بن علیؑ کے سر مبارک (جو شہید ہو چکے تھے) سے کچھ لوگ کھیل رہے تھے۔ میں نے ان کو بتایا زہری رونے لگے پھر فرمایا اس گھر والوں کو جلد بازی نے ہلاک کر دیا۔ میں نے کہا ان کو حکومت ملے گی کہا، ہاں مجھ سے بیان کیا علی بن حسین نے اپنے والد کے واسطے سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا تمہیں خوش خبری ہو امام مہدی تمہاری نسل سے ہوں گے۔

ذکر روایة سید شباب أهل الجنة الحسین بن علی بن ابی طالب عن امه فاطمة سیدة نساء العالمین:

۵۵- أخبرنا أبو علی محمد بن علی بن عمر المذکر، قال: أحمد بن یوسف السلمی، قال: حدثنا عمرو بن أبی سلمة التنیسی، قال: حدثنا أبو معبد حفص بن غیلان، عن الحکم بن عبدالله الأبلی، عن محمد بن علی بن الحسن، عن أبیه، عن جده. الحسین بن علي قال:

خرج [الحسين]، وأنا معه نريد أرضه التي بظهر الحرة، فلما جئنا الصورين، و نحمن نمشي، استقبلنا ابن النعمان بن بشير علىٰ بغلة، فقربها إلى الحسين فقال: اركب أبا عبدالله! قال: فكره ذلک الحسين، فلم يزل ذلک من إقسام ابن النعمان حتىٰ ركب الحسين، ثمَّ قال: أما إذ أقسمت؛ فقد كلفتني ما أكره، فاركب علىٰ صدر دابتک بشارة لک، إني سمعت أمي فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليهِ "وآله وسلم" تقول: قال رسول الله صلى الله عليه "وآلهٖ وسلم" "الرجل أحقُّ بصدر فراشه، و صدر دابته، والصلاة في منزله". فقال ابن النعمان: صدقت ابنة رسول الله، سمعت النعمان بن بشير يقول، وها هوذا يقول كماقالت. فركب الحسين في السرج وردفه ابن النعمان.

حضرت حسن وحسین سید اشباب اھل الجنۃ کی اپنی والدہ ماجدہؓ کے بارے میں ایک دوسری روایت۔

مجھ کوخبر دیا ابوعلی محمد بن علی بن عمرالمذ کر نے ان کو بتایا احمد بن یوسف اسلمی نے ان کو بیایا عمرو بن ابی سلمہ التنیسی نے ان کو بتایا ابوسعید حفص بن غیلان نے حکم بن عبداللہ الایلی کے واسطے سے انہوں نے محمد بن علی بن حسین کے واسطے سے انہوں نے اپنے والدئے واسطے سے انہوں نے اپنے دادا کے واسطے سے کہا حضرت حسین اور میں نکلے ہمارے ارادہ تھا کہ ظھر الحرۃ تک جائیں جب ہم صورین کے مقام تک پہونچے اور ہم پیدل چل رہے تھے تو ابن نعمان بن بشیر سے ملاقات ہوئی جوایک گدھی پر سوار تھے انہوں نے اس کوحضرت حسین کوسواری کے لیے پیش کیا ہے اور درخواست کی اس پر سوار ہو جائیں۔لیکن حضرت حسین نے اس کو برر سمجھا۔ابن نعمان بن بشیران کوقسم دلاتے رہے یہاں تک کہ حضرت حسین اس پر سوار ہوگیے اور کہا کہ جب تم قسم دلا رہے ہوتو میں بیٹھ جاتا ہوں۔لیکن اس کے آگے تم بیٹھو یہ تمہارے لیے

بشارت ہوگی کیوں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے سنا ہے کہ ان سے رسول اللہ نے بیان کیا، فرمایا آدمی اپنے بستر کے سرہانے، سواری کے آگے اور اپنے گھر پر نماز پڑھنے کا زیادہ مستحق ہے۔ ابن نعمان نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کی جگر گوشہؓ نے سچ کہا نعمان بن بشیر سے میں نے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے جیسا کہ آپ نے ابھی ہمیں سنایا ہے۔ پھر حضرت حسینؓ آگے بیٹھ گئے اور ابن نعمان ان کے پیچھے بیٹھے۔

٥٦- وقد أخبرني: أبو الحسن أحمد بن محمد بن سلمة العنزي، قال: حدثنا عثمان بن سعيد الدارمي، قال: حدثنا وضاح بن يحيىٰ، قال: حدثنا أبوبكر بن عباس، عن عبدالله بن عثمان بن خيثم القاري، عن سعيد بن جبير، عن ابي عباس، عن فاطمة بنت رسول صلى الله عليه وآله وسلم قالت: اجتمع مشركو قريش في الحجر، فقالوا: اذا مرمحمد ضربه كل رجل مناضربة، فسمعته، فدخلت علىٰ أبيها فقالت: ياأبت! انه قداجتمع مشركو قريش في الحجر، فقالوا: اذا مر محمد، ضربه كل رجل مناضربة قال: يابنية! اسكني، ثم خرج، فدخل عليهم المسجد، فرفعوا رؤوسهم، ثم نكسوا، فأخذ قبضة من تراب فرمىٰ بها نحوهم، ثم قال: شاهت الوجوه، فما أصاب رجلا منهم، الاقتل يوم بدر.

مجھ کو خبر دیا ابوالحسن احمد بن محمد بن سلمہ العنزی ان سے بیان کیا عثمان بن سعید الدارمی نے ان سے بیان کیا وضاح بن عیسیٰ نے ان سے بیان کیا ابوبکر بن عیاش نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن عثمان بن خیثم القاری سعید بن جبیر کے حوالے سے انہوں نے ابن عباس کے واسطے سے انہوں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے کہا مشرکین قریش مقام حجر میں جمع ہوئے اور انہوں نے کہا کہ جب ہم سے محمدؐ کا گذر ہو تو ہر شخص ان کو ایک ضرب لگائے۔ میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سن لیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور ان کو حقیقت حال کہہ سنائی آپؐ نے فرمایا اے

میرے بیٹا تم اطمینان سے رہو" (مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوگی) آپ مسجد حرام کی طرف نکلے مشرکین مکہ نے سر اٹھا کے ان کو دیکھا پھر سر جھکا لیا آپؐ نے مٹھی بھر مٹی لیا اور ان کی طرف پھنک دی اور فرمایا چہرے برے ہوں اس مٹی کا ذرہ جس کو بھی لگا وہ غزوۂ بدر میں قتل ہوا۔

٥٧- حدثني على بن حمشاد العدل، قال: حدثنا محمد بن المغيرة السكرى بهمذان، قال: حدثنا القاسم بن الحكم العرني، قال: حدثنا الحسن بن عمارة، عن الحكم، عن مجاهد، عن ابن عباسؓ قال: علم رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فاطمة كلمات، فكتبتهن في جريدة، ثم وضعتها في البيت، قال: فالتمستها، فوجدتها في كناس البيت، فأخذتها، فأعطينا ابى بن كعب، فقرأها لها: قال رسول الله صلى بالله عليه و آله وسلم: لايؤمن بالله من لايامن جاره بوائقه، من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليكرم جاره، ومن كان يؤمن الله واليوم الآخر، فليكرم ضيفه، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليقل خيرااؤ ليصمت، ان الله يحب الحليم الحيى العفيف المتعفف، ويبغض الفاحش السائل الملحف.

مجھ کو خبر دیا علی بن حمشاد العدل نے ان کو بتایا محمد بن المغیرۃ السکری نے ہمذان میں ان کو بتایا قاسم بن حکم العرنی نے ان کو بتایا حسن بن عمارۃ نے حکم کے واسطے سے انہوں نے مجاہد کے واسطے سے انہوں نے ابن عباس کے واسطے سے کہا رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؑ کو کچھ کلمات سکھائے تھے جس کو انہوں نے کھجور کی ٹہنی میں لکھ لیا تھا پھر گھر کے اندر رکھا، کہا میں نے اس کو تلاش کیا تو گھر کے گوشے میں موجود تھی اس کو میں نے بی بن کعب کو دے دیا انہوں نے پڑھ کے فاطمہؑ کو سنایا تھا آپؐ نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور

آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو بہتر بات بولے یا خاموش رہے بے شک اللہ بردبار، حیادار، پاک باز کو محبوب رکھتا ہے اور کینہ پرور، بدزبان، بے وجہ مانگنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

ومن رواية أبي هريرة الدوسي عن فاطمة سيدة النساء:

٥٨- حدثنا أبو عبدالله بن يعقوب الحافظ، قال: حدثنا علي بن الحسن بن أبي عيسىٰ الهلالي، قال: معلىٰ بن أسد العمي قال: حدثنا عبد العزيز بن المختار، عن سهيل بن أبي صالح، عن ابيه، عن أبي هريرةؓ أن فاطمة أتت النبي صلى الله عليه وآله وسلم تستخدمه خادما، قال: ألاأعلمک ماهو خير لک من الخادم، تسبحين ثلاثا وثلاثين، وتكبرين ثلاثاو ثلاثين، وتحمدين أربعا وثلاثين اذا أويت الىٰ فراشک. وهكذا رواه روح بن القاسم العبدي، وابراهيم بن طهمان العابد، ووهيب بن خالد، وجرير بن عبد الحميد، وخالد بن عبدالله الواسطي، عن سهيل بن أبي صالح.

حضرت ابوھریرہؓ کی روایت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا کے بارے میں

مجھ سے بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان سے بیان کیا علی بن حسن بن ابی عیسیٰ ہلالی نے ان سے بیان کیا معلیٰ بن اسد العمی ان سے بیان کیا عبدالعزیز بن المختار نے ان سے بیان کیا سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد کے واسطے سے انہوں نے ابوھریرہ کے واسطے سے کہا حضرت فاطمہؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں وہ ایک خادم کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ اے بیٹی کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو خادم سے بہتر ہیں۔ ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار اللہ اکبر، ۳۴ بار الحمدللہ پڑھا کرو جب بستر پر سونے کے لئے جاؤ۔

اسی طرح روح بن قاسم عبدی نے بھی روایت کیا ہے اور ابراہیم بن طھان عابد اور وھیب بن خالد نے اس کو بیان کیا جریر بن عبدالحمید کے واسطے سے، اور خالد

بن عبداللہ الواسطی نے سہیل بن ابی صالح کے حوالے سے۔

۵۹- واما حدیث خالد بن عبدالله الواسطی: فحدثناه أبو عبدالله محمد بن یعقوب الحافظ، قال: حدثنا علی بن الحسن بن أبی عیسیٰ قال: حدثنا محمد بن عیسیٰ بن الطباع، قال: حدثنا خالد بن عبدالله، عن سهیل، عن أبیه، عن أبی هریرة قال: کان النبی صلی الله علیه و آله وسلم یأمر أحدنا اذا أخذ مضجعه أن یقول: اللهم رب السموات السبع، ورب العرش العظیم.

قال: وذکر نحو حدیث الأعمش عن أبی صالح.

خالد بن عبداللہ واسطی کی روایت مجھ سے بیان کیا ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان سے بیان کیا علی بن حسن بن ابو عیسیٰ نے ان سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ بن الطباع ان سے بیان کیا خالد بن عبداللہ نے سہیل کے واسطے سے انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطے سے۔ کہا رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم بستر میں جائیں تو یہ دعا پڑھیں۔ اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظیم. کہتے ہیں اسی طرح اعمش کی روایت ذکر کیا ابو صالح کے حوالے سے۔

۶۰- وأما حدیث محمد بن الحسن الهمذانی: فحدثناه: أبوبکر محمد بن جعفر المزکی، قال: حدثنا أبو العباس محمد اسحاق، قال: حدثنا اسحاق بن عمر مولیٰ بنی هاشم، قال: حدثنا محمد بن الحسن الهمذانی، عن الاعمش، عن ابی صالح، عن ابی هریرة قال: جاءت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تساله خادما، فقال لها رسول الله قولی اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شئی، منزل التوارة والانجیل والفرقان، فالق الحب والنویٰ، أعوذبک من شر کل شئی أنت آخذ بناصیته.

مجھ سے بیان کیا ابوبکر محمد بن جعفر المز کی نے، ان سے بیان کیا ابوالعباس محمد بن اسحاق نے ان سے بیان کیا اسحاق بن عمر مولیٰ بنی ہاشم نے ان سے بیان کیا محمد بن الہمذانی نے اعمش کے واسطے سے انہوں نے ابوصالح کے حوالے سے، انہوں نے ابوھریرہ کے واسطے سے کہا۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ آپؐ کے پاس خادم کا مطالبہ کرنے آئیں تو آپؐ نے انہیں بتایا کہ یہ دعا پڑھا کرو جب بستر پر جاؤ۔

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم، ربنا ورب كل شئى منزل التوارة والانجيل والفرقان، فالق الحب والنوىٰ أعوذبك من شر كل شئى أنت اٰخذ بناصيته.

٦١ - أخبرنا الشيخ الامام أبوبكر أحمد بن اسحاق الفقيه، أخبرنا على بن عبدالعزيز، قال: حدثنا سليمان بن داود الهاشمى، قال: حدثنا ابراهيم بن سعيد، عن أبيه ان عروة حدثه أن عائشةؓ حدثته أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دعا فاطمة، فسارها فبكت، ثم سارها فضحكت، قالت عائشة: فقلت لفاطمة، فأخبرنى بموته، فبكيت ثم سارنى، فأخبر نى أنى اول يتبعه من اهل بيته فضحكت.

مجھ سے بیان کیا امام ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہ نے ان سے بیان کیا علی بن عبدالعزیز نے ان سے بیان کیا سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان سے بیان کیا ابراہیم بن سعید نے ان سے بیان کیا ان کے باپ نے ان سے بیان کیا عروہ نے ان سے بیان کیا عائشہؓ نے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور سرگوشی میں بات کی جس سے وہ رونے لگیں۔ پھر سرگوشی کیا جس سے ہنسنے لگیں حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ سے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ پہلی بار سرگوشی میں آپؐ نے مجھے بتایا کہ اب میری وفات ہونے والی ہے دوسری سرگوشی میں آپؐ نے فرمایا کہ اہل سنت میں سے سب پہلے آپؐ سے میں آکر ملوں گی جس سے میں ہنسنے لگی تھی۔

٦٢ - وحدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، قال، حدثنى محمد بن

اسحاق الصنعانی، قال: حدثنا أبو نعیم قال: حدثنا زکریا بن أبی فراس، عن الشعبی، عن مسروق، عن عائشة، قالت: کنت عند النبی صلی الله علیه و آله وسلم فجاء ت فاطمة کان مشیتها مشیة رسول الله صلی الله علیه وسلم فأجلسها عن یمینه، ثم أسرلها حدیثاًفبکت، فقلت: استخصک رسول الله صلی الله علیه و آله سلم بحدیث ثم تبکین؟ ثم أسرالیها فضحکت، فقلت: مارأیت فرحا أقرب من حزن من هذا أی شیئی قال لک رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قالت: ماکنت لافشی سره، فلما توفی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم، سالتها؟فقالت: نعم قال لی :ان جبرئیل علیه الصلاة والسلام کان یعارضنی بالقرآن فی کل عام مرة، وقد عارضنی به العام مرتین، ولاأرانی الا وقد حضر أجلی، وانک اول أهل بیتی لحوقابی ،ونعم السلف أنا لک، فبکیت لذلک ثم قال: ألاترضین أن تکون سیدة نساء العالمین -أو نساء هذه الامة- فضحکت لذالک.

مجھ سے بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا محمد بن اسحاق الصنعانی نے ان سے بیان کیا ابونعیم نے ان سے بیان کیا زکریا بن ابی زائدۃ نے ان سے بیان کیا فراس نے ان سے بیان کیا شعبی نے ان سے بیان کیا مسروق نے ان سے بیان کیا عائشہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی اسی دوران حضرت فاطمہ آئیں ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال کے مشابہ تھی آپؐ نے ان کو اپنے دائیں پہلو بٹھایا۔ پھر ان سے سرگوشی فرمایا جس سے وہ رونے لگیں میں نے کہا اللہ کے رسولؐ نے آپ کو کون سی بات میں راز دار بنایا ہے کہ آپ رونے لگیں پھر آپؐ نے سرگوشی کیا جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا اتنی جلدی غم گین اور خوش ہوتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا؟ آخر رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کہا فرمایا انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کروں گی۔ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال

ہو گیا تو میں نے پھر ان سے ہنسنے اور رونے کا سبب معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتادوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب پہلی بار سرگوشی کیا تو فرمایا حضرت جبرئیل ہر سال قرآن کا دور ایک بار کرتے تھے لیکن امسال دوبار دوہرایا (یعنی قرآن پڑھ کرسنایا) اور میرا خیال ہے کہ اب میری وفات ہونے والی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے آکر ملے گی۔ اس سے میں رونے لگی۔ دوسری بار آپ نے فرمایا کیا تو اس سے راضی نہیں ہے کہ تو سارے عالم کی عورتوں یا امت مسلمہ کی عورتوں کی سردار ہو۔ اس سے میں ہنسنے لگی۔

ومن رواية جابر بن عبد الله الانصاری صاحب رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:

٦٣- حدثنا الشيخ الامام أبوبكر أحمد بن اسحاق الفقيه، أخبرنا العباس بن الفضل الأسفاطى، قال: حدثنا اسماعيل بن ابى أويس، قال: حدثنى سليمان بن بلال، عن جعفر بن محمد عن أبيه، عن جابر قال: قدم على من اليمن فى حجة النبى عليه الصلاة والسلام، فوجد فاطمة، وقد لبست ثوبا صبيغا، وتهيات، فقال لها: من أمرك بهذا؟ قالت: أمرنى به النبى صلى الله عليه و آله وسلم.

حضرت فاطمہ زہرا کی فضیلت کے بارے میں جابر بن عبداللہ کی روایت۔

مجھ سے بیان کیا امام ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہ نے ان سے بیان کیا عباس بن فضل الاسفاطی نے ان سے بیان کیا اسماعیل بن ابی اویس نے ان سے بیان کیا سلیمان بن بلال نے ان سے بیان کیا جعفر بن محمد نے ان سے ان کے والد نے ان سے جابر نے کہا کہ حضرت علی یمن سے حجۃ النبی ﷺ کے موقع پر آئے تو حضرت فاطمہ کو ایک رنگے ہوئے کپڑے میں ملبوس پایا انہوں نے اپنے شوہر کو خوش آمدید کہا، حضرت علیؓ نے ان سے دریافت کیا کہ ایسا لباس زیب تن کرنے کی اجازت کس نے

دی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے۔

٦٤- أخبرني أبو سعيد بن يعقوب الثقفي الزاهد، قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن خلاد القطان، قال: حدثنا عبدالرحمن بن عمرو بن جبلة، حدثتنا منيبة بنت مرة قالت: حدثني جدتي، انها سعمت عائشة تقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يافاطمة! اتق الله زوجک: تدخلي الجنة بسلام.

مجھ کو خبر دیا ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی زاھد نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن خلاد قطان نے ان سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلۃ نے ان سے بیان کیا میۃ بنت مرہ نے ان سے بیان کیا ان کی دادی نے کہا میں نے سنا ہے حضرت عائشہ سے فرمارہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے فاطمہؓ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے شوہر کی اطاعت کرو اور جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔

٦٥- حدثني علي بن المومل بن الحسن، قال: حدثنا محمد بن يونس القرشي، قال: حدثنا حماد بن عيسىٰ الجهني، قال: حدثنا جعفر بن محمد، عن أبيه، عن جابرؓ قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علىٰ فاطمة وهي تطحن بالرحىٰ، فلما نظر اليها بكىٰ، وقال: يافاطمة! تنقلي من لذة الدنيا لنعيم الجنة غدا فنزلت: (ولسوف يعطيک ربک فترضى)[الضحىٰ:٥]

مجھ سے بیان کیا علی بن مومل بن حسن نے ان سے بیان کیا محمد بن یونس قرشی نے ان سے بیان کیا حماد بن عیسی الجھنی نے ان سے بیان کیا جعفر بن محمد نے ان سے بیان کیا ان کے والد نے ان سے بیان کیا جابر بن عبداللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے وہ چکی میں آٹا پیس رہی تھیں جب آپؐ نے دیکھا تو وہ رونے لگی آپؐ نے فرمایا اے فاطمہؓ دنیا کی لذتوں سے توجہ ہٹا کر جنت کی نعمتوں کی طرف دھیان دو جو آئندہ کل ملنے والی ہیں اسی موقع سے یہ آیت نازل ہوئی

(ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ. الضحىٰ)

٦٦- حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، قال: حدثنا بكار بن قتيبة القاضي بمصر، قال: حدثنا أبو داود الطيالسي، قال: حدثنا هشام، عن يحيىٰ بن أبي كثير، عن أبي سلام، عن أبي أسماء الرحبي، عن ثوبان قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علىٰ فاطمة، وأنا معه، وقد أخذت عنقها سلسلة من ذهب، فقالت: هذه أهداها لي أبو حسن، فدخل رسول الله-عليه السلام-والسلسلة في يدها، فقال: يافاطمة أيسرك أن يقول الناس فاطمة بنت محمد، وفي يدك سلسلة من نار ثم خرج ولم يقعد، فعمدت فاطمة الىٰ السلسلة، فاشترت بها غلاما فأعتقته، فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال: الحمد الله الذي نجافاطمة من النار.

مجھ سے بیان کیا ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا بکار ابن قتیبہ نے مصر میں ان سے بیان کیا ابوداؤد الطیالسی نے ان سے بیان کیا ہشام نے ان سے بیان کیا یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے بیان کیا ابوسلام نے ان سے بیان کیا ابواسماء الرجی نے ان سے بیان کیا ثوبان نے کہا رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہؓ کے یہاں تشریف لائے اور میں آپؐ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے پنی گردن میں سونے کی ایک زنجیر پہن رکھی تھی انہوں نے بتایا کہ یہ میرے شوہر حضرت علیؓ نے مجھے ہدیہ کیا ہے۔ آپؐ اندرداخل ہوئے اور زنجیر حضرت فاطمہؓ کے ہاتھ میں تھی۔ آپؐ نے فرمایا "اے فاطمہؓ کیا تم کو یہ چیز خوش کرے گی کہ لوگ کہیں کہ فاطمہ بنت محمدؐ کے ہاتھ میں ایک ہار ہے پھر آپؐ وہاں سے نکل آئے اور تشریف نہیں رکھی۔ حضرت فاطمہؓ نے وہ ہار فروخت کر دیا اور اس سے ایک غلام خرید لیا اور پھر اسے آزاد کر دیا یہ بات جب حضورؐ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا "تمام تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے فاطمہؓ کو آگ سے نجات دی۔

٦٧- أخبر نا ابو العباس اسماعيل بن عبدالله بن محمد بن ميكال،

قال: حدثنا عبدان الأهوازی، قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن ربع البصری، قال: حدثنا النضربن اسماعیل البجلی، أبوحمزه الشمالی، عن سعید بن جبیر، عن عمران بن حصین أن رسول الله ﷺ قال لفاطمة: قومی فاشهدی أضحیتک، وقولی: (ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لاشریک له، وبذالک امرت وانا اول المسلین)[الانعام: ۱۶۲]

قال عمران: قلت: یارسول الله! هذا الأهل بیتک، أم للناس عامة؟ قال: بل للناس عامة.

مجھ سے بیان کیا ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ بن محمد بن میکائیل نے ان سے بیان کیا عبدان الاھوازی نے ان سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن ربع بصری نے ان سے بیان کیا نضر بن اسماعیل البجلی ابوحمزہ الثمالی نے ان سے بیان کیا سعید بن جبیر نے ان کو بیان کیا عمران بن حصین نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت فاطمہؑ سے "اے فاطمہؓ کھڑی ہوجاؤ اور گواہ رہو میں تمہاری طرف سے قربانی کررہاہوں کہو" میری قربانی میرامرنا اور جینا اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلے مسلمان ہونے والوں میں ہوں (الانعام ۱۸۲)

عمران نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کیا یہ صرف اہل بیت کے لئے خاص ہے یا پوری امت کے لئے عام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں پوری امت کے لئے عام ہے۔

۶۸- حدثنا أبو محمد المزنی، قال: حدثنا محمد بن عبدالله الحضرمی، قال: حدثنا سعید بن عمرو الاشعثی، قال: حدثنا علی بن هاشم کثیر النواء، عن سعید بن جبیر، عن عمران بن حصین أن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال له: ألا تنطلق بنا نعود فاطمة فانها تشتکی؟ قلت: بلیٰ قال: فانطلقنا، حتیٰ اذا انتهینا الیٰ بابها، فسلم،

فاستاذن فقال: أدخل أناومن معی؟ قالت: نعم، ومن معک اذا انتهينا الیٰ بابها، فلسم، فاستأذن فقال: أدخل أناومن معی؟ قالت: نعم، ومن معک یاأبتاه، فوالله ماعلی الا عباء ة؟ فقال لها: اصنعی بها هکذا، واصنعی بها هکذا" فعلمها کيف تستر، فقالت: والله ماعلیٰ رأسی خمار، قال: خلق ملاء ة کانت عليه قال: اختمری بها، فأذنت لهما فدخلا، فقال: کيف تجدينک یابنية؟ قالت: انی لوجعة، وانه ليزيد فی انه مالی لهمافدخلا، فقال: کيف تجدينک یابنية؟ قالت: انی لوجعة، وانه ليزيد فی انه مالی طعام آکله قال: أما ترضين یابنية انک سيدة نساء العالمين قال: تقول یاأيت فائن مريم بنت عمران! قال: تلک سيدة نساء عالمها، وانت سيدة نساء عالمک، أماوالله! لقد زوجتک سيدافی الدنيا والآخرة.

مجھ سے نقل کیا ابومحمد المزنی نے ان سے بیان کیا محمد بن عبداللہ الحضرمی نے ان سے بیان کیا سعید بن عمروالاشعثی نے ان سے بیان کیا علی بن ہاشم نے ان سے بیان کیا کثیر النواء نے ان بیان کیا سعید بن جبیر نے ان سے بیان کیا عمران بن حصین نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم میرے ساتھ فاطمہؓ کے گھر چلو گے تا کہ ہم ان کی عیادت کرلیں۔ کیوں کہ ان کو کچھ شکایت ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں میں چل رہا ہوں ہم چلے یہاں تک کہ ان کے دروازے کے پاس پہونچے آپؐ نے ان کو سلام کیا اور اجازت طلب کی اور فرمایا میں داخل ہو جاؤں اور جو میرے ساتھ ہیں وہ بھی، انہوں نے فرمایا ہاں آجایئے آپ کے ساتھ کون ہے اے ابا حضور میرے جسم پر ایک عبا کے علاوہ کچھ نہیں ہے آپؐ نے ان کو بتایا کہ اس کو ایسے پہن لو اس کو ایسے کرلو تا کہ پردہ پوشی ہو جائے۔ انہوں نے کہا میرے سر پر اوڑھنی نہیں ہے آپؐ نے اپنا رومال ان کو عنایت کیا اور کہا اس سے سر ڈھانک لو پھر انہوں نے ہم دونوں کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ دونوں اندر آئے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا تمہاری کیا

حالت ہے اے بیٹی؟ انہوں نے کہا مجھے کچھ تکلیف ہے مزید یہ کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں کھا سکوں آپؐ نے فرمایا اے بیٹی کیا تو اس سے راضی نہیں ہے کہ تو سارے جہاں کی عورتوں کی سردار ہو راوی کہتے ہیں فاطمہ کہنے لگیں اور مریم بنت عمران؟ تو جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے عالم کے عورتوں کی سردار ہیں اور تم اپنے عالم کے عورتوں کی سردار ہو اور تمہار شوہر سارے مردوں سردار ہوں گے دنیا و آخرت میں۔

۶۹- حدثنا أبو عبدالله محمد بن عبدالله الصفار، قال: حدثنا محمد بن مسالمة الواسطی، قال: حدثنا یزید بن ھارون أخبرنا حماد بن زید، عن ثابت عن أنس قال: لما دفنا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ورجعنا، قالت لی فاطمة: طابت أنفسکم أن دفنتم رسول الله ورجعتم.

مجھ سے بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار نے ان سے بیان کیا محمد بن مسلمہ واسطی نے ان سے بیان کیا یزید بن ہارون نے ان سے بیان کیا حماد بن زید نے ان سے بیان کیا ثابت نے ان سے بیان کیا انسؓ نے کہا جب ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی تدفین کر دی اور ہم واپس لوٹ آئے تو حضرت فاطمہؓ نے مجھ سے کہا تم لوگوں نے گوارہ کرلیا کہ رسول اللہ ﷺ کو دفن کر کے اور واپس لوٹ آئے۔

۷۰- حدثنا یحییٰ بن منصور القاضی، قال: حدثنا أبی، قال: حدثنا أبو الأزھر، قال: حدثنا أبو أسامة، عن حماد بن زید، عن ثابت، عن أنس قال: قالت لی فاطمة: یاأنس طابت أنفسکم أن تحثوا التراب علیٰ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم.

مجھ سے بیان کیا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان سے بیان کیا ان کے والد نے ان سے بیان کیا ابوازھر نے ان سے بیان کیا ابوسامہ نے ان سے بیان کیا حماد بن زید نے ان سے بیان کیا ثابت نے ان سے حضرت انسؓ نے کہا حضرت فاطمہؓ نے مجھ سے کہا "اے انسؓ تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر مٹی ڈالو۔

۷۱- حدثنا أبو العباس محمد بن یعقوب، قال: حدثنا أحمد بن

عبد الجبار، قال: حدثنا يونس بن بكير، عن المبارك بن فضالة، عن الحسن قال: لما وجد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كرب الموت قالت فاطمة: واكرباه فقال صلى الله عليه وآله وسلم لا كرب علىٰ أبيک بعد اليوم. قد وصل هذا الاسناد بذكر أنس بن مالک:

مجھ سے بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان سے بیان کیا احمد بن عبدالجبار نے ان سے بیان کیا یونس بن بکیر نے ان سے بیان کیا مبارک بن فضالۃ نے ان کسے بیان کیا حسن نے کہاجب رسول اللہ ﷺ پر وفات کی کیفیت طاری ہوئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے کیا تکلیف ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ کو پھر کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوگی۔

اس کی سند انس بن مالک سے جا کر ملتی ہے۔)

۷۲- أخبرني أحمد بن محمد بن اسماعيل بن مهران، قال: حدثني أبي، قال: حدثنا أبونعيم عبيد بن هشام، قال: حدثنا عبيد الله بن عمر الرقي، عن معمر، عن الزهري، عن انس أن النبي ﷺ وهب لفاطمة وصيفا فقال لا تضربيه، فاني رأيته يصلي، واني نهيت عن ضرب المصلين.

مجھ کو خبر دیا احمد بن محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو بتایا ان کے والد نے ان کو بتایا ابونعیم عبید بن ہشام نے ان کو بتایا عبیداللہ بن عمر الرقی نے ان کو بتایا معمر نے ان کو بتایا زھری نے ان کو بتایا حضرت انس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو ایک غلام (وصیف) عنایت کیا اور فرمایا اس کو مار پیٹ مت کرنا کیوں کہ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ کسی نمازی کو مارا جائے۔

۷۳- أخبرني علي بن عمر الحافظ قال: حدثنا محمد بن مخلد العطار قال: حدثنا اسحاق بن ابراهيم الصفار، قال: حدثنا يزيد بن الحباب، قال: عثمان بن موهب مولىٰ بني هاشم قال: سمعت أنس بن

مالک يقول: قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لفاطمة: مايمنعک ان تسمعی ماأوصيک به، أن تقولی اذا أصبحت واذا أمسيت: ياحی ياقيوم برحمتک أستغيث، أصلح لی شانی کله، ولاتکلنی الی نفسی طرفة عين.

مجھ سے بیان کیا علی بن عمر حافظ نے ان سے بیان کیا محمد بن مخلد عطار نے ان سے بیان کیا اسحاق ابراہیم الصفار نے ان سے بیان کیا یزید بن حباب نے ان سے بیان کی عثمان بن موہب مولیٰ بنی ہاشم نے کہا میں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت فاطمہؓ سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تمہیں مجھ سے یہ دعا سیکھنے اور سننے سے روک دے جب تم صبح یا شام کرو تو کہا کرو اے حی وقیوم تیری رحمت کے ذریعہ فریاد طلب کرتے ہیں کہ میرے تمام معاملات کو درست کردے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر"۔

۷۴- حدثنی علی بن حمشاد العدل قال: حدثنا هشام بن علی السيرافی، قال: حدثنا أبوالوليد الطيالسی قال: حدثنا عمار بن أبی عمار صاحب الزعفرانی أبو هاشم، قال: حدثنی محمد بن مسلم بن عبيدالله، أن انس بن مالک حدثه ان فاطمة جاء ت بکسرة خبرلرسول الله صلى الله عليه و آله وسلم، فقال: ماهذه الکسرة قالت: قرص خبرته، فلم تطب نفسی حتیٰ أتيتک بهذه الکسرة، فقال: أما انه أول طعام دخل بطن أبيک مند ثلاثة أيام.

مجھ سے بیان کیا علی بن حمشاد العدل نے ان سے بیان کیا ہشام بن علی السیرافی نے ان سے بیان کیا ابوالولید الطیالسی نے ان سے بیان کیا عمار بن ابی عامر صاحب الزعفرانی ابو ہاشم نے ان سے بیان کیا محمد بن مسلم بن عبیداللہ نے کہ انس بن مالک نے بیاں کیا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء ایک بار روٹیوں کے کچھ ٹکڑے آنحضرت

ﷺ کی خدمت میں لے کر آئی۔آپؐ نے دریافت کیا یہ کیا ہے۔انہوں نے بتایا روٹی کے کچھ ٹکڑے ہیں میرے نفس نے گوارہ نہ کیا میں اسے اکیلے کھاؤں اس لئے میں لے کر یہاں آئی ہوں۔آپؐ نے فرمایا: تین دن سے تیرے باپ کے پیٹ میں کوئی کھانا نہیں پہونچا ہے۔

ومن رواية أبی سعيد الخدری صاحب رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم.

۷۵- حدثنی محمد بن صالح بن هانی، قال: حدثنا الفضل بن محمد الشعرانی، قال: حدثنا كثير بن يحيیٰ قال: حدثنا سعيد بن عبدالكريم وأبو عوانة، عن أبی الجحاف داؤدبن أبی عوف، عن عبدالرحمن بن أبی ذئاب، قال: حدثنا عبدالله بن الحارث بن نوفل، حدثنی أبو سعيد الخدریؓ ان رسول صلی الله عليه وآله وسلم دخل علیٰ ابنته فاطمة وابنا ها الیٰ جانبها، وعلی نائم فاستقی الحسن، فأتیٰ ناقة لهم فحلب منها، ثم جاء ته منازعة الحسن أن يشرب قبله حتیٰ بكیٰ، فقال: يشرب أخوک ثم تشرب فقالت فاطمة: كأنه عندک منه، قال: ماهو بأبر عندی منه، وانهما عندی بمنزلة واحدة وانک، وهما وهذالمضطجع معی فی مكان واحد يوم القيامة

حضرت فاطمہ زہراؓ کے بارے میں ابوسعید الخدریؓ کی روایت۔

مجھ سے بیان کیا محمد بن صالح بن ہانی نے ان سے بیان کیا فضل بن محمد شعرانی نے ان سے بیان کیا کثیر بن یحیٰ نے ان سے بیان کیا سعید بن عبدالکریم نے اور ابوعوانہ نے ان سے بیان کیا ابی جحاف داؤد بن ابی عوف نے ان سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن ابی ذئاب نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن حارث بن داؤد بن نوفل نے ان سے بیان کیا ابوسعید الخدری نے کہا رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہؓ کے گھر

تشریف لائے ان کے دونوں بیٹے حسن اور حسین ان کے پہلو میں تھے اور حضرت علیؓ سو رہے تھے۔ حضرت حسنؓ نے پانی پینے کی خواہش ظاہر کی ان کے پاس ایک اونٹنی تھی جس سے دودھ دوہا گیا اس دوران ان کے چھوٹے بھائی حسینؓ نے بھی پینے کی خواہش ظاہر کی یہاں تک کہ وہ رونے لگے آپؐ نے فرمایا پہلے حسنؓ پئے گا پھر تم پیو گے۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا گویا وہ آپؐ کے نزدیک زیادہ چہیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا میرے نزدیک ان میں سے کوئی چہیتا نہیں ہے بلکہ دونوں یکساں پیارے ہیں، اور تم اور یہ دونوں اور یہ بستر پر سونے والے (یعنی علیؓ) قیامت کے دن ایک جگہ پر میرے ساتھ ہوں گے۔

٧٦- وحدثنا أبو العباس في موضع آخر، قال: حدثنا الربيع بن سليمان، قال: حدثنا أسد بن موسىٰ، قال: حدثنا قيس بن الربيع، قال: حدثني عبدالله الحسن، عن فاطمة بنت الحسين -وهي أمه- عن فاطمة الكبرىٰ أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان اذا دخل المسجد قال: اللهم صلى علىٰ محمد وسلم، اللهم اغفرلي ذنوبي، وافتح لي أبواب رحمتك، واذاخرج قال: اللهم صلى علىٰ محمد وسلم، اللهم اغفرلي ذنوبي وافتح لي ابواب فضلك.

مجھ کو سے بیان کیا ابوالعباس نے ایک دوسری روایت ان سے بیان کیا ربیع بن سلیمان نے ان سے بیان کیا اسد بن موسیٰ نے ان سے بیان کیا قیس بن ربیع نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن حسن نے ان سے بیان کیا فاطمہ بنت حسین نے (حسین کی والدہ کا بھی یہی نام ہے) فاطمۃ الکبریٰؓ کے واسطے سے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو فرماتے "اے اللہ محمد پر برکات نازل کر اور سلامتی فرما اے اللہ میرے گناہوں کو معاف کردے اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے" پھر جب آپؐ مسجد سے نکلتے تو فرماتے۔ اے اللہ محمد پر برکات نازل کر

اور سلامتی عطا کر اور میرے گناہوں کو بخش دے میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

۷۷- أخبرنا أبو جعفر محمد بن البغدادی بنیسابور، قال: حدثنا اسماعیل بن الحسین الإسکافی، قال: حدثنا زهیر بن عباد، قال: حدثنا محمد بن تمام، قال: حدثنا جریر، عن شیبة بن نعامة، عن فاطمة الصغریٰ-وهی بنت الحسین-عن فاطمة الکبریٰ-وهی بنت رسول الله صلی علیه و آله وسلم-قالت: قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم: کل بنی أب ینتمون الیٰ عصبة غیر ولد فاطمة فانی أنا أبوهم، وعصبتهم معی.

مجھ سے بیان کیا ابو جعفر محمد بن بغدادی نے نیساپور میں ان سے بیان کیا اسماعیل بن حسن اسکافی نے ان کو بیان کیا زہیر بن عباد نے ان سے بیان کیا محمد بن تمام نے ان سے بیان کیا جریر نے ان سے بیان کیا شبیہ بن نعامہ نے فاطمہ صغری کے واسطے سے (یہ حضرت حسین کی بیٹی تھیں) انہوں نے فاطمہؓ کبریٰ سے جو رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہیں کہا آپؑ نے فرمایا ہر باپ کے بیٹے اپنے عصبہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ مگر فاطمہؓ بنت محمدؐ کی اولاد کا معاملہ دوسرا ہے میں فاطمہؑ کا بھی باپ ہوں اور ان کے دونوں بیٹوں کا بھی اور ان کا عصبہ میرے ساتھ ہے۔

۷۸- حدثنا أبوبکر بن أبی دارم الحافظ بالکوفة، قال: حدثنا الحسن بن القاسم البجلی، قال: حدثنا علی بن ابراهیم بن المعلیٰ، قال: حدثنا عقیل بن محمد بن عبدالله بن محمد بن عقیل، عن أبیه عن جده عبدالله بن محمد بن عقیل، عن جابر عن صفیة بنت عبدالمطلب، أن رسول الله صلی الله و آله وسلم لمامرض اقبلت صفبیة بنت عبدالمطلب، فجلست عند فاطمة ورسول الله صلی الله علیه و آله

وسلم مضطجع، فقالت لها صفية: سلي أباک: كيف هو ذا يابنية؟ فقالت: ياابتاه، كيف تجدک؟ قال: أجدني صالحا ان شاء الله. ان الحمى من فيح جهنم فأطفئوها بالماء فان الله تعالىٰ وتر يحب الوتر.

صفیہ بنت عبدالمطلب کی روایت حضرت فاطمۃ الزہرا کے بارے میں۔

مجھ سے بیان کیا ابوبکر بن علی دارم حافظ نے کوفہ میں ان سے بیان کیا حسن بن قاسم بجلی نے ان سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن معلیٰ نے ان سے بیان کیا عقیل بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل نے اپنے والد کے حوالے سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن محمد عقیل کے حوالے سے انہوں نے جابر کے حوالے سے انہوں نے صفیہ بنت عبدالمطلب کے واسطے سے بیان کیا جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو وہ آپؑ سے ملنے آئیں اور حضرت فاطمہؑ کے پاس بیٹھ گئیں اور رسول اللہ ﷺ لیٹے ہوئے تھے۔صفیہ نے ان سے کہا۔اپنے ابا سے پوچھلوائے بیٹی جیسے چاہو،انہوں نے کہا ابا حضورؐ آپ کی طبیعت کیسی ہے۔آپؑ نے فرمایا بہتر ہے انشاءاللہ ٹھیک ہو جاؤں گا بخار جہنم کی سانسوں میں سے ہے۔اس کو پانی سے بجھانے کی کوشش کرو۔اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

ومن رواية أسماء بنت عميس الخثمية، عن فاطمة بنت رسول الله—عليه السلام—

۷۹— أخبرني أحمد بن محمد اسماعيل بن مهران ، قال: حدثنا أبي ،قال حدثنا جعفر بن مسافر، قال: حدثنا ابن أبي فديک، عن محمد بن موسىٰ بن أبي عبدالله ، عن عون محمد بن علي بن ابي طالب— عليه السلام—عن أمه ام جعفر ، عن جدتها، عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان رسول—عليه الصلاة والسلام— أتاها يوما فقال: اين ابناى— يعني—حسنا وحسينا فقالت: أصبحا

وليس في بيتناشئي يذوقه ذائق، فذهب بهما الىٰ اليهودی، فتوجه اليه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فوجدهما يلعبان في مشربة بين أيديهما فضل من تمر ،فقال: يا على،ألاتقلب ابنى قبل أن يشتد عليهما الحرفقال على: أصبحنا وليس فى بيتنا شئى ،فلو جسلت حتىٰ أجمع لفاطمة تمرات،فجلس رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعلى ينزع لليهودی كل دلو بتمرة، حتىٰ اجتمع له شئی من تمر، فجعله فى حجره، ثم أقبل، فجعل رسول صلى الله عليه وآله وسلم يأخذأحد هما وعلى الآخر حتىٰ أقلبهما.

حضرت فاطمہ زہرا کے بارے میں اسماء بنت عمیس خثمیہ کی روایت۔

مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن اسماعیل بن مھران نے ان سے بیان کیا ان کے والدان کو بیان کیا جعفر بن مسافر نے ان کو بیان کیا ابن ابی فدیک نے ان کو بیان کیا محمد بن موسیٰ بن ابی عبداللہ نے ان کو بتایا عون بن محمد بن علی بن ابی طالب ان سے بیان کیا ان کی والدہ ام جعفر نے انہوں نے اپنی دادی کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے فاطمہؓ زہرا کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے دونوں بیٹے حسنؓ اور حسینؓ کہاں ہیں۔انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے آج اس حالت میں صبح کیا کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ تھا حضرت علیؓ ان کو ایک یہودی کے پاس لے گئے ہیں۔رسول اللہ ﷺ ان کے پاس پہونچے تو حسنؓ اور حسینؓ کو شوخیاں کرتے ہوئے پایا۔وہ ایک کھجور کے باغ میں کنویں کے پاس تھے۔آپؐ نے حضرت علیؓ سے کہا ان کو دھوپ تیز ہونے سے پہلے گھر کیوں نہیں لے جاتے حضرت علی نے کہا کہ ہم نے صبح اس حالت میں کی کہ ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی۔اگر آپ یہاں تھوڑی دیر بیٹھ لیں تا کہ میں فاطمہؓ کے لئے کچھ کھجور جمع کرلوں، آپؐ نے ایسا ہی کیا حضرت علی کنواں سے ڈول سے پانی نکالتے

تھے جس کی مزدوری فی ذول ایک کھجور تھی تھوڑی دیر میں کچھ کھجور جمع ہو گئیں علیؓ نے اس کو اپنے دامن میں رکھا پھر آپؐ کے پاس آئے، رسول اللہ ﷺ ایک کو پکڑا اور علیؓ نے دوسرے کو پھر ان دونوں کو گھر واپس لے آئے۔

۸۰- وباسناده عن عون بن محمد، عن أمه، عن جدتها قالت: جهزت جدتک الیٰ جدک علی -علیهما السلام- وما کان حشو وسادتهما الالیفا، ولقد أولم لفاطمة، فما کانت ولیمة فی ذٰلک الزمان أفضل من ولیمته، رهن درعه عند یهودی بشطر شعیر.

اسی سند سے عون بن محمد سے مروی ہے وہ اپنی والدہ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے کہا حضرت علیؓ سے شادی کے موقع پر حضرت فاطمہؓ کا جہیز تیار کیا گیا اس وقت ان کا تکیہ اور گدا کھجور کے پتوں کا تھا۔ حضرت علیؓ نے فاطمہؓ سے شادی کے موقع پر ولیمہ کیا اس زمانے میں اس سے بہتر ولیمہ نہیں ہوا، انہوں نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس ایک شطر گیہوں کے بدلے میں رکھا تھا۔

۸۱- أخبرنا أبو جعفر محمد بن محمد البغدادی بنیسابور، قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن ابراهیم بن حوثی الصنعانی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عبدالملک بن عبدالرحمن الذماری عن هشام، عن محمد بن عمارة، عن عمرو بن ثابت، عن أبیه ثابت بن المقدام، عن أبی فاختة، قال: کان النبی صلی الله علیه وآله وسلم وعلی وفاطمة والحسن، والحسین رضوان الله علیهم أجمعین فی بیت، فاستسقا الحسن، فقام رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی جوف اللیل یسقیه، فتناوله حسین فأبیٰ رسول الله -علیه السلام- أن یسقیه، فقالت فاطمة: یارسول الله! کان حسنا أحب الیک من

حسين؟ قال: لا ولكنه استسقا من قبله ثم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يافاطمة أنا وانت وهذان وهذا الراقد-لعلي-في مقام واحد يوم القيامة.

مجھ سے بیان کیا ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی نے نیساپور میں ان سے بیان کیا محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن حوثی صنعانی نے ان سے بیان کیا ان کے والد نے ان سے بیان کیا عبدلملک بن عبدالرحمان الذماری نے ان سے بیان کیا ہشام نے محمد بن عمارہ کے واسطے سے انہوں نے عمرو بن ثابت کے حوالے سے انہوں نے اپنے باپ کے حوالے سے انہوں نے ابوفاختہ کے حوالے سے کہا رسول اللہ ﷺ حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسین علیہم السلام کے ساتھ یکجا گھر میں موجود تھے۔ اس دوران حضرت حسن نے پانی پینے کی خواہش ظاہر کی۔ رسول اللہ ﷺ کے رات کے ایک پہر میں بیدار ہو کر پانی پلانا چاہا اس وقت حسینؑ نے بھی پانی پینے کی خواہش ظاہر کی رسول اللہ ﷺ نے ان کو پانی نہیں دیا۔ حضرت فاطمہؑ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا حسن آپؐ کے نزدیک زیادہ چہیتا ہے حسینؑ سے آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن انہوں نے ان سے پہلے پانی مانگا تھا آپؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ میں تم اور یہ دونوں اور یہ لیٹے ہوئے یعنی حضرت علی ایک مقام میں ہوں گے قیامت کے دن۔

ومن رواية عبدالله بن عمر بن الخطاب، عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

۸۲- أخبرنا حمزة بن العباس العقبى ببغداد، قال: حدثنا العباس بن محمد الدوری، قال: حدثنا يحيىٰ بن حماد، قال: حدثنا أبو عوانة، عن العلاء بن المسيب، عن ابراهيم بن قعيس، عن نافع، عن ابن عمر، ان النبی صلى الله عليه وآله وسلم كان اذا خرج فی سفر كان آخر عهده بفاطمة واذا رجع كان اول عهده بفاطمة، وانه

خرج في غزوة، فلما قدم من سفر ومعه علي، تهيأت لأبيها وزوجها، واشترت درعا وصبغتة بزعفران، والقت في بيتها بساطا، فأتاها النبي –عليه الصلاة والسلام– فلما رأى ذلك رجع فأتى المسجد وقعد فيه، فأرسلت فاطمة الىٰ بلال وقالت: اذهب الىٰ أبي فاسأله: ما رده عني؟ فأتىٰ بلال النبي صلى الله عليه وآله وسلم فأخبره، ثم أخبر فاطمة انه كره ذلك، فقامت ووضعت الثوبين عنها، ورفعت البساط، فأتاه بلال فأخبره، فجاء حتىٰ دخل عليها، فاعتنقها، وقال: "هكذا كوني فداك أبي وامي".

حضرت فاطمہؓ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر ابن الخطاب کی روایت۔

مجھ سے روایت بیان کیا حمزہ بن العباس العقبی نے بغداد میں ان سے بیان کیا العباس بن محمد الدوری نے ان سے بیان کیا یحییٰ بن حماد نے ان سے بیان کیا ابوعوانہ نے علاء بن میتب سے انہوں نے ابراہیم بن قعیس سے انہوں نے نافع کے واسطے سے انہوں نے ابن عمر کے واسطے سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو سب سے کہ آخر میں حضرت فاطمہؓ سے ملاقات فرماتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ملاقات فرماتے۔ ایک بار آپؐ ایک غزوہ میں نکلے پھر جب واپس آئے اور آپؐ کے ساتھ علی بھی تھے حضرت فاطمہؓ نے ان دونوں کا استقبال کیا انہوں نے ایک زرہ خریدا اور اس کو رنگ دیا زعفران سے اور اپنے گھر میں بچھونا بچھا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب آپؐ نے ایسا منظر ملاحظہ کیا تو واپس مسجد لوٹ آئے اور وہاں تشریف رکھی حضرت فاطمہؓ نے بلال کو بھیجا کہ وہ حقیقت حال دریافت کر کے آئیں کہ آپؐ کیوں واپس ہو گئے۔ بلال آئے اور دریافت کیا انہوں نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو بتایا کہ انہوں نے وہ رنگ دار ملبوس اتار دیا اور بچھونا بھی اٹھا لیا۔ حضرت بلال نے آ کر نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی آپؐ

تشریف لائے اور ان سے معانقہ کیا اور فرمایا تم ایسی (سادگی) کے ساتھ رہو تمہارے اوپر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

ومن رواية عبدالله بن مسعود عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

۸۳- أخبرني الحسين بن محمد الحافظ قال: أخبرنا غسان بن عبدالله القلزمي بالقلزم، قال: حدثنا أبو عمران موسىٰ بن عمرو، قال: حدثنا نصر بن عمار، قال: حدثنا خالد بن عمرو الكوفي، قال حدثنا عبيدالله بن موسىٰ، عن سفيان، عن الأعمش، عن ابراهيم، عن علقمة، عن عبدالله بن مسعود، قال: أصابت فاطمةبنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صبيحة عرسها رعدة فقال لها رسول صلى الله عليه وآله وسلم يافاطمة قدزوجتك سيداأمينافى الدنيا والاخرة،وانه لمن الصالحين.

حضرت فاطمہ زہرا کے بارے میں عبداللہ بن مسعود کی روایت۔

مجھ سے بیان کیا حسین بن محمد الحافظ نے ان سے بیان کیا غسان ابن عبداللہ القلزمی نے قلزم ان سے بیان کیا ابوعمران موسیٰ بن عمرو نے ان سے بیان کیا نصر بن عمار نے ان سے بیان کیا خالد بن عمرو کوفی نے ان سے بیان کیا عبیداللہ بن موسیٰ نے ان سے بیان کیا سفیان نے ان سے بیان کیا اعمش نے ان سے بیان کیا ابراہیم نے علقمہ کے واسطے سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعود کے واسطے سے فرمایا حضرت فاطمہؑ کو شادی کے دن گھبراہٹ طاری ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے فاطمہؑ میں نے تیرا نکاح دنیا و آخرت میں سردار اور امین سے کیا ہے جو صالحین میں سے ہے۔

۸۴- أخبرنا أبو النصر محمد بن محمد بن يوسف الفقيه بالطابران،قال: حدثنا أبو سعيد عبيدبن كثير بن عبدالواحد العامری،

قال: حدثنا محمد بن مروان القصار، قال: حدثنا زيد بن المعدل النمری، قال: حدثنا أبان بن عثمان البجلی، قال: حدثنی سليمان بن أبی المغيرة، عن فاطمة بنت الحسين بن علی -وهی الصغریٰ- عن فاطمة بنت علی بن ابی طالب -وهی الوسطی- عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم قالت: قال رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم: ان نفس المؤمن تخرج كالرشح، وان نفس الكافر تخرج من شدقه كما تخرج نفس الحمار.

مجھ سے بیان کیا ابونصر محمد بن یوسف فقیہ نے طابران میں ان سے بیان کیا ابوسعید عبید بن کثیر بن عبدالواحد عامری نے ان سے بیان کیا محمد بن مروان قصار نے ان سے بیان کیا زید بن معدل نمری نے ان سے بیان کیا اَبان بن عثمان بجلی نے ان کو بیان کیا سلیمان بن ابی مغیرہ نے ان کو بیان کیا فاطمہ بنت حسین بن علی (فاطمۃ الصغریٰ) نے ان کو بیان کیا فاطمہ بنت علی بن ابی طالب (فاطمہ وسطیٰ) نے ان سے بیان کیا فاطمۃ الکبریٰ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی جان پانی کے قطرے کے مثل نکلتی ہے اور کافر کی جان ایسے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے۔

۸۵- أخبرنا أبو جعفر البغدادی، قال: حدثنا جعفر بن محمد بن بيان المصری، قال: حدثنا زهير بن عباد، قال: حدثنا أبوبكر بن شعيب عن، مالك بن أنس، عن الزهری، عن عمرو بن الشريد، عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم قالت: قال رسول الله صلی الله عليه و آله سلم: من تختم بالعقيق الأحمر لم يزل يریٰ خيرا.

مجھ سے بیان کیا ابوجعفر بغدادی نے ان سے بیان کیا جعفر بن محمد بن بیان مصری نے ان سے بیان کیا زہیر بن عباد نے ان سے بیان کیا ابوبکر بن شعیب نے ان سے بیان کیا مالک بن انس نے ان سے بیان کیا زہری نے ان سے بیان کیا عمرو

بن شرید نے ان سے بیان کیا حضرت فاطمہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سرخ عقیق کی انگوٹھی پہنی اسے ہمیشہ خیر نصیب ہوگا۔

ومن رواية أبي ذر الغفاری، عن فاطمة بنت المصطفیٰ صلی الله علیه و آله وسلم:

۸۶- حدثني أبو عبدالله محمد بن العباس الشهيد، قال: حدثنا أحمد بن محمد بن رزين، قال: حدثنا علی بن خشرم، قال: حدثنا عیسیٰ بن یونس، عن أبی بکر، عن راشد بن سعد بن أبی ذرؓ أن النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال لفاطمة -علیها السلام-: ان ابن عمک خطبک إلیَّ، ولست بمنکحک الا برضامنک، وأنا بین یدیک، فان کرهت فاغمزینی، باصبعک، فلم تغمزه.

حضرت فاطمہؓ کے بارے میں ابوذر غفاری کی روایت۔

مجھ سے بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن عباس شہید نے ان سے بیان کیا احمد بن محمد بن رزین نے ان سے بیان کیا علی بن خشرم نے ان سے بیان کیا عیسیٰ بن یونس نے ان سے بیان کیا ابوبکر نے ان سے بیان کیا راشد بن سعید نے ان سے بیان کیا ابوذر غفاری نے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا تمہارے چچا کے بیٹے نے تم سے شادی کا پیغام بھیجا ہے اور میں تمہاری مرضی کے بغیر تمہاری شادی نہیں کروں گا میں تمہارے پاس موجود ہوں اگر تمہیں یہ رشتہ ناپسند ہو تو مجھے اپنی انگلیوں سے اشارہ کردو حضرت فاطمہ زہراؓ نے اشارہ نہیں کیا (جس کے معنی یہ ہیں کہ ان کو یہ رشتہ پسند تھا)

۸۷- أخبرنا الحسن بن محمد بن إسحاق بن الأزهر، قال: حدثنا محمد بن زكريا الغلابي، قال: حدثنا العباس بن بكار، قال: حدثنا عبدالله بن المثنیٰ، عن عمه ثمامة، عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: سألتُ أمي عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه "وآله وسلم" فقالت:

"كانت كالقمر ليلة البدر، أو كالشمس إذا خرج من السحاب؛ بيضاءَ مشربة حمرة، لها شعرٌ أسود تغيب فيه، من أشبه الناس برسول الله صلى الله عليه "وآله وسلم"، وكانت-والله! - كما قال الشاعر:

بيضاء تسحب من قيام شعرها وتغيب فيه وهو جثل أسحم
فكأنها فيه نهارٌ مشرق وكأنه ليل عليها مظلم

مجھ سے حدیث بیان کیا حسن بن محمد بن اسحاق بن ازھر نے ان سے بیان کیا محمد بن زکریا غلابی نے۔ ان سے بیان کیا عباس بن بکار نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن مثنی نے اپنے چچا ثمامہ کے واسطے سے انہوں نے انس بن مالک کے واسطے سے انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنی والدہ سے دریافت کیا فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو آپ نے بتایا وہ چودھوں چاند کی مانند، یا روشن سورج کے مانند تھیں۔ چمکدار سرخی مائل، کالے بال تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ تھیں۔ اور باخدا وہ ایسی ہی تھیں جیسا شاعر نے کہا ہے۔

ان کا رنگ صاف وشفاف ہے ان کے قیام سے بال زمین چھوتے ہیں، وہ یا ان کا چہرہ چھپ جاتا ہے ان کالے اور گھنے بادل کے مانند بالوں میں گویا ان کے چہرہ ان کے کالے اور گھنے بالوں کے درمیان روشن صبح کی طرح ہے اور وہ بال رات کے مانند ہیں (گھنیرے کالے اندھیرے کی طرح) جن سے ان کے تاریکی چھائی ہے۔

قصیدہ در مدحِ فاطمہ زہراؑ

۱- لاوربی و حق طه أبیک.........لا یطیب المدیح الا فیک

نہیں باخدا یہ حق ہے کہ طٰہٰ یعنی محمدؐ تمہارے والد ہیں اور مدح و تعریف صرف تمہارے لیے ہی زیب دیتی ہے۔

۲- بضعة الصطفی وللجزء حکم......الکل یرضیه کل مایرضیک

آپ حضرت محمد مصطفیٰ کی جگر گوشہ ہیں اور ظاہر ہے کہ جزء کے لیے کل کا ہی حکم ہے، چنانچہ ہر وہ چیز جو آپ کو راضی کرے گی وہ ان کے لیے بھی باعث رضا ہوگی۔

۳- فلذة منه في المشاعرو......الأحساس یوذیه کل مایوذیک

ان کی لذت سے احساسات وخیالات بھی محظوظ ہوتے ہیں لہٰذا جو چیز آپ کو تکلیف دے گی اس سے ان کو یعنی آپ کے والد محترم حضورﷺ کو تکلیف ہونا ضروری ہے۔

۴- ان بدت مسحة من الحزن یوما......في محیاک شوهدت في أبیک

آپ کی زندگی میں اگر آپ پر کوئی غم آپڑتا تو اس کی جھلک آپ کے والد پر ضرور دکھائی پڑتی۔

۵- وحدة الذات لم ینلها انفصام......وهو سرورثته في بنیک

لذتوں کی وحدت کو جدائی نے نہیں پایا، آپ کی اولاد میں ان کی وراثت کا راز پنہاں ہے۔

۶- انت شبه النبي في کل شيء......یشهدون النبي ان شاهدوک

آپ نبی کریمﷺ سے ہر شے میں مشابہت رکھتی ہیں گویا وہ لوگ اگر آپ کا مشاہدہ کر لیتے تھے تو وہ نبی کریمﷺ کو دیکھ لیتے تھے۔

۷- حینما تقبلین ینهض مسرورا......ومن بحر عطفه یرویک

جب آپ آتی تھیں تو نبی کریمﷺ فرط مسرت سے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور اپنے

بحرِ کرم وشفقت سے آپ کو سیراب کیا کرتے تھے۔

۸- رتبة دونها المراتب في القرب...... وفضل من الاله المليک

قربت کا آپ کو وہ بلند مرتبہ نصیب ہوا کہ اس کے بعد کوئی اور مرتبہ ہی نہیں یہ بھی خدائے ذوالجلال کا فضل ہے۔

۹- رتبة اخرجت ضغائن اقوام...... فبثوا الأحقاد بالتشكيک

ایسا رتبۂ بلند کہ جس سے لوگوں کے اندر بغض پیدا ہو گیا اور وہ اپنے بغض کو شک میں بدلنے لگے۔

۱۰- فسروا قوله: المودة في القربي ...... بقربي الجميع لابذويک

آپ ﷺ کے اس قول کی تفسیر کی جائے کہ محبت ہے قرابت داروں کے لئے تو ذوی قرابت میں سب مراد ہیں یا آپ کو چھوڑ کر مراد ہے؟

۱۱- وأحاديث أنكروها وأخرى...... ضعفوها لأنها تعنيک

انہوں نے بہت ساری احادیث کا انکار کر دیا اور بہت سی کو ضعیف قرار دے ڈالا اس لیے کہ وہ احادیث آپ کے بارے میں تھیں۔

۱۲- حسدا منهم وجهلا، فلولا...... جهلهم بالمقام ماحسدوک

آپ سے حسد کی بنیاد پر اور آپ کے مقام بلند سے عدم واقفیت کی بنا پر، اگر وہ آپ کے مقام بلند سے ناواقف نہ ہوتے تو شاید آپ سے حسد نہ کرتے۔

۱۳- لو أحبوا أباک حقا أحبوک...... ويقليه كل من يقليک

درحقیقت اگر وہ آپ کے ابا جان سے محبت کرتے تو آپ سے بھی محبت کرتے رونہ جوان سے بغض رکھتا ہے وہ آپ سے بھی بغض رکھتا ہے۔

۱۴- فهو امن لو أن فاطمة فهما...... ومن جهلهم به انتقصوک

لوگوں نے اگر فاطمہ کے مرتبہ کو سمجھا تو وہ سمجھدار ہیں ورنہ یہ ان کی جہالت ہے کہ جگر گوشۂ رسول ﷺ فاطمۃ الزہرا کی تنقیص کریں۔

۱۵- ضرب الصطفى بک المثل الاعلى...... وهذا التفضيل لو انصفوک

آپ کو حضرت محمد ﷺ نے بطور اعلیٰ مثال کے پیش کیا، یہ آپ کے لیے بہت بڑی فضیلت ہے اگر آپ کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

۱۶- ثم قالوا ازواج طه هم الآل...... واتباعه ولم يقدروك

پھر ان کہنے والوں نے یہ بھی کہا کہ آل سے مراد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ کے متبعین ہیں اور انہوں نے آپ کو آل میں شامل نہ کیا۔

۱۷- وحديث الكساء خصص معنى...... الآل في ابنيك وعلي وفيك

جبکہ وہ چادر والی حدیث کا معنیٰ آپ کے اور حضرات حسنین و حضرت علیؓ کے آل ہونے پر مخصوص ہے۔

۱۸- وحديث الكساء حصن منيع وهو...... سور من كل رجس يقيك

اور یہ چادر والی حدیث ایک محفوظ قلعہ کے نقل ہے کہ آپ کو ہونا ناپاک کے جھوٹ سے بچاتی ہے۔

۱۹- وحديث الكساء تاج من المختار...... يزري بتاج كل الملوك

یہ چادر والی حدیث حضرت محمد ﷺ کی جانب سے عطا کردہ ایک تاج ہے جس کے آگے بادشاہوں کے تاج ہیچ ہیں۔

۲۰- ودليل التطهير تاج من الله...... فتيهي بفضل من توجوك

تطہیر کی دلیل آپ کے لیے ایک تاج ہے، جو اللہ کے فضل سے آپ کو عطا ہوا ہے۔

۲۱- هم من الرجس طهروك وأبناء ك...... وهم عن جهنم فطموك

انہوں نے آپ کو اور آپ کے بیٹوں کو پاکیزگی کی دلیل عطا کی اور جہنم کو آپ لوگوں کے لیے ممنوع قرار دیا۔

۲۲- قد قضى الله أن يتم بكم نور...... هداه بالرغم من شانئيك

آپ کی شان سبحان اللہ کہ آپ لوگوں کے ذریعہ رسول ﷺ کا نور ہدایت تکمیل کو پہنچا۔

۲۳- انت كالبحر في العطاء وأولادك...... كالدر مالنا شاطيك

آپ جود و عطا میں سمندر کے مانند ہیں اور آپ کی اولادیں موتیوں کے مانند ہیں اور

ہمارے لیے کوئی اور ساحل نہیں ہے۔

۲۴- قددعا المصطفى بان يخرج...... الله كثيرا من نسلک المبروک

حضرت محمد ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ آپ کی نسل میں اللہ بہت سی مبروک اولادیں پیدا فرمائے۔

۲۵- بدعاء الأب الشفيق ويولي ......زوجک المرتضى بما يوليک

ایک شفیق والد کی دعاؤں کے ساتھ انہوں نے آپ کا ذمہ دار حضرت علی مرتضیٰؓ کو بنایا۔

۲۶- انت اثرته بخبز وقد جاع...... ثلاثا وليس بالمنهوک

آپ نے ان کو ایک روٹی پر ترجیح دیا جبکہ وہ تین مرتبہ بھوکے ہوئے اور آپ نے ان کو کمزور نہیں ہونے دیا۔

۲۷- وبلا خادم صبرت على البيت...... فبالصبر دائما يوصيک

آپ نے گھر میں بغیر نوکر کے صبر سے کام لیتے ہوئے گذارا کیا اور صبر کی ہی وہ ہمیشہ تلقین کیا کرتے تھے۔

۲۸- والرحى اثرت بكفيک لو تدري...... الرحى من تمسها تفديک

چکی کو آپ نے اپنے ہاتھ سے چلانے کو ترجیح دیا، اگر چکی یہ جانتی کہ اس کو چھونے والا کون عالی مقام ہے تو وہ آپ پر نچھاور ہو جاتی۔

۲۹- واسر النبي في ساعة الكرب ......فأبكاک، مالذي يبكيک

مصیبت کی ساعت میں نبی پاک ﷺ رات کو چلے تو آپ کو اس چیز نے رلا دیا جو چیز کہ آپ کو رلاتی تھی۔

۳۰- قدألفت الحياة بالقرب منه...... فتاثري بالفراق الوشيک

زندگی ان کی قربت سے مانوس ہوگئی تھی لیکن بہت جلد فراق نے آپ کو بہت متاثر کیا۔

۳۱- ثم أدناک ثانيا فتبسمتي...... فهذا أبوک يسترضيک

پھر دوبارہ انہوں نے آپ کو اپنے قریب کر لیا تو آپ مسکرا پڑیں یہ ہیں آپ کے والد بزرگوار نبی محترم ﷺ جو آپ کو راضی کر رہے ہیں۔

۳۲- باللحاق السريع بعد شهور...... كل شيء يهون بعد أبيک

چند ماہ کے بعد جلد ہی مل جانے سے ہر شے آسان ہے آپ کے والد محترم کے بعد۔

۳۳- تلک واللہ رتبة ومقام لا...... یسامی، سبحانه معطیک

باخدا یہ وہ مقام بلند اور مرتبہ عالی ہے کہ کوئی فخر کرنے میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، پاک ہے وہ ذات جو عطا کرنے والی ہے۔

۳۴- فهنیئاً أم الحسین هنیئا...... وحنانا أماه أنا بنوره

مبارک ہو مبارک ہو ام حسین اور قابل رشک ہے ان کی ماں کاش کہ ہم ان کی اولاد ہوتے۔

۳۵- او تنسیک جنة الخلد أولادک...... حاشاوان هم قد نسوک

کیا جنت آپ کو اور آپ کی اولاد کو فراموش کر سکتی ہے ہرگز نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی اگر چہ وہ لوگ آپ کو بھول گئے۔

۳۶- فاسألي الله أن یمن علینا بالرضی...... في السکون والتحریک

اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیے آپ کہ اللہ ہم پر سکون وحرکت میں اپنی رضا کا فضل فرمائے۔

۳۷- واذکرینا عند النبي فإنا قد...... بعدنا عن سیره والسلوک

اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہمارا تذکرہ فرمائیے کہ ہم سیرت وسلوک میں ان سے بہت دور ہیں۔

۳۸- واذکرینا أماه في موقف الحشر...... ونادي بنیک فلیتبعوک

اور اے ام حسین حشر میں ہمارا ذکر کیجئے کہ آپ کی اولاد نے جب آواز دی تو لوگوں نے آپ کی اتباع کی۔

۳۹- أنقذینا من الزحام وأهوال...... عظام، فالله لا یخزیک

آپ ہم کو بھیڑ سے اور شدید ہولنا کیوں سے بچائیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی شرمسار نہ کرے گا۔

۴۰- غیر أنا نخاف قوله طه...... اعملي فاطم فلا أغنیک

باوجود کہ ہم نبی کریم ﷺ کے اس قول سے خوف کھاتے ہیں کہ "اے فاطمہ عمل کرو کہ

میں تم کو بارگاہ الٰہی میں بحیثیت نبیؑ کے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا''۔

۴۱- ولنافي الإله ظن جميل منه...... وعدفي هل أتى ينبيک

ہمیں اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن ہے کہ وہ آپ کو ضرور محفوظ فرمائے گا۔

۴۲- قدوقاک شرور يوم عبوس ...... وسرورا ونضرة يجزيک

وہ آپ کو روز قیامت کی ہولناکیوں اور فتنوں سے محفوظ رکھے گا اور آپ کو خوبصورت و پررونق خوشیاں عطا فرمائے گا۔

۴۳- ولکم يعقد اللواء وفي ظل...... ظليل الهنا ياويک

آپ کے لیے ایک جھنڈا متعین کیا جائے گا اور ہمارے معبود برحق کے عرش کے سایہ میں آپ کو پناہ دی جائے گی۔

۴۴- فإذا رفرف اللواء عليکم...... فاذکري من تخلفوا من بنيک

تو جب وہ جھنڈا اڑ کر آپ پر لہرا کر آپ لوگوں پر سایہ فگن ہو تو آپ ان لوگوں کو یاد رکھیے جو آپ کی اولاد میں نہیں ہیں۔

۴۵- واذکرينا اذوردت على الحوض...... لنسقى بکف من يسقيک

اور جب آپ حوض پر آئیں تو ہمیں یاد رکھیں، ہم متمنی ہیں کہ اسی ذات گرامی کے ہاتھ سے ہمیں بھی جام نصیب ہو جائے، جو دست مبارک آپ کو پلائے گا۔

۴۶- فعسى الله أن يمن برؤياک...... وفينا متاترتضين يريک

ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر آپ کے دیدار کے میسر آنے کا احسان کرے، ہم میں ایسے بھی ہیں جو آپ کے دیدار سے راضی ہیں۔

۴۷- وسلام عليک في کل حين...... يتغشاک من لدن باريک

ہر آن آپ پر سلامتی و رحمتیں نازل ہوں اور باری تعالیٰ اپنی بے شمار رحمتوں سے آپ کو ڈھانپ لے۔

نَفْحةٌ منَ الزَّهرَاء

أيَّتهـا البَـضعَةُ الطَّهُورُ، أيَّتُها الزَّهراء البَتُولُ، أيَّتُها السيِّدةُ الفُضلَى، أيَّتهـا الأ بيَّةُ الـمثلَى، أنُت مَحَلُّ السِّرِ، ومَحلى البِرِّ، ومَعْقِدُ البيت، ومنحب الأمان.

أنت ضياء مِنْ ضياءٍ، وعطاءٌ مِنْ عَطاء، وولاءٌ ليس بعده ولاء علَى أقد امك تَنحني الهَامَات إجلالاً، ولذكرَاك تَختالُ الأكوانُ حَـلالاً ، وَدِدْتُ لـوتَـغـدُو العـيـونُ مـحَابرَ، فتكتبَ بالدُّموع عبائر، وتلوِّنَ بالبريق مآثر، وتسطر بالجفون بعض ماتنطوي عليه مني السرائر.

يـا مشـكاة صدرت عنها الأ نوار، وياسرة تجمعت فيها الأ سرار، ويا درة سمت، فكانت واسطة عقد بيت الأ طهار الأبرار.

يا فاطمة، والسرفيك كبير، والفطام لديك يعني الكثير، فالشر جد بعيد عنك، والنار، وحاشا، لا تصل إليك.

أيتها الخالدة، والخلود دوام طهر، واستمرار عفة، وبقاء ذكر واحتواء أعظم سر.

أنـت الـنسيـم الســاري، وأريـج الـمـكـانِ السامي، وعبق المجدِ العظيم النامي.

إن ذكـرتك اليـوم، فـلأني أرجو لثم العتبات، ودوام النظر منكِ يا إما مة الأولياء والسادات.

سـلامُ الله وصلاته عليكِ يا مكمن النور، وبر كاته الخالصة إليك يا محتوى السيادة، والشهادة، والسعادة، والحبور.

دمـت عـلـيـنـا الـحـانية الـراعية، وثبتنا الله على محبتك، وخدمة نعالك، يا مصطفاة المصطفى الغالية، ومستود ع أسراره السامية العالية.

محمود بخدمتك

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ایک جھلک
(سیدہ زہراءؓ 'کی خوشبو' کا ایک جھونکا)

اے مجسم پاکیزہ اور اے زہراء و مقبول اے سیدہ فاضلہ اور خودداری میں نے مثال، اے رازوں کو چھپانے والی اور نیکیوں کا مظہر اور اے اشعار کی محور (یا گھر کا مرجع ومحور) اور امن و امان بخشنے والی محترمہ فاضلہ سیدہ زہراؓ، آپ تو روشنیوں کی روشنی اور عطاؤں کی عطا ہیں، آپ کو وہ ولاء حاصل ہے کہ اس کے بعد ولا نہیں، آپ کے قدموں پر تعظیما الہامات بھی آپڑتے ہیں، اور سارے جہاں آپ کی یاد کو حلال سمجھتے ہوئے متکبر ہو جاتے ہیں، مجھے ایسا لگتا ہے کہ کاش آنکھیں روشنائی کی دوات ہوتیں اور ان سے نکلنے والے آنسوؤں سے عبرتیں لکھی جاتیں اور بجلیوں کی چمک پر آپ کے کاثر کا رنگ ڈال کر تبدیل کر دیا جاتا، اور پپوٹوں پر کچھ ان رازوں کو لکھ دیا جاتا جو میرے اندر ہیں۔

اے وہ مشکوٰۃ جس سے انوار کی کرنیں نکلتی اور پھیلتی ہیں، اور اے وہ گلدستۂ راز جس میں نہ جانے کتنے اسرار پنہاں ہیں، اور اے وہ قیمتی موتی جس کا مرتبہ بڑا بلند ہے جو کہ اہل بیت اطہار کو جوڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔

اے فاطمہ زہراؓ آپ میں بہت راز ہے اور آپ کو سمجھنے کے لیے بڑی عقل درکار ہے۔کوئی برائی اور آگ تو آپ تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔

اے خالدہ یعنی ہمشگی کی صفت سے متصف اور ہمشیگی کی صفت کا مطلب کہ آپ ہمیشہ پاکیزہ و پاک دامن اور آپ کی یاد زندہ و پائندہ اور آپ کے اندر عظمتوں کا جمع ہونا ایک راز ہے۔

آپ صبح کو چلنے والی بادِ نسیم ہیں اور بلند قیام پر مہکنے والی ہیں، اور عظمت کے بڑھتے ہوئے مرتبوں کو خوشبو دینے والی ہیں۔

آج اگر ہم آپ کو یاد کرتے ہیں تو ہمیں سیڑھیوں پر ٹھوکریں لگنے کا خوف ہے اس لیے، تاکہ ہم پر ہمیشہ نظر کرم وعنایت رہے کہ آپ سادات واولیاء کی امامت کرنے والی ہیں۔

اللہ کا سلام ہو آپ پر کہ آپ کے اندر نور چھپا ہوا ہے اور آپ پر اللہ کی خالص برکات نازل ہوں کہ سیادت وشہادت اور سعادت وخوشبوؤں کو اپنی ذات میں سمیٹنے والی ہیں۔

آپ ہم پر ہمیشہ اپنی رعایت ونظر کرم کا سلسلہ جاری رکھیے اور اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کی محبت پر ثابت قدم رکھے اور آپ کی جوتیوں کو سیدھا کرنے پر باقی رکھے، اے مصطفیٰ ؐ کی منظور نظر اور محنت جگر اور آپؐ کے بلندیاں اسرار کو اپنے پاس محفوظ رکھنے والی ذات بابرکت۔

افتخارِ زنانِ دو عالم

مہر سپہرِ عزّ و شرافت ہے فاطمہؑ
شرحِ کتابِ عصمت و عفت ہے فاطمہؑ
مفتاحِ بابِ گلشنِ جنت ہے فاطمہؑ
نورِ خدا و آیۂ رحمت ہے فاطمہؑ

رتبے میں وہ زنانِ دو عالم کا فخر ہے
حوّا کا افتخار ہے، مریمؑ کا فخر ہے

اللہ رے فاطمہؑ کی بزرگی زہے شرف
بابا ملا تو فخر رسولانِ ماسلف
شوہر ملا امیرِ عرب اور شہ نجفؑ
اللہ نے حسینؑ و حسنؑ سے دیئے خلف

دونوں امام خلق کے حاجت روا ہوئے
مشکل کشا کے بیٹے بھی مشکل کشا ہوئے

ہاں اے زباں خموش! ادب کا ہے یہ مقام
کوثر سے منہ کو دھولے تو لے فاطمہؑ کا نام
اے دل بجز درود نہ کچھ کیجیو کلام
اے کلک اپنے سر کو جھکا دے بہ اہتمام

کاغذ پہ پہلے سورۂ مریم کو دم کروں
تب فاطمہؑ کی عصمت و عفت رقم کروں

وہ فاطمہؑ کہ جو ہے سراپا خدا کا نور
پرتو ہے جس کے چہرۂ اقدس کا شمع طور
گر حور اس کو کہیئے تو ہے عقل کا قصور
اس کے قدم کی خاک ہے سرمہ برائے حور

کس کو ملا یہ رتبۂ اعلیٰ جہان میں
بھیجی خدا نے آیۂ تطہیر شان میں

اکثر زبان سے اپنی یہ فرماتے تھے نبیؐ
ہے فاطمہؑ کو حق نے بزرگی عطا وہ کی
پیدا اگر جہاں میں نہ ہوتا میرا وصی
دنیا میں پھر بتول کا ہمسر نہ تھا کوئی

جو سمجھے حور عقل کا اس کی قصور ہے
میں سایۂ خدا ہوں وہ خالق کا نور ہے

شمس الضحیٰ علیؑ ہیں تو بدر الدجیٰ ہے یہ   وہ جسم ہے تو جان و دلِ مصطفےٰ ہے یہ
بحرِ سخا علیؑ، گہر بے بہا ہے یہ   عہد خدا ہے وہ تو کنیز خدا ہے یہ

زاہد ہیں، حق پرست ہیں، خوش خو ہیں نیک ہیں
دونوں خدا کے فضل سے رتبہ میں ایک ہیں

حقا کہ فاطمہؑ کے فضائل ہیں بے شمار   دوزخ پہ اور خلد پہ اس کا ہے اختیار
لکھا ہے ہوگا عرصۂ محشر جو آشکار   اس روز ہوگی نور کے ناقے پہ وہ سوار

تابندہ ہوں گے لعل و زبر جد زمام میں
حوریں جلو میں ہوں گی ملک اہتمام میں

اب زہد وفقر ... کثر وہ پُر ملال
لاتے جو م ... ں وہ نکو خصال

جز اک ردا ... پیوند جابہ جا
بستر سے تھا ... بنت مصطفےٰ

محتاج تھی، مگر تھ ... ں نے کیا سوال
دے آئی کچھ نہ کچھ اُسے جا کر وہ خوش خصال   دنیا کے مال کو نہ سمجھتی تھی کچھ بھی مال

سینے میں دل علائق دنیا سے پاک تھا
کوہِ طلا بھی سامنے زہراؑ کے خاک تھا

امام شافعیؒ کے اشعار

١. إذَا فِی مَجلِسٍ نَذکُرُ عَلِیًا ‏ ‏ وَسِبطَیهِ وَفَاطِمَةَ الزَّکِیَّه

٢. یُقَالُ تَجاوَزُوا یَا قَومُ هذا ‏ ‏ فَهذَا مِن حَدِیثِ الرَّافِضِیَّةْ

٣. بَرِئتُ إلَی المُهَینِ مِن أُنَاسٍ ‏ ‏ یَرَونَ الرَّفضَ حُبَّ الفَاطِمِیَّةْ

حضرت علیؓ، آل علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی محبت

(۱) جب کسی مجلس میں ہم حضرت علیؓ، ان کی اولاد اور حضرت فاطمۃ الزہراؑ (کے فضائل ومحاسن) کا ذکر کرتے ہیں۔

(۲) تو کہا جاتا ہے: لوگو! اس ذکر کو چھوڑو، یہ شیعیت کی باتیں ہیں۔

(۳) میں اللہ کے لیے ایسے لوگوں سے بری الذمہ ہوں، جو آل فاطمہ کی محبت کو تشیع سمجھتے ہیں۔

(امام شافعیؒ ...... دیوانِ امام شافعیؒ مطبوعہ دیوبند)